تذکرہ اولیائے شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان

مع

تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں و کشمیر

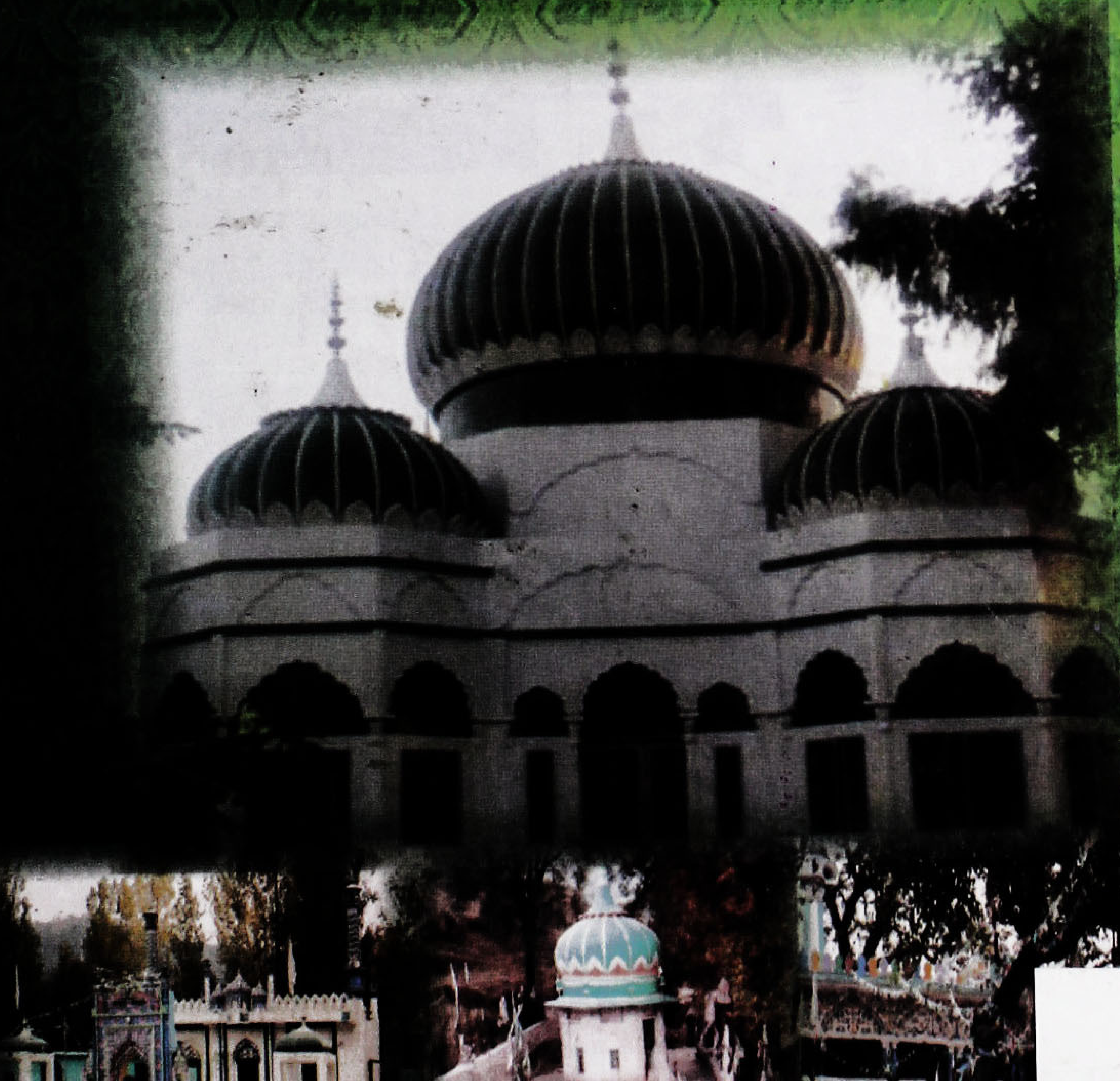

محمد فضل شوقؔ نقشبندی

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

علامہ محمد اقبالؒ

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Marfat.com

تذکرہ اولیائے شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان

مع تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں و کشمیر

محمد فضل شوق نقشبندی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: **تذکرہ اولیائے شرقپور شریف**
ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان
مع تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں وکشمیر

مولف: محمد فضل شوقؔ نقشبندی

کمپوزنگ: طلعت محمود

ناشر: محمد فضل شوقؔ نقشبندی

پبلشر: کاشر پبلشرز، چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر

تعداد: پانچ سو

سال اشاعت: جون 2014 عیسوی

قیمت: -/450 روپے

کتاب ملنے کا پتہ

۱)۔ ارشد بک سیلرز، چوک شہیداں میرپور آزاد جموں وکشمیر

۲)۔ شاہین بک ڈپو، کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

۳)۔ نیو شاہین بک ڈپو بالمقابل حبیب بینک نکیال فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

۴)۔ ماسٹر محمد اشتیاق خان، مکان نمبر 126، سیکٹر F-4 پارٹ۔ون، میرپور آزاد جموں وکشمیر

۵۔ مصنف کتاب ہذا محمد فضل شوقؔ بنالہ کالونی نکیال، ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر
فون نمبر: 0355-6400186

Marfat.com

انتساب

- بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین برصغیر پاک وہند۔
- بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ریاست جموں وکشمیر
- بنام جملہ اولیاء کرام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان
- بنام جملہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین زیر تذکرہ مہینڈر۔ پونچھ
- بنام عامتہ المسلمین اہل سنت عالم اسلام۔
- بنام جملہ معتقدین اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
- بالخصوص حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مندرجات

حصہ اوّل

۱۔ انتساب

۲۔ اظہار تشکر

۳۔ ابتدائیہ

۴۔ سخن ہائے گفتنی 11

۵۔ سپاس عقیدت 19

۶۔ حمدِ باری تعالیٰ 23

۷۔ نعت رسول پاک ﷺ 25

۸۔ نعت پاک فارسی نعت پاک فارسی کا اُردو ترجمہ 27

۹۔ مذہب اسلام اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین 29
(قرآن۔حدیث اور اکابرین اُمت کے اقوال کی روشنی میں) 33

۱۰۔ مقدس سرزمین شرقپور شریف 46

۱۱۔ حالات زندگی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 47

۱۲۔ حالات زندگی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 54

۱۳۔ حالات زندگی شمس المشائخ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 56

۱۴۔ حالات زندگی حضرت صاحبزادہ میاں رؤف احمد شرقپوری مدظلہ العالی 58

۱۵۔ حالات زندگی صاحبزادہ میاں مرغوب احمد شرقپوری مدظلہ العالی 58

۱۶۔ حالات زندگی حضرت صاحبزادہ حافظ میاں محمد ابوبکر شرقپوری مدظلہ العالی 59

۱۷۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 59

۱۸۔ حالات زندگی فخر شیر ربانی صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 97

Marfat.com

۱۹۔	صاحبزادہ حافظ میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی	99
۲۰۔	صاحبزادہ میاں محمد صالح مدظلہ العالی	101
۲۱۔	صاحبزادہ حضرت میاں سعید احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ	101
۲۲۔	صاحبزادہ حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ	102
۲۳۔	شجرہ نسب اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	104
۲۴۔	شجرہ طریقت منثورہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہن اجمعین	105
۲۵۔	منظوم شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہن اجمعین	108
۲۶۔	طریقہ خواندگی ختمات شریف نقشبندیہ	115
۲۷۔	فہرست آزاد جموں وکشمیر کے چیدہ چیدہ مریدین آستانہ عالیہ شرقپور شریف	122

حصہ دوم (تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ ریاست جموں وکشمیر)

پیر پنجال حضرت شیخ احمد کریم رحمۃ اللہ علیہ پیر پنجال مہینڈر۔ پونچھ	126
حضرت پیر مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی مہینڈر۔ سرنکوٹ	129
حضرت پیر محمد مقبول شاہ بخاری نقشبندی پمروٹی المعروف متو پیر صاحب "مہینڈر سرنکوٹ	140
حضرت پیر سید غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ شاہدرہ شریف عرصہ قیام مہینڈر۔ پونچھ	160
حضرت صوفی بابا عطا محمد خان رحمۃ اللہ علیہ پوٹھ شریف۔ مہینڈر۔ سرن کوٹ	175
حضرت سائیں جھلا رحمۃ اللہ علیہ چندیال سنگھوٹ مہینڈر۔ پونچھ	177
حضرت بابا پیر غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تکیہ سنگھوٹ، مہینڈر۔ پونچھ	178
بیٹھک حضرت سید موسیٰ ولی رحمۃ اللہ علیہ سنگھوٹ۔ مہینڈر۔ پونچھ	179
حضرت پیر جھنڈے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھاٹہ دھوڑیاں، مہینڈر۔ پونچھ	180
سائیں امتیاز حسین ولد محمد اسلم خان سنگھوٹ، مہینڈر۔ پونچھ	182

Marfat.com

حضرت رانی ذکرو رحمۃ اللہ علیہا تکیہ ناڑ فیروزالاں، مہینڈر پونچھ 183

حضرت پیر مستان شاہ رحمۃ اللہ علیہ منجھاڑی شریف، مہینڈر۔ پونچھ 184

حضرت سیّد ڈھیلے شاہ رحمۃ اللہ علیہ گلھوتہ ہرنی، مہینڈر۔ پونچھ 186

حضرت پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ فضل آباد، سرنکوٹ۔ مہینڈر۔ پونچھ 189

حضرت پیر شاہ ستار رحمۃ اللہ علیہ گورسائی، مہینڈر۔ پونچھ 190

حضرت پیر چھوٹے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سخی میدان، مہینڈر۔ پونچھ 191

بیٹھک حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ سخی میدان، مہینڈر۔ پونچھ 194

بیٹھک پیر حیدر شاہؒ چھجلہ شریف، مہینڈر۔ پونچھ، حال دربار عالیہ پناگ شریف ضلع کوٹلی 195

حضرت پیر سرور حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پناگ شریف ضلع کوٹلی 198

حضرت پیر سیّد فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ دھرائی بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ 201

حضرت سیّد شریف شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھروٹی بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ 202

حضرت رانی کلاں رحمۃ اللہ علیہا سندوٹ بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ 203

حضرت دادی بٹکی رحمۃ اللہ علیہا دھارگلھون، مہینڈر۔ پونچھ 204

حضرت سیّد حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ رھیلاں شریف گوہلد، مہینڈر۔ پونچھ 205

حضرت سیّد گودڑ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ڈبسی۔ مہینڈر۔ فتح پور تھکیالہ 207

حضرت سائیں کملا بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف، مہینڈر۔ فتح پور تھکیالہ 209

حضرت پیر سیّد باقر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ناراشریف، مہینڈر۔ فتح پور تھکیالہ 213

حضرت سائیں بہادر علی خان رحمۃ اللہ علیہ دھرائی بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ 215

حضرت میاں اللہ دتہ رحمۃ اللہ علیہ ناڑاشریف کلر گالہ فتح پور تھکیالہ 218

Marfat.com

حضرت سیّد مولوی نور محمد شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نکیال غربی/مہینڈر۔فتح پور تھکیالہ 223
حضرت سیّد عبدالستار شاہ رحمتہ اللہ علیہ کنیٹ دتوٹ، مہینڈر۔فتح پور تھکیالہ 228
راجہ بابا رسمی خان رحمتہ اللہ علیہ دھروتی، مہینڈر۔فتح پور تھکیالہ 233
حضرت سائیں حسین علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کھنڈ ہار، مہینڈر۔ٹاؤن فتح پور تھکیالہ 236
حضرت پیر سید مختار حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ سُکا کس متھرانی فتح پور تھکیالہ 240
حضرت سائیں فیضا رحمتہ اللہ علیہ بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر پونچھ 243
حرت بابا فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ جندروٹ، مہینڈر۔فتح پور تھکیالہ 244
حضرت بابا سائیں فتو رحمتہ اللہ علیہ ٹنگل کھنڈ ہار، مہینڈر۔حال مائل شریف ضلع کوٹلی 262
حضرت بابا زاہد شاہ زندہ ولی رحمتہ اللہ علیہ منکوٹ، مہینڈر۔پونچھ 275
حضرت بابا محمد صالح شاہ رحمتہ اللہ علیہ مائل شریف، قمروٹی ضلع کوٹلی 277
حضرت پیر غلام مزمل شاہ رحمتہ اللہ علیہ مائل شریف، قمروٹی کوٹلی 278
حضرت میاں فقر الدین ترابی چشتی رحمتہ اللہ علیہ پٹھانہ تیر، مہینڈر۔پونچھ 280
آستانہ عالیہ سہروردیہ نڑول شریف سلواہ مہینڈر پونچھ 281
اولیاء کرام جموں وکشمیر کے مزارات پر حاضری کی روداد 291
شجرہ نسب گوت فیروزال گکھڑاں تحصیل مہینڈر پونچھ 299
مصنف کا سوانحی خاکہ 301

☆☆☆

Marfat.com

اظہارِ تشکر

خدائے بزرگ و برتر کا شکر جس نے اشرف المخلوقات کے زُمرہ میں پیدا کر کے نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں شامل فرمایا اور اپنے نیک بندوں اولیائے کرام کے حالات لکھنے کی توفیق فرمائی۔ وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم۔

بعدازاں جُملہ احباب کا شکریہ جنہوں نے دامے، درمے، سخنے کتاب ہذا کی تالیف میں مدد فرمائی۔ بالخصوص ہمشیرہ زادہ محمد رفیق خان، عمر رفیق خان، نصرت بانو، حاجی جاوید اقبال، تسلیم جاوید خان، ماسٹر سلطان محمد خان، ماسٹر وزیر حسین خان، بابو عنایت اللہ خان سفری، ماسٹر محمد صادق خان، انجینئر محمود احمد خان، مولانا محمد شریف خان کھنڈ ہاروی، قاری طالب حسین قادری، انجینئر محمد اتفاق خان، سید محمد یوسف شاہ ڈی ایس پی، سائیں سلطان احمد پرنسپل، ملک نظر محمد خان پناگ شریف، مفتی نذیر احمد گورسی وغیرھم۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ:

نفوسِ قدسیہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات وواقعات تحریر کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ واقفِ حال کے بغیر واقفِ قال اور واقفِ قال کے بغیر واقفِ اسرار ہونا بڑا کٹھن ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنی عبادت، ریاضت، مجاہدے، مشاہدے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے جھنڈے گاڑھے اور کشف وکرامات کے ذریعے وہ عُقدے حل کیے جن سے زمانے کے علمائے کرام عاجز نظر آتے تھے۔ ولی کامل شریعت، طریقت اور حقیقت کا مظہر ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

"صوفی وہ ہے جس کے داہنے ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔"

باالفاظ دیگر وہ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی/احادیث کی روشنی میں زندگی بسر کرتا ہو اور اُس کی تعلیمات قرآن وحدیث کے تابع ہوں۔ صوفی کے لئے رزقِ حلال اور صدقِ مقال ضروری ہے تاکہ وہ بقاء کی منزل تک پہنچ سکے۔ کبائر صوفیاء کرام نے شریعت اور حقیقت کو ایک قرار دیا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ، سرخیل نقشبنداں حضرت بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہوری، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا جی صاحب لاوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ، شمس العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، شیخ العالم حضرت شیخ نورالدین نورانی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہم اولیائے کرام نے اپنی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق بسر کر کے اعلیٰ روحانی مقامات حاصل کیے۔ واقفانِ اسرارِ حقیقت نے اولیائے کرام کی دو قسمیں بتائی ہیں۔

اوّل: ولی تشریعی۔ دوم: ولی تکوینی۔

Marfat.com

۔ولی تشریعی: شریعت پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک نیک اعمال والا مسلمان ہوتا ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہو۔ ہر چالیس متقی و پرہیزگار مسلمانوں میں ایک ولی تشریعی ہوتا ہے۔

۔ولی تکوینی: ولی تکوینی کی جماعت خدا کے حکم سے مخصوص ہے۔ یعنی ولی تکوینی وہ ہے جسے عالم میں منجانب اللہ تعالیٰ اختیار دیا گیا ہو۔ جیسے غوث، قطب، ابدال، قلندر وغیرہ۔

یہ تمام قرآن پاک میں درج اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قیامت کے ڈر اور رنج سے یا دنیا کے غم و خوف سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محفوظ ہوتے ہیں اور اُن کے لئے کل کائنات ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ ہر دو اقسام کے اولیائے کرام کا پیغام اور مشن خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنا ہے یعنی دین اسلام کی تبلیغ و ترویج ہے۔

عملی زندگیوں کے علاوہ بعض صوفیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی تعلیمات کو نثر و نظم کی صورت میں بیان فرمایا ہے جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب، غنیۃ الطالبین، حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ مہریہ، حضرت عبیداللہ صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کی اسرار کبیری، میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتب وغیرہ۔

اکثر اولیائے کرامؒ کے عقیدت مندوں نے بھی کتب تحریر کرتے ہوئے ان کی تعلیمات کو عام کیا اور کر رہے ہیں۔ بایں ہمہ دنیا بھر میں بالخصوص برصغیر پاک و ہند اور ریاست جموں و کشمیر میں لاکھوں صافیائے کرامؒ کی تعلیمات منصۂ شہود پر نہیں آسکیں۔

راقم الحروف کس باغ کی مولی کہ اِن مقدس ہستیوں کی زندگیوں کی گرہ کشائی کا فرض انجام دے۔ اِس خاکسار، بے کس اور ہیچ مدان نے زندگی بھر ایسا کبھی تصور بھی نہیں کیا۔ البتہ خاندانی طور پر اولیائے کرام کی عقیدت و احترام سینے میں لئے چلے آ رہے ہیں۔ دادا مرحوم سردار گوہر خان بھاشہ دھوڑیاں مہینڈر، حضرت باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ، پیر حبیب اللہ شاہ پروٹی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر حسام الدین شاہ پونچھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے عقیدت رکھتے تھے جس کا ذکر حضرت پیر محمد مقبول شاہ

Marfat.com

بخاری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ المعروف متو پیر صاحب نے اپنی کتاب آفتابِ غوثیہ میں کیا ہے۔ والد صاحب مرحوم اور پورا خاندان حضرت پیر حبیب اللہ شاہ پر وئی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدت مند اور خدمتگار چلا آیا ہے۔ راقم الحروف اولیائے کرام کا معتقد اور حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرق پوری مدظلہ العالی کا مرید و معتقد ہے۔ اِس کے علاوہ اولیاء نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ پر درجنوں کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور راقم الحروف کی لائبریری میں موجود ہیں۔

وجہ تصنیف ہذا:

17-18 اکتوبر 2011ء کو شرق پور شریف عرس پاک پر حاضری کا موقع نصیب ہوا۔ عرس کی تقریبات کے بعد پیری و مرشدی شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے آزاد جموں و کشمیر کے وہاں پر موجود مریدین کو جن میں میرا بڑا بیٹا ماسٹر محمد اشتیاق خان، ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی وغیرہ موجود تھے۔ ہم سب کو حجرہ خاص میں بلایا اور راقم الحروف کو ایک کتاب مرحمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے صفحہ نمبر 11 پر نشان زدہ عبارت پڑھیں۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ یہ کتاب تذکرہ حضرت سیّد خاوند محمود رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ مولف میاں محمد اخلاق ایم۔اے تھی۔ صفحہ نمبر 11 پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّد معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ اور خانقاہ نقشبندیہ محلہ سکندر پورہ خواجہ بازار سرینگر مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر بھارتی، کا ذکر تھا۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر میں آپ کے عزیز و اقارب موجود ہیں۔ ان کے ذریعے خانقاہ نقشبندیہ سری نگر کی تصاویر حضرت سیّد معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ، دیگر اولیائے نقشبند رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات بصورت کتب وغیرہ دستیاب کر کے ارسال کریں اور اِس کتاب کو گھر لے جائیں توجہ سے پڑھیں۔ میرے لئے یہ اپنے پیر و مرشد کا حکم تھا۔ نافرمانی گناہ میں شامل ہے۔ کچھ خاموشی کے بعد عرض کی کہ حضرت! میرے عزیز سری نگر سے کئی سو میل دور تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں میں بستے ہیں۔ مغل روڈ کے ذریعہ بھی ساڑھے نو سو ہزار فٹ (950) سطح سمندر سے بلندی پر سے گزر کر کون جائے گا۔ آپ دعا فرمائیں کہ میرا ویزہ لگ

Marfat.com

جائے۔ میں خود ہی جا کر لاؤں گا۔ آپ نے میری جانب نگاہِ التفات فرماتے ہوئے حاضرین سے فرمایا شوق صاحب کے لئے دعا کرو۔ ہاتھ اُٹھے، دعا ہوئی اور ہمیں گھر نکیال آنے کی اجازت مل گئی۔ الحمدللہ! کہ میرے عقیدے کے مطابق اِس دعا کی مقبولیت سے مجھے ریاست جموں و کشمیر مقبوضہ بھارت جانے کی اجازت مل گئی۔ مورخہ 2012-11-05 تا 2012-12-17 کے دوران مقبوضہ کشمیر میں مقیم رہا۔ مورخہ 5 نومبر 2012ء کو ریاست میں اِنٹری کے بعد عزیز و اقارب سے ملنے میں جلدی کر کے عازم سری نگر ہوا۔ یہ روحانی سفر تھا۔ مغل روڈ کے راستے ہی جانے کا فیصلہ کیا۔

میرے ساتھ میرے برادرزادہ تسلیم جاوید خان، عزیزہ برادرزادی نصرت بانو، ہمشیرہ زادہ محمد رفیق خان اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس، عمر رفیق ولد محمد رفیق خان متعلم جماعت نہم، حاجی جاوید اقبال ولد عبدالحمید خان سکنہ ہٹاں دھوڑیاں تھے۔ گاڑی سوموٹا تا حاجی جاوید اقبال چلا رہے تھے۔ چنانچہ ہم نے سب سے پہلے سطح سمندر سے 9500 فٹ کی بلندی پر زیارت حضرت شیخ احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ المعروف پیر پنجال پر حاضری دی اور وادی کشمیر میں داخل ہوئے۔ راستے میں ضلع شوپیاں سے گزر کر پکھر پورہ تحصیل چاڈورہ ضلع بڈگام صوبہ کشمیر کے مقام پر حضرت سیّد محمد علی عالی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی۔ متولی صاحب نے بتایا کہ صاحب مزار بلخ بخارا کے بادشاہ تھے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ کشمیر میں شیخ نور الدین ولی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ ملک چھوڑ کر آ گئے۔ گیارہ بارہ برس اکھٹے رہے۔ پھر یہاں ہی وفات پا گئے۔ چرار شریف سے پٹن کی چادریں اُڑ کر یہاں آئیں۔ مزار بنا وغیرہ۔ بعد ازاں دربارِ عالیہ حضرت شیخ العالم نور الدین نورانی رحمتہ اللہ علیہ چرار شریف تحصیل چاڈورہ ضلع بڈگام پر حاضری دی۔ دربارِ عالیہ کے گدی نشین حاجی پیر بابا المعروف متو درویش سے ملاقات ہوئی۔ حالات معلوم کیے، نیاز گزاری۔ ریشی نامہ حضرت شیخ العالم بزبانِ اُردو، سوانح حیات حضرت عبدالرحمٰن بُلبُل شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت میر سیّد ہمدانی المعروف امیر کبیر شاہ ہمدان رحمتہ اللہ علیہ خرید کیں۔ چرار شریف حضرت شیخ العالم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہے۔ حالات تذکرہ اولیائے کشمیر وغیرہ میں موجود ہیں۔ ان کی تجہیز و تکفین سلطان زین العابدین بڈشاہ نے اپنی نگرانی میں کروائی اور مقبرہ بنوایا۔ مقبرہ کے ساتھ عالی شان جامع مسجد اور درس

Marfat.com

شریف بھی ہے۔ یہاں سے آتے ہوئے حضرت بل شریف سری نگر حاضری دی جہاں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک اور دیگر تبرکات ہیں۔ یہ تبرکات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین وغیرہ کے موقع پر دکھائے جاتے ہیں۔ رات کو بڑی ہمشیرہ عطر بانو کے پوتے شاہد رشید خان متعلم ایم۔اے فارسی سری نگر یونیورسٹی کے کمرہ میں قیام کیا۔

اگلے روز علی الصبح روانہ ہو کر سری نگر سے 45 کلومیٹر دور پہاڑوں میں حضرت پیر عبید اللہ لاروی رحمتہ اللہ علیہ کی نگری میں پہنچے۔ زیارت پاک پر حاضری دی۔ نیاز گزاری، اشعار نظامی نامی کتاب لی۔ حضرت باباجی لاروی کے پوتے گدی نشین حضرت میاں بشیر احمد مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی جو خاصی طویل اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ لنگر شریف میں شرکت کی۔ واپسی پر حضرت بل شریف حاضری دی۔ بعد دوپہر خانقاہ معلٰی سری نگر، مزار شہداء پر حاضری دے کر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے حکم کے مطابق خانقاہ نقشبندیہ محلہ سکندر پورہ خواجہ بازار خانیار سری نگر پہنچے۔ راستے میں عمر رفیق خان نے جملہ زیارات اور ملحقہ جامع مسجد کی تصاویر بھی لیں جو کہ ریکارڈ میں ہیں۔

خانقاہ نقشبندیہ محلہ سکندر پورہ خواجہ بازار خانیار سری نگر کشمیر

یہ خانقاہ سری نگر کے وسط میں مین روڈ پر واقع ہے۔ پہلے کشمیر کے بادشاہ حسین چک کا باغ ہوتا تھا جہاں حضرت سید خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ کا مزار باغبانپورہ لاہور میں واقع ہے۔ آپ نے قیام کیا، خانقاہ نقشبند تعمیر کر کے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کشمیر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی شاہجہاں بادشاہ کی ایماء پر لاہور چلے آئے اور اپنے بڑے بیٹے سید معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ کو خانقاہ نقشبندیہ کا نگران مقرر کیا۔ آپ کا مزار شریف وہاں ہی ہے جو آج کل محکمہ اوقاف کے سپرد ہے۔ متصل جامع مسجد ہے جس کے امام (ر) پروفیسر محمد طیب کاملی سے ملاقات، انٹرویو، مزار شہداء پر حاضری، خانقاہ شریف کے فوٹو وغیرہ لے کر واپس ہوئے۔ تفصیلی مضمون اسی کتاب میں پڑھیئے۔ اگلے روز لال چوک سری نگر سے کتاب "تذکرہ اولیائے کشمیر" اُردو حصہ سوم تاریخ حسن خریدی۔ واپسی پر پیر پنجال رحمتہ اللہ علیہ پر سبز چائے اور ستو لنگر حاصل کیا۔ برفباری ہو رہی تھی۔ خانقاہ اور دیوار پر کتبہ وغیرہ کے فوٹوز لئے۔

Marfat.com

تاریخ اولیائے کرام لکھنے کا ارادہ بالغیب

سری نگر کشمیر سے واپسی کے بعد آوردہ کتب کا سرسری مطالعہ شروع کیا۔ مبادا کہ انہیں آزاد جموں وکشمیر میں نہ لے جانے دیا جائے۔ ”تذکرہ اولیائے کشمیر“ مطالعے کا وقت اکثر رات کو ملتا کیونکہ دن کو مہمان ہوتے تھے۔ جب سونے کی کوشش کرتا تو ذہن میں اولیائے کرام، ان کی کرامات اور نہ جانے کیا کیا خیالات ذہن میں آتے۔ عزیزاں بھی میرے معمولات دیکھ کر حسنِ ظن کے طور پر کہنے لگے کہ آپ اولیاء اللہ پر کوئی کتاب لکھیں۔ میری قبل ازیں لکھی ہوئی کتابیں بھی بعض پڑھ چکے تھے۔ لہذا خوابوں کے دباؤ کے ساتھ ساتھ عزیزوں کی ڈیمانڈ بھی بڑھتی گئی۔ میں نے اولیائے چھچیاں شریف کی سوانح حیات کے صفحہ نمبر 19 پر بحوالہ کشف الظنون پڑھا تھا۔

من ورخ مومنا فکانما احیاھا۔

ترجمہ: جس نے کسی صاحب ایمان کی سیرت وتاریخ مرتب کی۔ گویا کہ اُس نے اس شخصیت کو زندہ رکھا۔ کسی دانشور کا قول ہے۔ ”شخصیت انسان کے لئے وہی کچھ ہے جو خوشبو پھول کے لئے ہے۔“

ایک اور قول!

انسان مرجاتے ہیں مگر کتابیں نہیں مرتیں۔ کتاب ایک دستاویز ہے جو ساتھ دیتی ہے۔ پھر

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے
وہ قرض اُتارے ہیں جو واجب بھی نہیں تھے
اب یاد رفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی
یاروں نے کتنی دور بسائی ہیں بستیاں

پھر بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

ان کا خیال بن گئیں سینے کی دھڑکنیں
نغمہ مقام ۔ صوت و صدا سے گزر گیا
عمر ہادر کعبہ و بت خانہ مے تالد حیات
تا زبزم عشق ، یک دانائے راز آید بیرون

Marfat.com

سو بار بند عشق سے ہم آزاد ہوئے
پر کیا کریں کہ دِل ہی عدو ہے فراغ کا
بس ہجوم ِ ناامیدی ، خاک میں مل جائے گی
یہ جو اِک لذت ، ہماری سعی بے حاصل میں ہے

اور بقول غالب

بقدرِ شوق نہیں ظرف تنگنائے غزل
اور چاہیے وسعت میرے بیان کے لئے

چنانچہ اقوال، اشعار اور عزیزاں نے بھی کچھ کر جانے پر اُکسایا۔ الحمدللہ کہ فیصلہ مثبت ہوا۔

اپنی بے بضاعتی، کم علمی اور شایانِ شان حالاتِ قدسیہ نہ لکھے جانے کے خیال کے باوجود کچھ نہ کچھ کر جانے کا جذبہ کارگر ثابت ہوا۔ اب یہ فیصلہ باقی تھا کہ کس ملک یا علاقہ کے اولیائے کرام کے حالات مقدسہ تحریر کیے جائیں۔ برصغیر پاک و ہند پھر ریاست جموں وکشمیر کے سوا لاکھ کے قریب اولیاء اور آخر کار صرف علاقہ مہینڈر پونچھ جموں وکشمیر کے معروف چند اولیائے کرام کے حالات لکھنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ اولیائے شرقپور شریف بوجہ عقیدت شامل ہوئے۔

1947ء سے قبل تحصیل مہینڈر، وادی سرن کوٹ، وادی مہینڈر اور علاقہ تھکیالہ پڑاوہ پر مشتمل تھی۔ اب تحصیل مہینڈر + تحصیل سرنکوٹ + تحصیل فتح پور تھکیالہ = مہینڈر۔ کل رقبہ 372 مربع میل۔ گاؤں 75

لہٰذا ان تحصیلوں کے اولیائے کرام کے حالاتِ زندگی کا حسب المقدور احاطہ کیا جا رہا ہے۔ مقبوضہ تحصیل مہینڈر اور سرنکوٹ میں جن جن زیارات پر حاضری دی تحریری معلومات یا زبانی روایات اکٹھی کیں۔ میرے عزیزاں ماسٹر سلطان محمد خان ایم ایس سی جیوگرافی بی۔ایڈ، انجینئر محمود احمد خان بی ایس سی سول انجینئرنگ اے ای محکمہ تعمیرات عامہ، بابو عنایت اللہ خان سفری اسسٹنٹ محکمہ تعلیم، عزیزم تسلیم جاوید خان، ماسٹر وزیر حسین خان، محمد رفیق خان وغیرہ نے بکمال مہربانی ساتھ دیا۔ آزاد جموں وکشمیر کی تحصیل فتح پور تھکیالہ میں بھی خانقاہوں پر خود جا کر حالات معلوم کیے۔ کچھ معاصر کتب سے اخذ

Marfat.com

کیے۔ اس طرح کچھ مواد اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوا ہوں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پیر پنجال سے لے کر پناگ شریف تک جہاں جہاں کے حالات جس وقت معلوم ہوئے مسودہ کتاب پر درج کرتا رہا۔ اس طرح تحصیل وائز یا اولیاء اللہ کے مرتبہ وائز کے بجائے معلومات حاصل کرنے کے تحت حالات لکھے گئے ہیں۔ نیز حالات لکھتے وقت سلیس، سادہ اور عام فہم تاریخی طرز تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ دقیق یا صوفیانہ طرزِ تحریر میرے نکتہ نظر سے مناسب نہ تھا کیونکہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے زمانے میں دقیق ادبی/ مذہبی تحریر کو سمجھنے والے عنقا ہو رہے ہیں۔

آخر پر بندہ عاجز تذکرہ میں شامل اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارواح پاک کی خوشنودی کی دعا کرتا ہے اور عوام وخواص معتقدین اولیائے کرام سے رہ گئی خامیاں نظر انداز کرنے کی استدعا کرتا ہے اور جن اولیائے کرام کے حالات زندگی لکھنے سے رہ گئے ہیں اگر کسی کے پاس اُن کے متعلق معلومات ہیں تو ہمیں ارسال فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شامل کیے جاسکیں۔

اللہ تعالیٰ ان نفوسِ قدسیہ کے صدقے ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

محمد فضل شوق نقشبندی

یکم مئی 2014ء

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

سخن ہائے گفتنی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آقائی و مُرشدی فخر المشائخ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری شریف ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب اسلامیہ جمہوریہ پاکستان، جامع علم وعمل اور صاحبِ کمال روحانی پیشوا ہو گزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں ایک مقناطیسی قوت تھی جو طالبانِ حق کو مقناطیس کی مانند اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ سنتِ مطہرہ کی پابندی، حلیمی، سادگی، فیوض وبرکات کی فراوانی، مہمان نوازی، خندہ پیشانی، تبلیغ دین کے لئے کتب کی تصنیف، کتب کی خرید کر مفت تقسیم، مساجد کی تعمیر، اہل علم کی حوصلہ افزائی، کتب لکھنے کی ترغیب، ماہنامہ نور اسلام شرقپور کے ذریعے اسلام کی تبلیغ بالخصوص مختلف نمبروں کے ذریعے مشاہیر اسلام اور اولیائے اللہ کی تعلیمات کو عام کرنا، غرضیکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ آپ جامع کمالات اور خیر وخوبی میں بے مثال تھے۔

راقم الحروف ناچیز پیر کامل کی تلاش بسیار کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دورہ آزاد جموں وکشمیر کے دوران پہلی ہی ملاقات میں گرویدہ ہو گیا اور پھر مورخہ 23 اپریل 1981ء کو بمقام گیائیں گوجراں کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر بخانہ محترم ماسٹر فقیر محمد صاحب حاضری دے کر حلقہ ارادت منداں میں شامل ہو گیا۔ الحمدللہ!

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدان، ارادت مندوں میں سے پڑھے لکھے حضرات کو کچھ نہ کچھ لکھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ راقم الحروف ناچیز کو بھی اکثر ملاقاتوں کے وقت لکھنے کا حکم فرماتے تھے لیکن ''من آنم کہ من دانم'' کچھ لکھنے کا یارا نہ تھا۔ ایک ملاقات کے وقت ہمت کر کے درخواست کی کہ دعا فرمائیں کچھ نہ کچھ لکھ سکوں۔ آپ نے دعا فرما کر شروع کرنے کا حکم فرمایا۔ اِس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور ترغیب سے ہی حروف سیدھے کرنے کے قابل ہوا۔ الحمدللہ!

Marfat.com

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں کا اثر ظاہر ہونے لگا تو راقم الحروف ناچیز نے پہلی کوشش کے طور پر ایک تاریخی کتاب بنام ''جموں و کشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' حصہ اوّل لکھی جس کی پذیرائی ہوئی اور آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے آزاد کشمیر بھر کے تعلیمی ادارہ جات کی لائبریریوں میں خریدنے کے لئے نوٹیفکیشن جاری کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کتاب پیش کی گئی تو آپؒ نے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اور مزید لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ بعدہٗ سوانح حیات مولانا محمد یوسف خان قادری نکیالوی اور سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم خان درانی مہینڈری لکھی گئیں لیکن یہ کتابیں مقامی نوعیت کی تھیں۔

دسمبر 2008ء میں میری خودنوشت سوانح حیات ''میری یادیں'' کی طباعت ہوئی تو ایک نسخہ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ اس کتاب کے صفحات نمبر 91 تا 112 پر اولیائے شرقپوری کے دربار میں حاضری اور کچھ حالات زندگی درج ہوئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب کے مطالعہ کے بعد خوشی کا اظہار فرمایا اور بذریعہ فون چوہدری نذیر احمد گورسی حال (ر) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع کوٹلی کو حکم فرمایا کہ وہ راقم الحروف محمد فضل شوق کو ساتھ لے کر شرقپور شریف آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور مذکورہ کتاب کے چند نسخے بھی ہمراہ لائیں۔ چنانچہ ہم دونوں کی خدمت اقدس میں حاضری پر آپ نے مسرت کا اظہار فرمایا اور گورسی صاحب کو کتاب کے صفحات بتا کر حکم دیا کہ آپ دونوں اِن صفحات کے مواد کو شامل رکھ کر دیگر حالات آزاد جموں و کشمیر کے دوروں وغیرہ تذکرہ کا مسودہ مرتب کر کے پہلے مجھے دکھا کر شائع کروائیں۔ وائے ناکامی کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں مفوضہ کام مکمل نہیں ہوسکا۔ ہمارے ذمہ قرض باقی تھا۔

18/17 اکتوبر 2011ء کے عرس پاک آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے موقع پر اختتام کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے راقم الحروف محمد فضل شوق، بیٹے ماسٹر محمد اشتیاق خان اور ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی وغیرہ کو ایک یوم مزید قیام کا حکم فرمایا۔ اگلے روز صبح حجرہ خاص میں طلب کر کے ایک کتابت بنام تذکرہ حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ مرحمت فرماتے ہوئے صفحہ نمبر 11 پر نشان زدہ حصہ

Marfat.com

پڑھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ سری نگر مقبوضہ کشمیر بھارت سے خانقاہ نقشبندیہ خواجہ بازار سری نگر میں حضرت معین الدین ہادیؒ کے مزار کی تصاویر و دیگر مخطوطات وغیرہ وہاں پر اپنے عزیزوں کے ذریعے منگوا کر دیں۔ راقم الحروف نے عرض کی کہ ہمارے عزیزوں سے کئی سو میل سری نگر واقع ہے۔ راستے میں 9600 فٹ پہاڑی درہ پیر پنجال واقع ہے۔ اتنی دلچسپی کون لے گا؟ آپ دعا فرمائیں مجھے وہاں جانے کی اجازت مل جائے اور سب کچھ لا کر حاضر خدمت کروں۔ چنانچہ آپؒ نے دعا فرما کر ہمیں رخصت فرمایا۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور راقم الحروف نے اجازت حاصل کی۔ 5-11-2012 تا 17-12-2012 ریاست جموں و کشمیر کے متبرک مقامات/مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ درگاہ عالیہ پیر پنجالؒ، چکھر پور شریف، خانقاہ معلّٰی حضرت شاہ ہمدانؒ، خانقاہ نقشبندیہ سری نگر چرار شریف، حضرت بل شریف، درگاہ بابا عبید اللہ لارویؒ، درگاہ بابا غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف، دربار حضرت حبیب اللہ شاہ پمرویؒ، حضرت چھوٹے شاہؒ وغیرہ۔ اِس روحانی سفر میں میرے ہمشیرہ زادہ سردار محمد رفیق خان اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس، برادر زادہ تسلیم جاوید خان، بھتیجی نصرت بانو۔ اُس کا بیٹا عمران رفیق اور حاجی جاوید اقبال خان ہمراہ تھے۔

چنانچہ ہم نے خانقاہ نقشبندیہ خواجہ بازار خانیار سری نگر پر حاضری دی، تصاویر لیں۔ متصل جامع مسجد کے امام پروفیسر محمد طیب کاملی سے انٹرویو لیا۔ مزار شہداء پر حاضری دی۔ لال چوک سری نگر سے تذکرہ اولیاء کشمیر خریدی جس میں اولیائے نقشبندیہ کشمیر کے حالات درج ہیں۔ واپس مینڈر اور پھر نکیال آزاد کشمیر آئے۔ مواد وغیرہ کمپوز کروا کر مع تصاویر و کتاب 11/ مارچ 2013ء کو شرقپور شریف حاضر ہو کر خدمت اقدس میں پیش کیے۔ آپ انتہائی خوش ہوئے۔ بابا کو ایک خاص جگہ یہ چیزیں رکھنے کو کہا۔

راقم الحروف ناچیز کی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ آخری ملاقات تھی۔ رات کو قیام کے بعد صبح حجرہ خاص میں طلب فرمایا۔ ناشتہ اپنی موجودگی میں کروایا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ راقم الحروف 2006ء سے ہائی بلڈ پریشر اور ہارٹ کا مریض چلا آ رہا تھا۔ آپؒ نے ناشتے میں ڈاکٹروں کی ممنوعہ خوراک انڈے، پراٹھے، مٹھائی کھلا کر دعا فرمائی۔ اُس دن کے بعد ہائی بلڈ پریشر اور ہارٹ کی تکلیف ختم ہو گئی ہے۔ یہ آپؒ کی کرامت تھی۔ ناشتہ کرتے ہوئے

Marfat.com

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی زبان میں شعر یاد آ رہا تھا۔

زے رنگیں کن سجادہ را ، گرت پیر مغان گوید

کہ سالک بے خبر نبود از راہ و رسم منزلہا

مقبوضہ جموں وکشمیر کے روحانی سفر کے دوران دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اولیائے کشمیر کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا جائے۔ آخر یہ خواہش محدود کرتے ہوئے "تذکرہ اولیائے میندڑ پونچھ جموں وکشمیر" پر آ ٹھہری۔ لہذا تذکرہ ہذا کو بھی تذکرہ اولیائے شرقپور شریف کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نظرِ کرم کا نتیجہ ہے کہ اِسی کتاب میں مختصر تذکرہ اولیائے شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان) لکھنے کی خواہش نے انگڑائی لی اور پھر یہ چند سطور حاضر خدمت ہیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

گدائے درگاہِ شرقپور شریف

محمد فضل شوق نقشبندی

۱۲۴۸۶۰

Marfat.com

سپاس عقیدت

زیر نظر کتاب ''تذکرہ اولیائے شرقپور شریف مع اولیائے مہینڈر پونچھ جموں وکشمیر ممتاز ماہر تعلیم، محقق، دانشور اور ادیب سردار محمد فضل شوق نقشبندی کی تالیف لطیف ہے۔ موصوف جموں وکشمیر کے تعلیمی، سماجی اور روحانی حلقوں میں یکساں طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نصف درجن سے زائد تاریخی کتب کے مصنف ہیں۔ انداز تحریر سادہ پُر لطف اور بلا کم وکاست بیان کیے گئے واقعات کا مرقع ہوتا ہے جس کی بناء پر ان کی لکھی ہوئی کتب ''جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں''، ''میری یادیں''، ''سوانح حیات مولانا محمد یوسف خان قادری نقشبندی نکیالوی''، ''سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم خان دُرّانی''، ''بنام شوق اور مضامین شوق'' وغیرہ کو سیاسی، تعلیمی اور ادبی حلقوں میں خاصی پذیرائی ملی ہے۔ مواد کو سادہ اور تاریخی لب ولہجہ میں پیش کرتے ہیں جو انہیں انفرادیت بخشتا ہے۔

چالیس سال سے زائد عرصہ کی رفاقت میں انہیں انسان دوست، علم دوست، اُصول پسند اور دیندار پایا ہے۔ آپ راسخ العقیدہ سُنی حنفی بریلوی عقائد کے امین ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کی تحریروں میں اللہ تعالیٰ، نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، صحابہ کرام، سلف صالحین اور اولیائے کرام کی محبت رَچی بَسی ہوتی ہے۔ آپ خاندانی طور پر اولیائے کرام کے محبّ اور معتقد ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان سے نسبت وعقیدت کی چھاپ گہری نظر آتی ہے۔ قبلہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے راقم الحروف کی موجودگی میں شوق صاحب کی خود نوشت سوانح حیات ''میری یادیں'' میں لکھے گئے حالات زندگی اولیائے شرقپور شریف کو پسند فرمایا تھا اور مزید تفصیل سے لکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ زیر نظر کتاب ''تذکرہ اولیائے شرقپور شریف مع اولیائے مہینڈر پونچھ'' کی تالیف میں حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات اور روحانی آشیرباد شامل ہے۔

یوں تو دنیا بھر میں مشہور ومعروف اولیائے شرقپور شریف رحمہم اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل درجنوں کتب لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں۔ تاہم مولف موصوف نے جملہ اولیائے شرقپور شریف کے

Marfat.com

مختصر اور جامع حالات یکجا کر کے عقیدت مندوں کے لئے سہولت پیدا کر دی ہے تاکہ وہ متعدد کتب کی ورق گردانی کے بجائے ایک ہی تالیف سے مستفید ہوں۔ یہ کام بذاتِ خود قابل تحسین ہے۔

مصنف موصوف نے اِسی پر بس نہیں کیا۔ اُنہوں نے اپنے وطنِ عزیز مہینڈر پونچھ جموں وکشمیر کے چیدہ چیدہ اولیائے کرام کے حالات بھی شامل کیے ہیں اور اس سلسلہ میں ریاست جموں وکشمیر کے مقبوضہ بھارت والے حصہ کا دورہ کر کے دربار ہائے عالیہ پر حاضری دے کر تحقیق کر کے حالات لکھنے کی سعی کی ہے۔ سفری صعوبتوں کے ساتھ ساتھ تحقیقی مراحل میں دشواریوں کے باوجود اچھا خاصا مواد اکٹھا کیا ہے جو اہل فکر ونظر کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

بیان کردہ حالات میں مصنف کی کاوش قابل تحسین اور قابل پذیرائی ہے اور اس سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہئے۔ یقین واثق ہے کہ عوام الناس بالخصوص وابستگان دربارِ عالیہ شرقپور شریف اور دربار ہائے علاقہ مہینڈر پونچھ اِس کتاب کے مندرجات سے مستفید ہوں گے۔ آمین

سگِ دربارِ عالیہ شرقپور شریف
چوہدری نذیر احمد گورسی
(ر) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع کوٹلی
آزاد جموں وکشمیر
یکم مئی 2014ء

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

حمد کرتا ہوں خدائے ذوالجلال کی
مالک کل ، وحدہٗ ، لم یزال کی
جس نے کل کائنات کو پیدا کیا
جن و بشر و ملائک کو ہویدا کیا
مُشتِ خاک سے تخلیق کی انسان کی
اپنے فضل سے اُسے ، اعلیٰ شان دی
آدم سے لے کرتا نبی آخر الزمان ﷺ
ہدایت کے لئے بھیجے پیغمبران
اپنے نور خاص سے نور بنایا حضور ﷺ کا
اپنے فضل خاص سے بنایا شافع یوم النشور کا
رحمتہ اللعالمین بھیج کر انسانیت پر کرم کیا
اُمت رحمتہ اللعالمینی کو اعلیٰ شرف دیا
دین اسلام دیا ہماری نجات کو
ہدایت کے لئے بھیجا سرورِ کائنات ﷺ کو
قرآن جو مکمل دستورِ حیات ہے
خالقِ کن فیکون کی آیات ہے
اِس کے احکام پر عمل کی توفیق دے
سنتِ رسول ﷺ پر چلنے کی توفیق دے
جو مسلمان قرآن و سنت سے بے بہرا ہوا
اس پر غضب و غصہ تیرا ہوا

Marfat.com

دے حُبِّ نبی ﷺ اور حُبِّ اسلام دے
اپنی رحمت سے کامل ایمان دے
تیرے فضل و کرم کا طلب گار ہوں میں
خدایا کرم کر ، سخت گناہ گار ہوں میں
انا عاصی کثیر الذنب فغفرلی کل ذنب
طفیلِ احمد مرسل ﷺ شوقؔ کا بیڑا پار ہو

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئے جاناں میں ہم ، اشکبار پھرتے ہیں
ایک بار نہیں ، سو بار پھرتے ہیں
تیری دہلیز کی رعنائیوں پر قربان
کاسہ ہاتھ میں لئے یہاں شہریار پھرتے ہیں
سگ ہائے کوئے لیلی را بوسہ دادن چہ معنی دارد؟
ما سگِ کوئے مدینہ ایم ، مستوار پھرتے ہیں
اُن کے در پر حاضری ، سبحان اللہ
اِنس و جن و ملائک ، بے شمار پھرتے ہیں
عاشقانِ ختم الرسل ﷺ کا منظر دیدنی ہے
قطار و بے قطار ، اندر قطار پھرتے ہیں
گنبدِ خضریٰ کے سائے میں عجب لطف ہے
عقل ہوئی ہے رخصت ، دیوانہ وار پھرتے ہیں
روضہ پاک پر حُور و غلماں کا پہرہ ہے
خدائے پاک کے گویا انوار پھرتے ہیں
دربانو! مت روکو ، سنہری جالیاں چُوم لینے دو
مدت ہوئی کہ ہم بھی بے قرار پھرتے ہیں
اُن کے در سے جو گیا ، وہ گیا
گدا لینے یہاں ، تاجدار پھرتے ہیں
مقامِ محمود پہ ہوں گے آپ جلوہ فگن
انبیاء و رسل بھی جہاں ، دلفگار پھرتے ہیں

Marfat.com

اُن سے نسبت ہی اصل ایمان ہے
اور جو پھرتے ہیں ، بے کار پھرتے ہیں
عاشقوں کی نشانی ، کچھ اور ہے
درد سینے میں لئے حُبِّ دلدار پھرتے ہیں
شانِ کریمی کے صدقے میں نظرِ کرم کیجئے
شوق جیسے بھی یہاں ، گناہ گار پھرتے ہیں

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

نعتِ پاک بزبانِ فارسی

۱۔ مَنم کہ گناہ گارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جز تو کس ندارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ عمرم گذشت در عصیانم
عذر ہیچ ندارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۔ ز عصیاں شدم ، پراگندہ
کجاروم، گناہ گارم، گناہ گارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۔ آمدم سیاہ روئے دربارت
کجا روم کہ غمگسارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۔ پیش گنبدِ خضریٰ آمدم
نظارم ، نظارم ، نظارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶۔ خدا فرمودہ طاعتِ رسولش
بفضل او امیدوارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷۔ طاعت بفرمان نتواں کردم
شرمسارم، شرمسارم، شرمسارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۸۔ یک نقطہ جاں آفریں فہمیدم
حُبِّ تو در سینہ دارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۔ گر قبول اُفتد، ہمیں است ، ہمیں است
ہیچ توشہء عاقبت ندارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۰۔ خدا پُرسد چہ اعمال آوردہ اِی
بگوئیم حُبِّ احمد مختارم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

۱۱۔ نفسی نفسی باشد بروز محشر
قلب و جان بتو سپارم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۔ مقام محمود است وسیلہ شفاعت را
ہمیں نقطہ در نگاہ دارم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۔ شوق بے چارہ نیست سزاوار حسابے
بطفیلِ احمد مُرسل اُمید حضرت دارم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

نعت پاک فارسی کا اُردو ترجمہ

۱۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں گناہ گار ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر میرا کوئی نہیں ہے۔

۲۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میری عمر گناہوں میں گذری ہے۔ میرے پاس کوئی بہانہ یا دلیل نہیں ہے۔

۳۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں گناہوں سے گندہ ہو گیا ہوں اور میں سخت گناہ گار ہوں

۴۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں گناہوں کی وجہ سے کالا منہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ میں کہاں جاؤں؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے غمگسار ہیں۔

۵۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں گنبدِ خضریٰ کے سامنے آیا ہوں اور اسی کی زیارت پاک کرتا ہوں۔

۶۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور میں اُسی کے حکم سے اُمیدوارِ اطاعت ہوں۔

۷۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ کی اطاعت نہیں کر سکا۔ اس لئے سخت شرم سار ہوں۔

۸۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے اپنی جان بچانے کا ایک نقطہ سمجھ لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اپنے سینے میں رکھتا ہوں۔

۹۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر قبول ہو جائے تو میرے پاس یہی حُبّ ہے۔ اِس کے علاوہ میرے پاس قیامت کے لئے کوئی زادِ راہ نہیں ہے۔

۱۰۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ دنیا سے کون سے نیک اعمال کر کے لائے ہو تو میں کہہ دوں گا کہ میں دنیا سے حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آیا ہوں

Marfat.com

۱۱۔ قیامت کے دن سب نفسی نفسی پکاریں گے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے قلب وجان آپ کے سپرد کرتا ہوں۔

۱۲۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ قیامت کے دن مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے اور اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ صرف یہی نقطہ میرے ذہن میں ہے۔

۱۳۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ شوقؔ بے چارہ قیامت کے دن اعمال کا حساب دینے کے قابل نہیں ہے۔ میں تو احمدِ مختار، شافع روزِ حساب کے طفیل بخشش کی اُمید رکھتا ہوں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

مذہب اسلام اور اولیاء کرام

میری انتہائے نگارش یہی ہے۔ تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جب سے بنی نوع انسان کی تخلیق ہوئی ہے۔ مذہب بھی کسی نہ کسی شکل میں جلوہ گر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام مبعوث فرمائے جنہوں نے راہِ حق کی طرف راہنمائی فرمائی۔ جو لوگ بھٹک گئے انہوں نے اپنے اپنے زعم کے مطابق مظاہر قدرت کو ہی خدا کا درجہ دے دیا۔ چنانچہ مذاہب عالم کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو مختلف ادوار، مختلف علاقوں اور مختلف اقوام نے مقامی طور پر خدا گھڑ لئے۔ کوئی سورج، چاند ستاروں کو پوجنے لگا۔ کوئی درختوں کی پرستش کرنے لگا۔ کسی نے پتھروں کے بت بنا لئے۔ کوئی گائے وغیرہ جانوروں کو پوجنے لگا۔ اس طرح غیر الہامی مذاہب کی ابتداء ہوئی جن میں ہندومت، جین مت، بدھ مت، مجوسیت، مزدکیت، دہریت زیادہ مشہور ہوئے۔ بعض معاشی نظریے کے تحت کمیونزم اور سوشلزم کے نام سے پکارے گئے۔ حتیٰ کہ غیر الہامی مذاہب کی ایک طویل فہرست بن گئی۔ اگرچہ ابتداءً اس کی بنیاد اسی کائنات کے تخلیق کرنے والے کی جستجو تھی۔ اوّلین طور پر دو مذاہب کی بنیاد پڑ گئی۔ ایک خدا تعالیٰ کو ماننے والے یعنی مسلمان اور دوسرے خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے یعنی کافر۔ بہر حال خالق کائنات نے آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام انسانیت کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمائے اور رہنمائی کے لئے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار بڑی کتابیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اور نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو آخری دین ''ان الدین عند اللہ الاسلام'' ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک اسلام دین ہے۔

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی قرار دے کر خاتم النبیین کے لقب سے ملقب کیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا ''انا خاتم النبیین لا

Marfat.com

نبی بعدی"۔ ترجمہ: میں تمام نبیوں کے آخر پر ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

چنانچہ نبوت کے خاتمہ کے اعلان کے بعد دین اسلام کی تبلیغ کی ذمہ داری صدیقین، صالحین، علماء کرام اور اولیاء کرام کے مقدس طبقہ پر ڈالی گئی ہے۔

شان اولیائے کرام قرآن کی روشنی میں

ولی سے مراد اللہ کا دوست ہے اور ولی کی جمع اولیاء ہے۔ دوست یا تو بن جاتا ہے یا بنالیا جاتا ہے۔ دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ دوست کی خواہش کے مطابق رہا جائے اور ایک دوسرے کا قرب حاصل ہو۔ اللہ خالق ہے اور بندہ مخلوق۔ لہذا خالق کے ساتھ مخلوق کی دوستی اُس کے احکامات پر عمل کر کے قرب حاصل کرنا ہونا چاہیئے۔ اِسی لئے بندہ تب ہی اللہ تعالیٰ کا دوست کہلائے گا جب وہ عبادت و ریاضت کے ذریعے اللہ کا قرب اور خوشنودی حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں اپنے دوستوں یعنی اولیاء اللہ کے لئے اعلان فرمادیا ہے۔

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولاهم یحزنون۔

ترجمہ: خبردار! اللہ کے دوستوں کے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ذلک فضل الله یوتیه من یشاء ۔(القرآن)

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

پھر فرمایا! **ان اکرمکم عندالله اتقاکم۔(القرآن)**

ترجمہ: اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔

پھر فرمایا! **یاایها الذین امنوا اتقو الله وابتغوا الیه الوسیلة الی الله۔**

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈو۔ (سورۃ المائدہ)

پھر فرمایا! **یاایها الذین امنو اتقوالله وکونوا مع الصادقین۔**

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

Marfat.com

پھر فرمایا!

فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (سورۃ نحل)

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے۔

الذین یذکرون الله قیما قعود وعلی جنوبهم۔

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔

مزید فرمایا!

ان الله مع الذین التقوا والذین هم محسنون۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو متقی اور احسان یعنی نیکیاں کرنے والے ہیں۔

شانِ اولیاء احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری۔

ترجمہ: بے شک میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں۔ ان کو میں ہی پہچانتا ہوں اور کوئی نہیں پہچان سکتا۔

ولایت کی انتہاء نبوت کی ابتداء ہے۔ ولایت کے اوپر نبوت کا پرتو ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک تک جہاں کی حفاظت ہمیشہ رجال اللہ کرتے آرہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قطب، ابدال حضرت عصامہ قرنی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

میرے بعد بارہ امام ہیں اور تمام اولیاء ایک امام سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

میری اُمت میں چالیس ابدال ہیں۔ 12 شام میں اور 28 عراق میں ہیں۔ ان چالیس ابدالوں کا فیض تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

Marfat.com

☆ انبیاء کرام اور اولیاء کرام ہمیشہ حضور قلب سے نماز پڑھتے ہیں۔(حدیث شریف)

☆ انبیاء کرام اور اولیاء کرام ہمیشہ ذکر خفی میں رہتے ہیں۔(حدیث شریف)

☆ جس نے اللہ کو پہچانا اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔(حدیث شریف)

☆ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اللہ کو پہچانا۔(حدیث شریف)

☆ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے۔(حدیث شریف)

☆ صالحین ایسی قوم ہے جن کی صحبت میں بیٹھنے والے بد بخت نہیں ہوتے۔(حدیث شریف)

ترمذی شریف میں ہے کہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن لوگوں کا مرتبہ بلند ترین ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ''وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے۔''

بے شک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تین سو اولیاء ہیں۔(حدیث شریف)

موت کے بعد مومن کی طاقتیں ستر گنا بڑھ جاتی ہیں۔(حدیث شریف)

حدیث قدسی ہے۔

میرا ولی اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور بالضرور اُس کا سوال پورا کرتا ہوں اور اُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

شانِ اولیاء صحابہ کرام اور سلف صالحین کی نظر میں

۱)۔ مومن کی فراست سے ڈرو چونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲)۔ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔(حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے تصرف کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے۔ بظاہر وہ ایک جگہ بیٹھے

Marfat.com

ہوتے ہیں لیکن اُن کی روح متعدد مقامات کی سیر کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے آدم کے بیٹے! تو میری اطاعت کر۔ پھر میں تجھے وہ مقام عطا کروں گا کہ تو بھی کسی شے کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔''

مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت ازانہ
تیر جستہ باز گردانند زراہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو وہ طاقت دی ہوئی ہے کہ وہ نکلے ہوئے تیر کو تیر کمان میں لوٹا سکتے ہیں یعنی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ بزرگانِ دین، اولیاء اللہ اور سلف صالحین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں۔

صوفیاء کرام کی اصطلاح میں کم سے کم درجہ جس پر لفظ ولی کا اطلاق ہو سکتا ہے اس شخص کا ہے جس کا دِل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبا رہتا ہے۔ ولی کا ظاہر و باطن تقویٰ سے آراستہ ہوتا ہے جو اعمال اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اُن سے وہ پرہیز کرتا ہے۔

ولی کی تعریف یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا طالب اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہو۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ)

مقصود حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور پیر یعنی ولی حق تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ ہوتا تو نعمان بن ثابت یعنی امام اعظم ہلاک ہو جاتا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں ہوتا اُس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔

Marfat.com

راہِ حق پر چلنے کے لئے کسی مردِ کامل کی صحبت بہت ضروری ہے۔ ورنہ راہِ حق سے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔ (مولانا روم)

ذکر سے بہتر ہے سایہ پیر کا۔ (حضرت احرار قدس سرہ)

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا
او نشیند در حضور اولیاء
(مولانا رومؒ)

ترجمہ: جو چاہتا ہے کہ خدا اُس کا ہو جائے اُسے اولیاء کے پاس بیٹھنا چاہیئے۔

صد کتاب و صد ورق درنار کن
روئے دِل را جانب دلدار کن
(مولانا رومؒ)

ترجمہ: سو کتابوں اور سو ورقوں کو آگ میں جلا دے۔ صرف دِل کو اللہ تعالیٰ کی جانب راغب کر۔

مولوی ہر گز نہ گشت مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نہ شد
(مولانا رومؒ)

ترجمہ: مولانا روم ہرگز مولوی نہیں بنا۔ جب تک کہ حضرت شمس تبریزؒ کا غلام نہیں بنا۔

یک زمانہ صحبت اولیاء
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا
(مولانا رومؒ)

ترجمہ: اولیاء اللہ کے پاس تھوڑا وقت بیٹھنا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

چشم روشن کن باخاک اولیاء
تابہ بینی از ابتداء تا انتہاء
(مولانا رومؒ)

Marfat.com

ترجمہ: اولیاء کی خاک سے آنکھ روشن کرتا کہ اوّل سے آخر تک دیکھ سکے۔

ولی اللہ کی نظر دُعا اور کلام شفاء ہوتی ہے۔

گر تو سنگ خارا مر مر شوی

چوں یا صاحب دِل رسی گوہر شوی

اگر تو سخت پتھر بھی ہو تو صاحب دل کے پاس پہنچے۔ قیمتی موتی بن جائے گا۔ (مولانا رومؒ)

چہ خوش رسے بنا کر دند بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

ترجمہ: اِن پاک لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے جنہوں نے خاک وخون میں آلودہ ہونے کی رسم ڈالی ہے۔

چوں مرد پیر شد حرص جواں سے گردد (حضرت مجدد الفِ ثانی)

ترجمہ: جب آدمی بوڑھا ہوتا ہے حرص جوان ہوتی ہے۔

نگاہِ مردِ کامل سے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتا ہے۔ فقیر کا بیٹا آدھا فقیر ہوتا ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ)

صوفی وہ ہوتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ (حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ)

محبت خدا کی امانت ہے۔ (حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ)

جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے۔ (حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ)

نہ پوچھ اِن خرقہ پوشوں کی، عقیدت ہو تو دیکھ ان کو

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(علامہ اقبالؒ)

فیضِ نظر کے لئے ضبطِ سخن چاہیے

حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور

(علامہ اقبالؒ)

Marfat.com

دربارِ شہنشاہی سے خوش تر مردانِ خدا کا آستانہ

ایں سخاوت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(علامہ اقبالؒ)

یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے سوائے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی۔ عقلمند وہ ہے جو دنیا سے دستبردار ہو جائے۔ (حضرت شفیق بلغی رحمتہ اللہ علیہ)

فقیر وہ ہے جو ہر شے سے فارغ ہو۔ (خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(علامہ اقبالؒ)

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

(علامہ اقبالؒ)

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

نگاہِ فقر میں ، شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو ہو گدا ، وہ قیصری کیا ہے

اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

Marfat.com

صبح چلتے ہیں شام چلتے ہیں
عشق والے مدام چلتے ہیں

دو عالم سے کرتی ہے بے گانہ دِل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی
(علامہ اقبالؒ)

ترجمہ: ولی اللہ لذتِ آشنائی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ لذتِ آشنائی دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

تصوف حق تعالیٰ کی معرفت اور رضا کے حصول کا نام ہے۔ اولیاء اللہ رب ذوالجلال تک رسائی کا ذریعہ ہیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ
(علامہ اقبالؒ)

دین مجو اندر کتب اے بے خبر
علم و حکمت از کتب دین از نظر
(علامہ اقبالؒ)

ترجمہ: اے بے خبر انسان دین کی تلاش کتابوں میں نہ کر کیونکہ علم و حکمت کتابوں سے ملتی ہے اور دین کسی ولی اللہ کی نظر سے ملتا ہے۔

کاملاں را نیست مشکل رازِ راہ
طالباں را مے رسانند یک نگاہ
(حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ)

ترجمہ: راستوں کا راز کاملوں کے لئے مشکل نہیں۔ طالبانِ حق کو ایک نظر میں منزل پر پہنچا دیتے ہیں۔

Marfat.com

زمے رنگیں کن سجادہ را گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

ترجمہ: اگر پیر کامل حکم دے تو مصلی کو شراب سے دھو ڈال کیونکہ پیر کامل منزل پر پہنچنے کے طریقوں سے ناواقف نہیں ہوتا۔

ہر کہ را پیر باشد تُو بگو بایزید

جس کا پیر نہیں ہوتا وہ شیطان کا مرید ہوتا ہے اور جس کا پیر ہے وہ حضرت بایزید بسطامی کی طرح ہے۔

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ترجمہ: طریقت خدمت خلق کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ یہ تسبیح، مصلی اور گودڑی پہننے سے نہیں ہے۔

پس از سی سال محقق شد ایں معنی با خاقانی
کہ یک دم باخدا بودن ، بہ از ملک سلیمانی

ترجمہ: تیس سال کے بعد خاقانی کو یہ بات سمجھ میں آئی کہ ایک دم کے لئے خدا کی عبادت کرنا سلیمان علیہ السلام کے ملک سے بہتر ہے۔

جس کو بلانا ہوتا ہے بلا لیتے ہیں اپنے قدموں میں
یہ ادنیٰ کرشمہ ہے ولی کی کرامت کا

گرچہ دُور ایم بیادِ تو قدح مے نوشیم
کہ بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

گرچہ دور ہیں لیکن آپ کی یاد میں کھاتے پیتے ہیں کیونکہ روحانی سفر میں منزل کی دوری کوئی معنی نہیں رکھتی۔

Marfat.com

بیٹھ اُن کی بزم میں جو کاتبِ تقدیر ہیں
چاہیں تو پہلا لکھا بدل کے لکھ سکیں

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری
رہا صوفی گئی روشن ضمیری

خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری

نہ کام ہو سکا کوئی جس کا زمانے سے
وہ شاد کام اُٹھا تیرے آستانے سے

(کتبہ مزار میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ)

مرد ملے تاں درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل لوک محمدؒ بخشا لعل بنان پتھر دا

(میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ)

جس پہچان لیا سجن نوں جانی نوں کی کرسی
پُتر دھیاں دولت دنیا فانی نوں کی کرسی

(میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ)

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
ولیاں نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

(میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

جس جائی وچہ مشکل بندی ولی پچھان کھلیاں
ملن مرداں منگتیاں تائیں ولیاں دے در ملیاں
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

وچوں آتش باہروں خاکی دِسدے حالوں خستوں
جے ہک نعرہ کرن محمدؐ ڈھن پہاڑ شکستوں
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

ولیاں دے ہتھ کارن سارے آپ خداوند سٹے
دنیا باغ ولی وچہ مالی بوٹے لاوے پٹے
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ والے مردے نائیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے دنیا اُتوں ٹُر گئے نال خموشی
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

جو اِک واری مر کے جیندے فیر اُونہاں کی مرناں
دنیا اُتوں جس دِن چاہندے اُس دن پردہ کرناں
باہروں دِسن میل کچیلے اندر آب حیاتی
ہونٹ سکے تریاں وانگوں جان ندی وچہ نہاتی
حالاں اندر کرو نہ حُجت بھلی نصیحت بھائی
حال محباں دا رب جانے ہور نہ جانن کائی
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

۱)۔ اہل اللہ کا تذکرہ رحمت الٰہیہ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔ "تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین۔"

ترجمہ: صالحین کے ذکر خیر سے رحمت الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔

Marfat.com

۲)۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے۔

"ذكر الاولياء من العبادة وذكر الصالحين كفارة۔"

ترجمہ: انبیاء کرام کا ذکر عبادت ہے اور صالحین و اولیاء کرام کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے۔

۳)۔ کنز المعون میں ہے۔

"من ورح مومنا فانها كسكلا احياها"۔

ترجمہ: جس نے نیک بندوں کے حالات تحریر کیے۔اس نے گویا انہیں زندہ رکھا۔

حدیث شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی میرے سینے میں ڈالی تھی وہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ میں ڈال دی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی شان قرآنی آیات، تفاسیر، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اقوال صحابہ کرام، سلف صالحین وغیرہ سے ثابت ہے۔اس مقدس اور برگزیدہ طبقہ نے اپنے عمل اور کردار سے دنیا کے کونے کونے میں دین اسلام کی تبلیغ کی۔بالخصوص برصغیر پاک وہند اور کشمیر کا خطہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شمس العارفین سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سیّد علی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدان رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ العالم نور الدین ولی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کیاں شریف، حضرت بابا عبداللہ لاروی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا محمد قاسم موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت پیرا شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ و دیگر مقدس طبقہ اولیاء اللہ کا مرہونِ منت ہے۔ان پاک ہستیوں کا تصرف اب بھی جاری ہے اور تا ابد جاری رہے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

مقدس سرزمین شرقپور شریف

شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب تاریخی لحاظ سے بہت پرانا قصبہ ہے۔ یہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت لاہور سے شیخوپورہ روڈ پر لاہور سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر مغرب میں واقع ہے۔ یہ زمین اپنی زرخیزی، لہلہاتے کھیت، انواع واقسام کے پھلدار درخت اور حسین قدرتی منظر پیش کرتی ہے۔ سرزمین اولیاء ہونے کی وجہ سے اندرونِ ملک پاکستان اور بیرونی ممالک میں شہرت کی حامل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اِس قصبے کی بنیاد مغلیہ دور کے آخری زمانے میں رکھی گئی۔

شرقپور شریف کی بنیاد حافظ خاندان کے مورثِ اعلیٰ حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ علیہ نے رکھی۔ وہ دیپال پور نزد اوکاڑہ سے شاہجہاں بادشاہ کے دور میں یہاں آئے۔ ملک محمد الیاس، حکیم شیر علی اور حافظ احمد یار رحمتہ اللہ علیہ نے اس قصبہ کو مزید بڑھا وادیا۔ اس قصبہ میں آرائیں برادری کی اکثریت تھی۔ شروع شروع میں اسے آرائیوں کی بستی یا شرقپور کہا جاتا تھا۔ اِس قصبے کی شہرت انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ سے ہوئی اور اسے شرقپور شریف کہا جانے لگا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 1282 ہجری مطابق 1865ء عیسوی شرقپور شریف میں ہوئی۔ اب یہ قصبہ آپ کے نام نامی کی وجہ سے شہرت یافتہ ہے۔ شرقپور شریف میں حضرت بابا ہاشم شاہ سندھی قادری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت حافظ محمد یعقوب چشتی رحمتہ اللہ علیہ المعروف حجرہ والی سرکار، حضرت ہرنی شاہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سیّد حافظ محمد شفیع المعروف شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، حافظ محمد اسحاق قادری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد سعید چشتی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد ہاشم علی نوشاہی، حضرت معصوم شاہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا محکم دین مجذوب رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بابا غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں عزیز الدین رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات واقع ہیں۔ ان تمام بزرگوں کے عرس ہوتے ہیں۔ عام اعراس کے برعکس شرقپور شریف میں عرسوں کے موقع پر شریعتِ مطہرہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ اولیائے شرقپور شریف کے حالاتِ زندگی کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

حالاتِ زندگی اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

شمس العارفین اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ برصغیر کے معروف ومشہور اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کابل افغانستان کے باشندے تھے۔ شاہی خاندان کے استاد ہونے کی وجہ سے مخدوم کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ یہ خاندان امانت و دیانت، علم و فضل، خوش نویسی، حفظِ قرآن وغیرہ اوصاف کی وجہ سے مشہور چلا آ رہا ہے۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے پٹھانوں کے ساتھ ہندوستان میں آیا اور دیپالپور شہر میں مقیم ہو گیا۔ دیپالپور میں قحط سالی کے باعث یہ لوگ قصور چلے آئے۔ جو بزرگ پکا قلعہ قصور میں رہائش پذیر ہوئے اُن کا نام حافظ محمد ہاشمؒ تھا۔ ان کے بیٹے حافظ محمد رحمتہ اللہ علیہ، ان کے بیٹے حافظ محمد صالحؒ، اُن کے بیٹے حافظ غلام رسولؒ جو قصور میں قرآن و حدیث اور فقہ کا درس دیتے تھے۔ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قصور کو تاراج کیا تو حافظ مولوی غلام رسولؒ نقل مکانی کر کے حجرہ مقیم تشریف لے آئے اور حضرت خواجہ قطب امام سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیم کے دستِ حق پرست پر بیعت کر لی۔ کچھ عرصہ کے بعد سکھوں نے حجرہ شاہ مقیم پر حملہ کیا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کے حکم پر آپ شہر شرقپور تشریف لے آئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی غلام رسولؒ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ ایک صاحبزادی مسماۃ آمنہ تھیں جن کی شادی انہوں نے اپنے بھائی حافظ عمرؒ کے بیٹے حافظ محمد حسین قصوریؒ سے کر دی اور انہیں شرقپور شریف بلا لیا۔ حافظ محمد حسینؒ کے بیٹے حضرت میاں عزیز الدینؒ اور حضرت میاں عزیز الدینؒ کے صاحبزادے سرخیل اولیاء اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت 1282 ہجری مطابق 1865 عیسوی شرقپور شریف میں ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ پیدائش سے پہلے ہی خواجہ امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی ولادت کی پیشن گوئی کر دی تھی۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ شرقپور شریف کی گلیوں میں گھوم کر خوشبو سونگھا کرتے تھے۔ پیدائش کے بعد آپ کا نام شیر محمد رکھا گیا۔ آپ نے تین چار سال کی عمر میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب پڑھ لیں اور خوش نویسی میں ملکہ حاصل کر لیا۔ آپ پر استغراق کا غلبہ طاری رہتا تھا۔ بچپن

Marfat.com

میں ہی عارفانہ کلام پڑھتے تھے۔آپ کی بیعت حضرت بابا امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ کوٹلہ شریف والوں سے ہوئی۔مُرشدِ کامل نے مختصر وقت میں تصوف کے درجات طے کروا کر خلافت عطا فرمادی۔آپ کو میاں صاحب کا خطاب بھی پیر و مُرشد کا عطا کیا ہوا ہے۔آپ نے تبلیغ دین،رُشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو احیاء سنت پر سب سے زیادہ زور دیا۔آپ ہر کام سنت مطہرہ کے مطابق کرتے اور دوسروں کو بھی سنت کے مطابق انجام دینے کی تاکید فرماتے۔اِس سلسلہ میں امیر و غریب، چھوٹے بڑے کسی میں تمیز نہیں کیا کرتے تھے۔

شروع شروع میں آپ بیعت نہیں فرماتے تھے۔جو بیعت کے لئے آتا اُسے کوٹلہ شریف بھیجتے لیکن بعدازاں حضرت بابا امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ مُرشدِ پاک کے اصرار پر بیعت کرنے لگے۔حضرت بابا رحمتہ اللہ علیہ نے اعلان کر دیا تھا کہ شیر محمد اور مجھ میں کوئی فرق نہیں اور اُن سے بیعت کیا کرو۔آپ کی کوششوں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کی اصلاح ہوئی۔غیر مذہب بھی آپ سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آپ خود مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں مشغول رہتے تھے اور خطاطی کرتے رہتے تھے۔

تذکروں میں لکھا ہے کہ آپ عشاء کی نماز شرقپور شریف میں باجماعت ادا کرتے تھے اور صبح کی نماز حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر پڑھتے تھے۔آپ بڑے باحیاء اور شرمیلے تھے۔کہا کرتے تھے کہ میں اس معاملہ میں خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتا ہوں۔جب گھر سے باہر جاتے تو چہرے پر پردہ ڈال لیتے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک میانہ قد، گول چہرہ، کشادہ پیشانی، تیکھی ناک، ہر وقت سرخ دکھائی دینے والی درمیانی آنکھیں۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محویت میں مستغرق ہیں۔داڑھی شریف گھنی تھی۔سینہ چوڑا، کشادہ، بازو بھرے ہوئے۔اُنگلیاں لمبی تھیں۔تیز رفتار سے چلتے تھے۔آپ کو سنت کے مطابق سفید رنگ بہت پسند تھا۔سر پر ٹوپی پہنتے، اُس کے اوپر عمامہ زیب سر کرتے۔آپ نے ہمیشہ زرد رنگ کے جوتے استعمال کیے اور اپنے کاندھوں پر دو لمبے رومال رکھتے تھے۔آپ کو انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی۔تمام عمر سنت نبوی

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق لباس پہنا۔

آپ انتہائی مہمان نواز تھے۔ آپ کے گھر میں کھانا بالکل سادہ پکتا تھا۔ مہمان کو اپنے ہاتھوں سے سالن وغیرہ تقسیم کرتے اور ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتے اور دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتے۔ کھانا کھانے کے بعد دعا ضرور فرماتے۔

ہر نماز کے بعد درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بلند آواز سے پڑھنا آپؒ کا معمول تھا۔ تہجد کے وقت اُٹھتے اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے۔ اکثر درودِ خضری پڑھا کرتے تھے۔ دوپہر کو قیلولہ کے بعد آپ لوہاراں ولی مسجد میں نمازِ ظہر ادا فرماتے۔ بعد میں بیٹھک جاکر مہمانوں سے بات چیت کرتے۔ نمازِ عصر اور مغرب بڑی مسجد میں ادا فرماتے۔ جمعہ کے روز جب وعظ فرماتے تو حاضرین ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ آپ حقوق العباد کا سخت خیال رکھتے تھے۔ مجلس میں بیٹھنے اُٹھنے کے آداب کا خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے۔ آپ نماز باجماعت ادا کرنے پر بہت زیادہ زور دیتے تھے۔ مسجد میں صفیں تاکید سے ٹھیک کرواتے۔ مسجد کے آداب برقرار رکھنے کا حکم فرماتے۔ آپ نے اپنی نگرانی میں مساجد تعمیر کروائیں۔ شرقپور والی مسجد ڈھوراتوالہ، قبرستان والی مسجد، مسجد محلہ شیر ربانی، مرکزی جامع مسجد حضرت میاں صاحبؒ اپنے کھیت میں مسجد، مسجد کوٹلہ شریف، حضرت امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کا کلس وغیرہ۔

آپ علم اور عالموں کے قدر دان تھے۔ علمائے کرام آپ کے پاس حاضری کے لئے آیا کرتے تھے جن میں مولانا انور شاہ کشمیری، سید محمد علی شاہ بخاری کرماں شریف والے، مولانا محمد عمر صاحب بریلوی، مولانا محمد عمر اچھروی، مفتی غلام میاں صاحب، مولانا ابراہیم شاہ بخاری وغیرہ۔ علامہ محمد اقبال مرحوم بھی آپ سے اکتساب فیض/حصولِ دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ مزارات پر حاضری دے کر اکتساب فیوض و برکات حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ کے عقائد مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ جیسے تھے۔ ہم عصر علماء کرام امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ، پیر جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ، صدر الافاضل مولانا نعیم

Marfat.com

الدین مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محدث کچھوچھوی، علامہ محمد عمر رحمتہ اللہ علیہ بیربلی، سید اسماعیل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت کرمانوالے، سید نورالحسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ، سید دیدار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے تعلقات تھے۔ آپ صحیح العقیدہ سُنّی، حنفی، مجددی اور نقشبندی بزرگ تھے۔ خلافت چاروں سلسلوں سے تھی۔

آپ صاحب کشف و کرامات ولی اللہ تھے۔ آنے والوں کے دل کی بات کا ذکر اظہار سے پہلے ہی کر دیتے تھے۔ علامہ محمد اقبالؒ آپ کی ملاقات اور دعا کے بعد قلندر بنے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

۱۔ حضرت چمن شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کے ایک مجاور کا قلب ہاتھ پکڑ کر اللہ اللہ کہہ کر جاری فرمایا۔

۲۔ ایک غیر شرعی اُمور انجام دینے والے شخص کے قلب پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "شریعت کا راستہ اِس طرف ہے"۔ اُس نے بُرے اُمور سے توبہ کر کے شریعت کے احکام پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

۳۔ امرتسر میں سکھوں اور عیسائیوں سے ملاقات کے وقت ایک نظر ڈالی تو وہ سب زاروقطار رونے لگے۔

۴۔ حضرت مولانا عبدالرسول صاحب سے فرمایا کہ تم سے میرے دوست حضرت غلام مرتضٰی بیربلویؒ کی خوشبو آتی ہے۔

۵۔ جھنڈو طوائف پر نظر پڑی تو اُس نے ساز گانا وغیرہ سے توبہ کر کے نکاح کر کے پاک زندگی گزارنا شروع کی۔

۶۔ حاجی فتح محمد صاحب گھر سے ارادہ کر کے چلے کہ میاں صاحبؒ سے قرض ادا ہونے کی دعا کراؤں گا۔ شرقپور شریف پہنچا تو حضرت میاں صاحبؒ اُس کے اظہار سے پہلے ہی فرمایا! قرض اُتر جائے گا، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

۷۔ ایک شخص میاں داد کو پھانسی کی سزا دے دی گئی تھی۔ آپ کی دعا سے پھانسی سے رہائی مل گئی۔

۸۔ پھگو رام ہندو کے ہاں آپ کی دعا سے نرینہ اولاد ہوئی۔

۹۔ ایک ہندو تاجر آپ کے قدموں میں آکر مسلمان ہو گیا۔

۱۰۔ رشید احمد نامی پولیس کپتان کو اپنے تھپڑ مارا جس کی وجہ سے وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو گیا۔

Marfat.com

۱۱۔ آپ نے مستری کرم دین کے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد دے گا مگر بچہ گونگا اور نابینا پیدا ہوا۔ آپ کے پاس لے جا کر دعا کرانے سے بینائی اور زبان مل گئی۔

۱۲۔ آپ کی دعا سے آرام کے درخت پھل آور ہوئے۔ غرضیکہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کرامتیں زبانِ زدعام ہیں۔

آپ کے ارشادات مبارکہ میں سے چند ایک بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔ جملہ ارشادات کے لئے علیحدہ کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ توحید و رسالت باہمی مربوط ہیں۔ توحید کے بغیر رسالت نہیں اور رسالت کے بغیر توحید نہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان کر امر و نہی پر سختی سے عمل کرنا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر مان کر صدقِ دل سے اتباعِ سنت کرنا بڑی سعادت ہے۔

۳۔ اسلام کے پانچ رکن ہیں اور یمان کے دو یعنی توحید و رسالت

۴۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانو۔

۵۔ جو کہے اللہ تعالیٰ حاضر ناظر نہیں۔ وہ کافر ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے حقیر پانی کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا۔

۷۔ دل و جان جو تمہارے پاس ہے۔ یہ اللہ کی امانت ہے۔

۸۔ جس کی طرف رب، اُس کی طرف سب۔

۹۔ مخلوق کا سوالی نہ بنو۔

۱۰۔ ہر چیز اپنے رب سے مانگ۔ جو کچھ تری قسمت میں ہو گا مل کر ہی رہے گا۔

۱۱۔ قرآن پاک کا تہائی حصہ ذات باری تعالیٰ کی توحید کے متعلق ہے۔

۱۲۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم صلوٰۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

۱۳۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسد اور روح کے ساتھ زندہ ہیں۔

۱۴۔ اللہ تعالیٰ، جبریل علیہ السلام اور قرآن کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہی دیا ہے۔

Marfat.com

۱۵۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے رسول تھے۔

۱۶۔ پہلے رسالت، پھر توحید۔

۱۷۔ جو دین و دنیا کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ملی ہیں۔

۱۸۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی نہیں تو اللہ بھی راضی نہیں ہے۔

۱۹۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی راضی ہے۔

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا۔ ''جو شخص فرض کی ادائیگی میں سستی کرے اُسے پکڑ لیں اور جو سُنّت میں غفلت کرے گا اُسے میں پکڑوں گا۔''

۲۱۔ خلافِ سُنّت کام کرنے والے کی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رنج پہنچائے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل ہوتا ہے۔

۲۲۔ مسلمان آگ میں کود جائے تو آسان ہے مگر سُنّت کو چھوڑنا مشکل جانے۔

۲۳۔ ایمان اور اسلام مل کر دین بنا ہے۔

۲۵۔ ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے دین کی نگرانی کرنا فرض ہے۔

۲۶۔ برادری، خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۲۷۔ بیوہ، یتیم، غریب اور ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۲۸۔ ہم سُنّتِ رسول ﷺ جانتے ہیں۔ فقیری نہیں جانتے۔

۲۹۔ اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تا کہ با اللہ ہو جاؤ۔

۳۰۔ سوتے وقت تین کلمہ شریف پڑھ کر سونا چاہیئے۔

۳۱۔ نیک اعمال محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں۔

۳۲۔ کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔

۳۳۔ اپنے سے سب کو اچھا جانو۔

۳۴۔ فضول خرچی نہ کرو۔

۳۵۔ بات بات پر اللہ کی قسم نہیں اٹھانی چاہیئے۔

Marfat.com

۳۶۔ گھر میں عورتوں کو خرچ کی تنگی نہ دینی چاہیئے۔ گھر کا خرچ کھلا ہونا چاہیئے مگر فضول خرچ کی حد تک نہ ہو۔

۳۷۔ بُری خصلت کو چھوڑ دینا سو سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۳۸۔ مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لئے سوال نہیں کرنا چاہیئے۔

۳۹۔ سفید لباس سُنّت مصطفوی اور مرد کے لئے علامت عظمت و شان ہے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا وصال 3 ربیع الاوّل 1347 ہجری مطابق 26 اگست 1928ء بروز پیر ہوا۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ یہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ صرف بڑی صاحبزادی مسماۃ فاطمہ رحمہا اللہ تعالیٰ زندہ رہیں۔

لوح مزار شیر ربانی پر کندہ عبارت

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دین، جلوہ آئینہ انوار رب العالمین
معدنِ جود و سخا ، چشمہ صدق و صفا ناقصوں پر ہو کرم بہر مصطفےٰ

مشہور خلفاء اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ برادر حقیقی۔

۲۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ

۳۔ حضرت سید نور الحسن شاہ کیلیانوالہ شریف گوجرانوالہ

۴۔ حضرت صاحبزادہ مظہر قیوم رحمتہ اللہ علیہ مکان شریف

۵۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلی ضلع سرگودھا۔

۶۔ حضرت میاں رحمت علی رحمتہ اللہ علیہ گھنگ شریف ضلع لاہور

۷۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ قصور شریف

۸۔ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سہول شریف ضلع شیخوپورہ

آپ کا عرس مبارک ہر سال 1,2,3 ربیع الاوّل کو ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ 1891 عیسوی میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نامی غلام اللہ اور لقب ثانی لاثانی تھا۔ والد گرامی کا انتقال بچپن میں ہو گیا۔ آپ کی پرورش بڑے بھائی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے کی۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی جاری رکھی۔ شرقپور شریف سے میٹرک کرنے کے بعد طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لے کر حکمت کی تعلیم و تربیت میں مہارت حاصل کی۔ حکمت کے پیشے میں دِل نہ لگا تو اِسے چھوڑ کر زمینداری کے کام میں دلچسپی لینے لگے۔ آپ نے کچھ عرصہ میونسپل کارپوریشن کمیٹی شرقپور شریف میں ملازمت کی۔ اِسے بھی ترک کر دیا۔

حضرت لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بڑے بھائی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اکتساب فیض کرنے لگے۔ دونوں بھائیوں میں بے حد پیار تھا۔ ایک بار جمعتہ المبارک کے موقع پر اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے برادرِ اصغر حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ پر توجہ کی نظر ڈالی۔ آپ فرش پر لوٹنے لگے۔ پھر بھائی کو سینے سے لگایا جس سے اُن کی کایا ہی پلٹ گئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہر لحاظ سے کامل ہو گئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے 1928 عیسوی میں اپنے برادرِ اصغر کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا جمعہ پڑھانا، مسجد کا انتظام کرنا اور کوئی آ جائے تو اس کا اہتمام لازم رکھنا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ نے سجادہ نشینی کے فرائض انجام دینے شروع کیے۔ اپنے مُرشد کامل برادرِ اکبر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی شاندار دینی روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے مساجد تعمیر کروائیں۔ لنگر کا انتظام نہایت اچھے طریقے سے کیا۔ آپ کی زندگی مثالی تھی۔ آپ نے خلق خدا کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر چلانے کے لئے ان

Marfat.com

تھک محنت کی۔

آپ نے تین حج فرمائے۔ 1944ء میں جامع حضرت میاں صاحب کو قائم کیا جس میں اسلامی درس وتدریس کا انتظام فرمایا۔ غیر شرعی اُمور سے اجتناب کی تاکید فرماتے تھے۔ توکل کے پہاڑ تھے۔ تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سالانہ عرس شیر ربانیؒ کا اہتمام کیا۔ آپؒ کی بے شمار کرامات ہیں۔ تبرکاً چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک بار حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر گئے۔ قیام کیا۔ اِس دوران فرمایا نور محمد جنتی ہے۔ عبدالحق جنتی ہے اور شیخوپورہ کے ایک شخص کا نام لے کر فرمایا وہ بھی جنتی ہے۔ اگرچہ یہاں موجود نہیں۔

۲۔ میاں ابوبکر مدظلہ العالی کے حوالہ سے روایت ہے کہ علی محمد نامی ساکن چک نمبر 110 کی سات بچیاں تھیں۔ ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے کر کے کہا بچے ہوں گے۔ ایک کا نام غلام احمد اور جمیل احمد رکھنا۔

۳۔ ایک مرد علی محمد کے گھر تین چار آدمیوں کے لئے پکے ہوئے کھانے پچاس سے زائد آدمیوں نے کھائے آپ کی دعا سے کھانے میں برکت ہوئی۔

۴۔ ماسٹر محمد انور قمر شرقپوری کے مطابق انہیں کتیا کاٹنے کے لئے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ آپؒ سامنے سے آ رہے تھے۔ آپ نے کتیا سے فرمایا۔ اِسے نہ کاٹنا۔ اُس نے مجھے چھوڑ دیا۔

۵۔ آپ دل کی بات بتا دیا کرتے۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب چک 88-6R ساہیوال والے کا بیان ہے کہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جاتے وقت والدہ صاحبہ نے کہا کہ میرا اسلام کہہ دینا۔ میں بھول گیا۔ حضرت صاحب نے مائی کی خیریت دریافت کی اور فرمایا کہ اگر کوئی سلام کہے تو پہنچا دیا کرو۔

اس طرح سینکڑوں واقعات زبانِ زدِ عام ہیں۔ آپؒ دراز قد، خوش کلام اور خوش اخلاق بزرگ تھے۔ سادگی شعار تھا۔ لباس، خوراک ہر چیز سادہ تھی اور سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

Marfat.com

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

۱۔ دنیاوی معاملات میں سادگی اور دیانتداری ہونی چاہیے۔

۲۔ تمام افعال شرع محمدی کے مطابق ہونے چاہئیں۔

۳۔ تبلیغ اسلام کی کوشش کرنا چاہیے۔

۴۔ مسلمان کا دین اور دنیا ایک ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔

۶۔ باطن کا وضو کسی اللہ کے بندے سے کرنا سیکھو۔

۷۔ مسلمانوں کو تجارت کی جانب توجہ دینی چاہیے۔

۸۔ اسلام ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے باقی سب طاقتیں نابود ہیں وغیرہ۔

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پاک 7 ربیع الاوّل 1377 ہجری مطابق 13 / اکتوبر 1957 عیسویں کو ہوا اور آپؒ کو اپنے برادر اکبر اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

آپؒ کا عرس شریف ہر سال 17-18 اکتوبر کو دھوم دھام سے منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں معتقدین شرکت کرتے ہیں۔ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے تھے۔

۱)۔ حضرت میاں سعید احمد شرقپوری مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ

۲)۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

۳)۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حالاتِ زندگی شمس المشائخ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ 1924 عیسویں میں بمقام شرقپور شریف حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیم کے بعد آپؒ نے اسلامیہ پرائمری سکول شرقپور

Marfat.com

شریف سے پرائمری اور گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے میٹرک پاس کر کے طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ آپؒ نے اپنے والد محترم حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت حاصل کی۔ آپؒ کا حلقہ مریدین وسیع ہے۔

آپؒ نے تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپؒ حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارہ "جامعہ حضرت میاں صاحب" کا انتظام و انصرام اچھے طریقے سے انجام دیا۔ 1972 عیسوی میں جامع حضرت میاں صاحب کو حکومت نے محکمہ اوقاف کو دے دیا تو آپؒ نے جامع حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ اس جامع سے ہزاروں حفاظ، علماء اور مدرسین فیض یاب ہو رہے ہیں۔

مکتبہ حضرت میاں صاحب کے نام سے اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ حضرت لاثانیؒ کی وفات کے بعد مسجد حضرت میاں صاحب میں خطابت انجام دیتے رہے۔ آپؒ نے پہلی دفعہ 1960ء میں فریضہ حج ادا کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت 30 بار حاصل کی۔ آپؒ کی طبیعت جلالی تھی۔ غلط بات کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ آپؒ نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عملاً جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لیا۔ شرقپور شریف سے قومی اتحاد کے ٹکٹ پر انتخاب میں حصہ لیا۔ حق گوئی اور اتباع سنت میں مشہور تھے۔ یہ آپ کی سب سے بڑی کرامت تھی۔ سید فواد حسین شاہ حافظ آبادی کے ہاں آپ کی دعا سے بیٹا پیدا ہوا اور دعا ہی سے نجات ملی۔ آپ کی دعا سے ڈاکٹر محمد اکبر شرقپوری کے ہاں بیٹا تولد ہوا۔ میاں رؤف احمد صاحب کی شادی کے موقع پر آپ کی تصویر نہیں بنی۔ کاغذ صاف تھا۔ آپؒ کی دعا سے خراب ٹیوب ویل درست ہو گیا وغیرہ۔

حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ 5 ربیع الاوّل 1418 ہجری مطابق 11 جولائی 1992ء بروز جمعۃ المبارک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپؒ کی نمازِ جنازہ آپؒ کے برادر اصغر حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مورخہ 12 جولائی 1997 عیسوی بروز ہفتہ صبح ساڑھے سات بجے پڑھائی۔ آپؒ کو حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے مزار مبارک کے اندر دفن کیا گیا۔

Marfat.com

حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد

آپ ؒ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادوں سے نوازا۔صاحبزادگان کے اسمائے گرامی بذیل درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ میاں راؤف احمد صاحب شرقپوری مدظلہ العالی۔

۲۔ صاحبزادہ میاں مرغوب احمد صاحب شرقپوری مدظلہ العالی۔

۳۔ صاحبزادہ حافظ قاری میاں ابوبکر صاحب شرقپوری مدظلہ العالی۔

صاحبزادہ حضرت میاں راؤف احمد شرقپوری کے حالات زندگی

آپ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ 1949 عیسوی میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔والد محترم نے سنت کے مطابق ختنہ کروایا اور راؤف احمد نام رکھا۔آپ نے 1954ء میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔مختصر وقت میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا۔گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے میٹرک امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ایف۔اے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے پاس کیا۔پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اکنامکس امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔پھر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے تعلیم مکمل کی۔اپنے والد محترم رحمتہ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کی۔آپ تعلیم کے شعبہ سے منسلک اور ملک وملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حالاتِ زندگی صاحبزادہ میاں مرغوب احمد صاحب مدظلہ العالیٰ

آپ 1954 عیسوی کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ساتویں روز عقیقہ کیا گیا اور نام مرغوب احمد رکھا گیا۔قرآن کریم ناظرہ مختصر وقت میں پڑھ لیا۔گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے 1969 عیسویں میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔والد محترم میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔آپ زیادہ تر زراعت کے کام میں مصروف رہتے ہیں۔

Marfat.com

حالاتِ زندگی صاحبزادہ حافظ میاں ابوبکر صاحب شرقپوری مدظلہ العالیٰ

آپ مدظلہ العالی کی پیدائش 1969 عیسوی میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ ساتویں روز عقیقہ کیا گیا اور افضل البشر بعد از انبیاء خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مناسبت سے ابوبکر نام رکھا گیا۔ آپ نے مختصر وقت میں ناظرہ قرآن پاک کے بعد حفظِ قرآن کا مرحلہ بھی طے کرلیا۔ جامعہ صدیقیہ بیرونِ مستی گیٹ لاہور سے تجوید وقرات کی تعلیم مکمل کی۔ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے میٹرک پاس کرنے کے بعد ایف۔اے کیا۔ گورنمنٹ ایف۔سی کالج لاہور بی۔اے پاس کرنے کے بعد ایم اے اسلامیات اور ایم اے لائبریری سائنس کا امتحان پاس کیا۔ آپ مدظلہ العالی نے اپنے والد محترم حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت اور خلافت بھی حاصل کی۔ ہزاروں لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ نے انجمن غلامانِ شیر ربانی وثانی لاثانی کی بنیاد رکھی جس کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ، معراج النبی ﷺ اور یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ تقریبات منائی جاتی ہیں۔

حضرت میاں ابوبکر شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے، شمس المشائخ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے، فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے اور فخر شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے داماد ہیں۔

حالاتِ زندگی شیخ الشیوخ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

آپ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں بمقام شرقپور شریف 27 سوال 1352 ہجری مطابق 23 فروری 1934ء عیسوی جوکہ آپ کے شناختی کارڈ کے مطابق درست ہے (بحوالہ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف شمارہ اکتوبر 2013ء) پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے لختِ جگر ہیں۔

Marfat.com

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ مسجد شریف سے صبح کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو دائی مائی غلام فاطمہ زوجہ رحیم بخش نے بچے کی پیدائش کی خوشخبری سنائی۔ آپؒ نے سُنّت مطہرہ کے مطابق اپنے صاحبزادے کے کانوں میں اذان دی اور گھٹی دی۔ آپ نے مائی غلام فاطمہ المعروف مائی گاماں کو صاحبزادے کی خوشی میں بہت سے تحائف اور مبلغ ساٹھ روپے نقد ادا کیے۔ کسی عورت نے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے کہا "یہ بچہ تو جمیل ہے" آپؒ نے فرمایا جمیل تو صرف احمد کی ذات ہے۔ چنانچہ جمیل اور احمد کے مرکب سے شہزادے کا نام جمیل احمد رکھا گیا۔ سُنّت مطہرہ کے مطابق ساتویں روز عقیقہ اور ختنہ کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں شرقپور شریف میں حاصل کی جو اب دنیا بھر میں مشہور شرقپور شریف شہر ہے۔

سات سال کی عمر میں مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم مکمل کر لی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے عربی اور فارسی زبانوں میں خصوصی استعداد کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی پائی۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مذہبی کتابوں کی تعلیم پر توجہ دی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ 1940 عیسوی میں گورنمنٹ پرائمری سکول شرقپور شریف میں داخلہ لے لیا۔ 1948 عیسوی میں میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے کیا۔ خاندانی روایات کے مطابق طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لے کر تعلیم مکمل کی۔ اپنے والدِ گرامی حضرت ثانی لاثانی غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت حاصل کی اور آپؒ نے اپنے صاحبزادے کی روحانی تربیت خصوصی توجہ کے ساتھ فرمائی۔

حلیہ مبارک: فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا قد مبارک میانہ، چہرہ مبارک پُر رُعب، آنکھیں موٹی، پیشانی کشادہ، بینی مبارک اونچی اور مجموعی طور پر بارُعب شخصیت تھی۔ اُن کو دیکھ کر فوراً اولیاء اللہ کی طرف ذہن چلا جاتا تھا۔ وہ حقیقت میں کامل ولی اللہ تھے جن کے دیکھنے سے اللہ یاد آجاتا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فنافی الرسول ولی اللہ تھے۔ آپ کی نشست و برخاست، لب ولہجہ، گفتار، رفتار، خورد و نوش، لباس وغیرہ سنتِ مطہرہ کے مطابق تھا۔ سر پر عمامہ اور ٹوپی، پاجامہ اور جبہ مبارک اور

Marfat.com

پاؤں میں پاپوش پہنتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بچپن کے عادات عام بچوں سے مختلف اور منفرد تھے۔شرارتوں، لڑائی جھگڑوں سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو نفرت تھی ۔اساتذہ کرام کا احترام اور فرمانبرداری کرتے تھے۔ہر غلط عادت سے انہیں نفرت تھی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اہم اساتذہ میں والدِ گرامی حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ محمد عثمان صاحب قصوری، سید اقبال احمد شاہ، مولوی محمد حسن صاحب اور محمد احمد خان صاحب تھے جو کہ نابغہ روزگار تھے۔

حُسنِ اخلاق: آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ بہت حلیم الطبع تھے۔عاجزی وانکساری آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔حلقہ ارادت میں انکساری اور خوش اخلاقی کا درس دیتے رہتے تھے۔مریدین، عقیدت مندوں سے انتہائی نرمی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سب پر ایک جیسے مہربان ہیں۔برصغیر پاک وہند، صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخواہ، آزاد کشمیر، اسلامی ممالک اور مغربی ممالک ہر جگہ آپؒ کے مریدین، ارادت مند اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے عقیدت رکھنے والے پائے جاتے ہیں۔آپ سب کی دلجوئی فرماتے تھے۔آپؒ کا دسترخوان وسیع اور سب کے لئے عام تھا۔ خصوصی اہتمام بھی فرماتے تھے۔جو ملاقات کرتا، نثار ہونے کو جی چاہتا۔آزاد جموں وکشمیر کے مریدوں، عقیدت مندوں سے خصوصی محبت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا تھا کہ انہیں عرس مبارک کی تقریبات ختم ہونے کے بعد ایک رات مزید ٹھہرنے کا حکم صادر فرماتے۔دوسرے روز حجرہ خاص میں طلب فرماتے۔دلنشین واعظ شریف سے نوازتے۔تبرک، تحائف اور دعا کے بعد فارغ کرتے۔کراچی، پشاور دور سے آنے والے لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خوبیاں لکھتے ہوئے جذبات کی حالت میں قلم کو لکھنے کا یارا نہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ ہمہ صفت موصوف تھے۔آپؒ کا ہر عقیدت مند یہی سمجھتا تھا کہ آپؒ مجھ پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔آپؒ کی گفتگو تبلیغ دِلوں میں اُترنے والی تھی۔آپؒ نے دنیا بھر میں دورے کر کے مذہب اسلام کی تبلیغ فرمائی۔علم وعلماء سے محبت رکھتے تھے۔

Marfat.com

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی مذہبی خدمات

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی مذہبی اور ملی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ انہیں احاطہ تحریر میں لانا کافی دشوار ہے۔ ''نمونہ از خروائے'' کے طور پر چند اہم خدمات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ''تحریک احیاء سُنّت'' کے نام سے ایک مذہبی اور ملی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نے 1944 عیسوی اِسے عملی شکل دینے کے لئے ''جامع حضرت میاں صاحب'' کے نام سے ادارہ بنایا۔ فاضل اساتذہ کے ذریعے قرآن، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، صرف ونحو اور لغت وغیرہ کے علوم سکھائے جانے لگے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپؒ کے صاحبزادگان نے اِس مشن کو جاری رکھا۔

جامعہ حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ برائے طالبات

بچوں کی مذہبی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی تعلیم بھی ضروری تھی۔ چنانچہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے جامع حضرت شیر ربانی برائے طالبات کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے میں علوم اسلامیہ اور دیگر فنون سکھائے جاتے تھے۔

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے 1960 عیسوی میں ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب'' کا قیام عمل میں لایا جس میں تدریس اسلامی علوم کے تجربہ کار اور مستند اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

عرس حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ اور عرس حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ

اولیائے کرام کے عرس یعنی قرآن خوانی، نعت خوانی، فاتحہ خوانی، وعظ اور ایصال ثواب کا اہتمام، قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ حضرت شیر ربانیؒ کا عرس یکم، دو، تین ربیع الاوّل کو منایا جاتا ہے جبکہ حضرت ثانی لاثانیؒ کا عرس 17-18 اکتوبر کو ہر منایا جاتا ہے۔ ملک کے طول وعرض اور بیرون

Marfat.com

ممالک سے بھی عقیدت مند شرکت کر کے فیض حاصل کرتے ہیں۔ تیسرا عرس حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ بھی منایا جاتا ہے۔ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس ہر سال ربیع الاوّل شریف کے تیسرے جمعتہ المبارک کو منایا جاتا ہے۔

عرس شیر ربانی اسلام آباد میں

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک عرس ہر سال ماہ مئی کی پہلی جمعرات و جمعہ کو منعقد کرنے کا اہتمام کیا ہوا ہے جہاں علماء کرام کے خطابات، قرآن خوانی، نعت خوانی وغیرہ ہوتی ہے۔

تحریک یوم مجدد کا آغاز

شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے 1960 عیسوی میں ''یوم حضرت مجدد الف ثانی'' منانے کا آغاز شیخوپورہ سے کیا۔ جو کہ مدفن شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ کا آبائی ضلع ہے اور پھر آپؒ نے پورے ملک اور بیرون ملک یہ دن منانے کا اہتمام کیا۔ چنانچہ یہ دن اب دنیا بھر میں منایا جاتا ہے۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے عقائد، تحریک احیائے سنّت اور مغل بادشاہوں کے ملحدانہ عقائد کے خلاف تحریک چلانے اور برصغیر پاک و ہند میں اسلامی انقلاب لانے کے عملی اقدامات کی وجہ سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ آپؒ بجا طور پر بانی تحریک یوم مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

یہی نہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ عید میلاد النبی ﷺ، یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، یوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ، یوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ، یوم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، یوم امام حسن رضی اللہ عنہ، یوم امام حسین رضی اللہ عنہ، یوم امام اعظمؒ، یوم غوث اعظمؒ، یوم مجدد الف ثانیؒ اور یوم شیر ربانیؒ کی تقریبات کا اہتمام بڑی محبت اور عقیدت سے کرتے تھے اور ارادت مندوں کو اپنے اپنے علاقوں میں یہ دن منانے کی تلقین فرماتے تھے۔ خود بھی علاقوں کا دورہ کر کے تقریبات کی زینت کو دوبالا فرماتے تھے۔

Marfat.com

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا اجراء 1955 عیسوی

آپ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے تبلیغ اسلام، اولیاء کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ماہنامہ نور اسلام شرقپور کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ اب تک جاری ہے۔ اس رسالہ میں درس قرآن، درس حدیث، فقہی مسائل، انبیاء کرام، اولیاء کرام کے حالات زندگی شائع ہوتے ہیں۔ اب تک اس رسالہ کے ذیل نمبر شائع ہو چکے ہیں۔

۱)۔ شیر ربانی نمبر، ۲)۔ امام اعظم نمبر، ۳)۔ اولیائے نقشبند نمبر، مجدد الف ثانی نمبر ۳ جلد، ۵)۔ حضرت صدیق اکبر نمبر، ۶)۔ رسالہ نور اسلام کا جوبلی نمبر۔

اس کے علاوہ ہفت روزہ اخبار "مجدد الف ثانی" اور پندرہ روزہ "آوازِ نقشبند" بھی آپ کی سرپرستی میں شائع ہوتے ہیں۔

مکتبہ نور اسلام کا قیام

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ قلم و قرطاس کے ذریعے تبلیغ اسلام کی اہمیت پر خاصا زور دیا ہے اور اس سلسلہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کاوشیں قابل صد تحسین ہیں۔ انہی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مکتبہ نور اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس ادارہ کے ذریعے آپؒ نے کئی اسلامی کتب چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کیں جن کی تفصیل بذیل ہے۔

۱)۔ خزینہ معرفت، ۲)۔ تائید اہلسنت، ۳)۔ عربی گرائمر، ۴)۔ صدائے حق، ۵)۔ ارشادات مجدد، ۶)۔ مسلک مجدد، ۷)۔ تذکرہ اولیائے نقشبند، ۸)۔ The Naqashbandis، ۹)۔ منبع انوار، ۱۰)۔ تذکرہ مجدد الف ثانی نور اسلام نمبر، ۱۱)۔ تذکرہ میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ، ۱۲)۔ نماز وغیرہ

تصانیف:

حضرت قبلہ فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے عوام و خواص کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے خود بھی کتب تصنیف کیں اور ارادت مندوں میں تقسیم کیں۔ دیگر مفید کتب کی

Marfat.com

طباعت کروا کر تقسیم کیں اور دین اسلام کی تبلیغ کے لئے دورِ جدید کے مطابق ہر قسم کے اقدامات کیے۔ دوروں کے ذریعے، کانفرنسوں کے ذریعے، اخبارات کے لئے، تصنیف کتب کے ذریعے، جرائد اور نشری اداروں کے ذریعے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کاوشیں ملک کے دیگر مشائخ کرام سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اگر میری یہ بات صرف کسی خوش عقیدگی پر محمول نہ کی جائے تو برملا کہنا پڑتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس ضمن میں فخر المشائخ کا درجہ رکھتے ہیں۔ معاصر مشائخ کی محافلوں میں اس امر کی تعریف وتوصیف بندۂ ناچیز نے اپنے کانوں سے سُنی ہے۔ الحمدللہ!

تبلیغ دین کے سلسلہ میں آپ پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی ذیل تصانیف قابل ذکر ہیں۔

ا)۔ صدائے حق، مسائل نماز، نماز، فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تذکرہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ۔

ارشادات مجدد، تذکرہ مشائخ نقشبندؒ، تذکرہ شیر ربانیؒ، تذکرہ مجدد الف ثانیؒ، عربی گرائمر وغیرہ

مبلغ اسلام کی حیثیت سے

حضرت قبلہ فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ایک کامل ولی اللہ ہونے کے علاوہ ممتاز عالم دین اور بین الاقوامی مبلغ اسلام تھے۔ آپ نے پاکستان کے علاوہ ترکی، عراق، برطانیہ، سعودی عربیہ، آزاد جموں وکشمیر، ایران وغیرہ کے دورے کر کے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ مشائخ کرام، علماء کرام اور اہل علم حضرات سے خصوصی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں مشائخ، علماء اور اہل علم حضرات کی ایک مقتدر جماعت پائی جاتی ہے جو نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ معاصر گدی نشیں حضرات، علماء کرام وغیرہ سے آپ کے دوستانہ اور محبانہ تعلقات تھے۔

کاشانہ شیر ربانیؒ کا حصول

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول بلکہ فنافی الرسول کے درجہ پر فائز

Marfat.com

تھے۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذکر اولیائے کرام سے آپؒ کی طبیعت میں سرور آ جاتا تھا۔

آپ نے حضرت داتا سید نا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار کے نزدیک ایک شاندار عمارت حاصل کی۔ اس عمارت کا نام ''کاشانہ شیر ربانی'' رکھا گیا جس میں ایصال ثواب کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو بعد از نماز مغرب محافل کا انعقاد ہوتا ہے۔

رباط شیر ربانیؒ

آپؒ کی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ آپؒ کے برسوں کئی کئی مہینے دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گزارے۔ روزانہ محفل میلاد شریف کا انعقاد کرتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان تقریبات کے انعقاد کے لئے مدینہ منورہ میں حصول اراضی کے بعد ایک شاندار عمارت ''رباط شیر ربانی'' کے نام سے تعمیر کرائی جہاں پر آنے والے مہمانوں کے ٹھہرنے اور کھانے پینے کا بندوبست بھی ہوتا تھا اور ہو رہا ہے۔

پیر طریقت کی حیثیت سے

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے اور ہر جگہ ارادت مند پائے جاتے ہیں۔ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ رُشد و ہدایت جاری رکھا۔ پھر حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادگان نے اِس سلسلہ میں چار چاند لگائے۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اِس سلسلہ رُشد و ہدایت کے درخشندہ ستارے تھے۔ گیارہ ستمبر 2013 عیسوی کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادگان پر یہ ذمہ داری آن پڑی۔ اللہ کرے یہ مقدس کام جاری و ساری رہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیار و محبت، حسنِ اخلاق، روحانی تربیت، علم پروری اور مہمان نوازی نے خلقِ خدا کو کھینچ کر آپ کے قدموں میں لایا۔ امیر و غریب، بڑے اور چھوٹے سب آپ کی محفل میں متاثر اور گرویدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ جو آیا وہ آپ کا ہی ہو گیا۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پاسبان شریعت، پاسبان اہل سنت، پاسبان مسلک مولانا احمد رضا خان بریلویؒ، پاسبان تعلیمات حضرت مجدد الف ثانیؒ اور پاسبان مسلک اولیاء کرام بالخصوص پاسبان سنت حضرت میاں شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی حیثیت سے ایسا جامع کام کیا جو عرصہ تک مسلمانانِ عالم کی رہنمائی کا کام دیتا رہے گا۔

آپؒ حقیقی معنوں میں کامل ولی اللہ، ممتاز عالم دین، محقق اور پاسبانِ شریعت وطریقت تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے درجات میں مزید بلندیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

دینی مدارس اور مساجد کی سرپرستی

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ پاکستان/آزاد کشمیر اور دیگر ممالک میں دینی مدارس کی سرپرستی فرماتے تھے۔ سینکڑوں مدارس اور مساجد آپؒ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ بہت سے دینی مدارس کی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سرپرستی فرمائی اور ساٹھ سے زائد مساجد آپؒ کی سرپرستی میں تعمیر ہوئیں جن میں سے چند کے نام بطور تبرک درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جامع مسجد شیر ربانی محلہ شیر ربانی شرقپور شریف
۲۔ جامع مسجد شیر ربانی عقب سول ہسپتال شرقپور شریف
۳۔ جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ وسن پورہ لاہور
۴۔ جامع مسجد شیر ربانی غوث پارک باغبانپورہ لاہور
۵۔ جامع مسجد شیر ربانی سمن پورہ لاہور
۶۔ جامع مسجد شیر ربانی ساندہ کلاں لاہور
۷۔ جامع مسجد چوک امر سدھو لاہور
۸۔ جامع مسجد شیر ربانی کھڑیانوالہ فیصل آباد
۹۔ جامع مسجد شیر ربانی سلطان ٹاؤن فیصل آباد
۱۰۔ جامع مسجد شیر ربانی شاہدرہ ٹاؤن لاہور
۱۱۔ جامع مسجد شیر ربانی گلزار کالونی فیصل آباد
۱۲۔ جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 23 ضلع وہاڑی

Marfat.com

۱۳۔ جامع مسجد شیر ربانی فیصل آباد
۱۴۔ جامع مسجد شیر ربانی خانیوال روڈ ملتان
۱۵۔ جامع مسجد شیر ربانی تحصیل ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان
۱۶۔ جامع مسجد شیر ربانی پھالیہ ضلع گجرات
۱۷۔ جامع مسجد شیر ربانی چک لیاقت پور ضلع رحیم یار خان
۱۸۔ جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 8 تیرہ ہزاری
۱۹۔ جامع مسجد گیائیں گوجراں ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر
۲۰۔ جامع مسجد شیر ربانی سیکٹر ایف۔9، اسلام آباد
۲۱۔ جامع مسجد شیر ربانی صدر راولپنڈی
۲۲۔ جامع مسجد شیر ربانی نزد ملٹری ہسپتال راولپنڈی
۲۳۔ جامع مسجد شیر ربانی خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ
۲۴۔ جامع مسجد شیر ربانی جھجر ضلع شیخوپورہ
۲۵۔ جامع مسجد شیر ربانی محلہ رسول پور شیخوپورہ
۲۶۔ جامع مسجد شیر ربانی اڈہ شیر پاک صادق آباد
۲۷۔ جامع مسجد شیر ربانی سمندری ضلع فیصل آباد
۲۸۔ جامع مسجد شیر ربانی موہن پورہ لاہور
۲۹۔ جامع مسجد شیر ربانی پشاور
۳۰۔ جامع مسجد شیر ربانی موضع دندیاں ضلع شیخوپورہ
۳۔ جامع مسجد شیر ربانی تھابل ضلع شیخوپورہ
۳۱۔ جامع مسجد شیر ربانی بھوئے والی نزد شرقپور شریف
۳۲۔ جامع مسجد شیر ربانی چک نمبر 8 نزد ہزاری زمان

دینی کتب کی اشاعت

آپؒ نے متعدد کتب خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کرائیں اور چھپوا کر بھی تقسیم ہوئیں۔ خون کے آنسو، تجلیات امام ربانی، رسائل نقشبندیہ، پیرانِ پیر، سیرت حضرت مجدد الف ثانی، مکتوبات امام

Marfat.com

ربانی، محبت کی نشانی، تفسیر ضیاء القرآن، حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین، تتمہ معارج النبوت، دی نقشبندیز انگریزی، طریق نجات، مراۃ المحققین، مختصر حالات شیر ربانی، نعتیہ قصیدہ، قصیدہ بردہ شریف، فضائل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، خطبات شیر ربانی، فضائل حضرت صدیق اکبرؓ، مسلک، مجدد، ارشادات مجدد، تاریخ قرآن، مناسک حج، صدائے حق، تذکرہ میاں شیر محمد شرقپوری، ماہنامہ نور اسلام کے گذشتہ صفحات میں ذکر کیے گئے نمبرات وغیرہ۔ آپؒ نے بارہ ہزار سے زائد ذخیرہ کتب پنجاب یونیورسٹی کو مہیا فرمایا ہے۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی سیاسی خدمات

دینی خدمات کے علاوہ آپؒ کی سیاسی و ملی خدمت قابل ذکر اور قابل تقلید ہیں۔ بقول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

جمالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی ایک ادبی وعلمی نشست بمقام شرقپور شریف میں زیر ترتیب ذیل کتب آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی زیر طباعت ہیں۔

۱۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری مقالہ سید جمیل احمد رضوی۔
۲۔ ذخیرہ کتب میاں جمیل احمد شرقپوری نمبر 5، چوہدری محمد حنیف
۳۔ ترجمہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ از جسٹس منیر احمد مغل
۴۔ خطوط فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری از محمد معروف شرقپوری
۵۔ یادداشتیں فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری از معروف احمد شرقپوری
۶۔ فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری از قاضی نور اللہ
۷۔ فیضانِ ربانیؒ از صدیقی پبلیکیشنز
۸۔ حضرت خواجہ محمد زمان لواری شریف از ڈاکٹر ندیم رانا

Marfat.com

۹۔ مقامات مقدسہ کی تصویری جھلکیاں خالد کشمیر/شیراز بھٹی

۱۰۔ خانوادہ شرقپور شریف از شیخ رنگ الٰہی

۱۱۔ انگریزی گرامر از: پروفیسر خالد بشیر (ر) پرنسپل

۱۲۔ دی نقشبندیز (انگریزی) از: پروفیسر خالد بشیر (ر) پرنسپل

دورِ حاضر میں دین اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ تصور کیا جانے لگا ہے جس سے معاشرہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور سیاست سُنّت ہے۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ اور اسلامی شریعت کے کلی نفاذ کے لئے جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے پاکستان کی سیاست میں نام پیدا کیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شمار جمعیت کے اکابرین میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 1971ء کے انتخابات جمعیت علمائے پاکستان کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور پچاس ہزار ووٹ حاصل کیے۔ 1977 عیسوی میں آپؒ نے انتخاب میں حصہ لیا اور دھاندلی کا شکار ہوئے۔ 1978 عیسوی میں جمعیت علمائے پاکستان کے انتخابات میں جمعیت کے نائب صدر چنے گئے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ سے گہرے مراسم تھے۔ بعد میں آپ نے صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری 1993ء اور 1997ء میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت فرمائی جو ہر دو دفعہ کامیاب ہوئے اور پنجاب اسمبلی میں نفاذ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک فرمائی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے میاں جلیل احمد شرقپوری ممبر پاکستان قومی اسمبلی اور ضلع ناظم شیخوپورہ کام کرتے رہے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا اثر سیاست پر چلا آ رہا ہے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان نے تحریک پاکستان اور استحکام پاکستان کے لئے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تحریک ختم نبوت 1954ء اور 1974ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کئی جلسوں کی صدارت کی اور پُر جوش تقاریر کیں۔

حوزۂ نقشبندیہ

فخر المشائخ علیہ الرحمتہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے افکار و تعلیمات کے لئے ایک علمی ادارے

Marfat.com

حوازہ نقشبندیہ کی بنیاد رکھی جس میں فارسی، عربی، اُردو، انگریزی وغیرہ کتب کی تحقیق کر کے اولیائے کرام کی تعلیمات کو عام کیا جائے جاری ہے۔ اِس حوزہ کے قیام کا مقصد سلسلہ نقشبندیہ کی کتب کی اشاعت، محافل کا انعقاد، مآخذہا کی تحقیق اور طباعت کروا کر دنیا بھر میں اہل علم کو ارسال کرنا وغیرہ۔

ملفوظات فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ تمام بزرگان دین کے ایام اور محفل میلاد منانا گھاٹے کا کام نہیں ہے۔

۲۔ درویش وہ ہوتا ہے جس نے خوابِ غفلت کا سونا اپنے اوپر حرام کرلیا ہو۔ زبان فضول گفتگو کرنے سے گونگی کرلی ہو۔

۳۔ دوسروں کو دوست بناؤ مگر دوست بنانے سے قبل دوستی کے حقوق کو سمجھو۔

۴۔ جو شخص درویشی اختیار کرتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ چار چیزوں میں کمال حاصل کرے۔

۱)۔تھوڑا سوئے، ۲)۔تھوڑا بولے، ۳)۔تھوڑا کھائے، ۴)۔تھوڑی محبتِ خلق کرے۔

۵۔ جو شخص اپنے دل، زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے مردِ کامل ہے۔ اُس کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

۶۔ فرمایا! تم میں بیٹھ کر میں باتیں کرلیتا ہوں اور تم لوگ عقیدت کی بناء پر سُن لیتے ہو لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اغیار ہمارے اچھے کاموں کی تعریف کریں۔

۷۔ آپؒ نے ایک میٹنگ میں فرمایا! دنیا فانی ہے۔ اِس میں آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن دنیا کے کام نہیں رُکتے۔

کرامات فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ صاحب تصرف اور صاحبِ کرامت مردِ کامل ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں بیشمار کرامات کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ چند ایک بطور نمونہ درج ذیل ہیں

۱۔ اتباع سنت مطہرہ: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت تمام کام سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کرنا ہے۔

آپ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی طرح اتباع سنت پر سختی سے

Marfat.com

عمل پیرا تھے اور مریدین اور ارادت مندوں کو بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

۲)۔ گم شدہ رقم کا ملنا: ایک دفعہ ایک بزرگ شخص پریشان حالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے پاس نو ہزار سات سو اور کچھ رقم تھی جو گم گئی ہے۔ آپؒ دعا فرمائیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! تم پہلے کھانا کھاؤ، وہ شخص کھانا کھانے کے بعد آپؒ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ حاضرین کی موجودگی میں سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک شخص بیٹھک کے دروازے پر آیا اور حضور کی طرف رومال میں بندھی ہوئی کوئی چیز پھینک کر غائب ہو گیا۔ آپؒ نے وہ رومال جلدی سے پکڑ کر کپڑے کے نیچے چھپا لیا۔ بعد ازاں آپؒ نے کپڑا اُس شخص کو دے دیا اور فرمایا! دیکھو یہی تمہاری رقم ہے۔ اُس شخص نے ملاحظہ کرنے کے بعد عرض کی کہ حضور یہی میری رقم ہے۔ وہ اجازت لے کر گھر چلا گیا۔

۳۔ گمشدہ لڑکا ملنا: موضع پھلروان کا ایک لڑکا گم ہو گیا۔ والدین اور عزیز و اقارب سات ماہ تک تلاش کرتے رہے۔ بالآخر حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پاؤں پکڑ لئے۔ عرض کی کہ حضور! جب تک لڑکا نہیں ملے گا ہم پاؤں نہیں چھوڑیں گے۔ آپؒ نے انہیں سمجھایا کہ دعا کروں گا لڑکا مل جائے گا لیکن انہوں نے آپ کے قدم نہ چھوڑے۔ آپ نے فرمایا! تم اپنی آنکھیں بند کرو، جب آنکھیں کھولیں تو لڑکا سامنے موجود تھا۔

۴۔ علمی اُلجھن دور کرنا: ماسٹر محمد انور قمر شرقپوری کے حوالے سے روایت ہے کہ وہ کوئی مضمون لکھ رہے تھے۔ آدھی رات تک تلاش بسیار اور سوچ وفکر کے باوجود مضمون میں ضروری مواد نہیں مل رہا تھا۔ میں صبح شرقپور شریف گیا۔ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری لاہور سے تشریف لائے۔ راستے میں ہی ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب عنایت فرما کر حکم دیا کہ پہلے تم پڑھو۔ پھر میاں نور محمد نصرت نوشاہی کو پڑھنے کے لئے دینا۔ جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو میرے مضمون کا مواد اس میں مل گیا۔

۵۔ خواب میں مرید کرنا: حاجی عصمت اللہ دوگچ شریف کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی زیارت ہوئی۔ حضرت

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نے مجھے حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی موجودگی میں بیعت کیا اور وظائف دیئے اور فرمایا کہ سید طالب حسین گردیزی مہتمم جامعہ برکات العلوم مغل پورہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھا کرو۔ آپ کو رات خواب میں زیارت ہوئی تو حکم ہوا۔ شرقپور آؤ۔ آپ نے فرمایا! مولانا سید طالب حسین شاہ گردیزی صاحب کے ساتھ آ جانا۔ شاہ صاحب اور میں شرقپور شریف پہنچے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری ہوا پر سوار ہو کر بیٹھک میں تشریف لائے۔ جب ہماری باری آئی تو شاہ صاحب نے عرض کی کہ حضور اس لڑکے کو مرید کرنے کے لئے حاضر خدمت لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا! اس لڑکے کو ہم پہلے سے جانتے ہیں۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا جو اوراد و وظائف ہم تم کو بتا چکے ہیں اُن پر عامل رہو۔

۶۔ راقم الحروف محمد فضل شوق مولف کتاب ہذا مہاجر 1965ء ریاست جموں و کشمیر موضع بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں و کشمیر مقبوضہ بھارت ہے۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں ہجرت کر کے آزاد جموں و کشمیر نکیال ضلع کوٹلی آ گیا۔ پیر کامل کی تلاش میں مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر و پاکستان کے مختلف آستانوں پر حاضری دے کر سجادہ نشینوں سے ملاقات کی۔ میرے ذہن میں بزعم خود پیر کامل کی کچھ شرائط تھیں جن میں سب سے بڑی شریعت مطہرہ کی پابندی تھی۔ آزاد جموں و کشمیر میں پیر محمد صادق صاحب گلہار شریف ضلع کوٹلی اور پیر علاؤالدین صدیقی صاحب نیریاں شریف ضلع پونچھ سے متعدد ملاقاتیں ہو کر اُن سے متاثر ہوا۔ ابھی کسی سے بیعت لینے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول گیائیں گوجراں ضلع کوٹلی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس کے دوران حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ایک رات وہیں ٹھہر جانے کا حکم فرمایا! دوسرے دن ایک کتاب ''محبت کی نشانی'' دے کر رخصت فرمایا۔ ان دو دنوں میں آپ کے مکمل عامل شریعت ہونے نے مجھے آپ کا گرویدہ بنا دیا۔

اب حضرت پیر محمد صادق صاحب گلہار شریف ضلع کوٹلی، حضرت علاؤالدین صدیقی صاحب نیریاں شریف ضلع پونچھ اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری تین ہستیاں بزعم خود میرے معیار کے مطابق پیر کامل فی زمانہ موجود تھے لیکن اب ان تینوں میں سے کسی ایک کا فیصلہ نہیں کر پایا تھا۔

Marfat.com

چنانچہ ایک رات خواب میں ایک دربار شریف پر حاضری دے رہا ہوں صحن میں کھڑے بزرگ معانقہ دے کر دربار کے اندر لے جاتے ہیں اور آنکھ کھل جاتی ہے۔

علی الصبح اپنے ایک بزرگ دوست علامہ محمد یوسف خان قادری نکیالوی مہتمم دارالعلوم اسلامیہ قادریہ نکیال کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تین پیر صاحبان آپ نے پسند کیے ہیں جس کو ہمت ہوئی وہ آپ کو پسند کرے گا۔ چنانچہ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے ٹائٹل صفحہ پر دربار شریف شرقپور شریف کی تصویر شناخت کروا کر آپ نے فرمایا کہ اب میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے آپ کو پسند فرمالیا ہے۔ اُن کے پاس حاضری دیں۔ چنانچہ 23/اپریل 1981ء کو گیائیں گوجراں کے ماسٹر فقیر محمد صاحب کے ہاں قدم بوسی کی اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے بیعت فرما کر وظائف دیئے۔ الحمدللہ!

۷۔ خواب میں مشکلات حل ہونے کا ارشاد: راقم الحروف محمد فضل شوق مولف کتاب ہذا نے مہاجر ہونے کی وجہ سے موضع بنالہ نکیال ضلع کوٹلی آزاد کشمیر خالصہ سرکار رقبہ میں مکان کی جگہ پر قبضہ کیا تو اہل دیہہ مخالف ہو گئے۔ موقع پر لڑائیوں کے علاوہ عدالتوں میں متعدد مقدمات/عذرداری وغیرہ کر دیئے۔ اکیلا سخت پریشان تھا۔ رات کو سونا بھی محال ہو رہا تھا۔ مبادا کہ کہیں لوگ مکان گرا کر مار جائیں۔ ایک شب نمازِ عشاء کے بعد اولیائے شرقپور شریف کے واسطے سے مشکلات حل کرنے کی دعا کی۔ خواب میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری موضع بنالہ نکیال تشریف فرما ہیں۔ بندہ کو مخاطب کر کے فرمایا!

شوق صاحب! گھبرائیں نہیں۔ اللہ میاں فضل کرسی...... اللہ میاں خیر کرسی۔ چنانچہ اُس کے بعد عدالت سے پانچ مقدمات ایک ہی دن میں خارج ہوئے۔ گاؤں والوں نے مخالفت چھوڑ دی اور وہاں اب میرے اور بچوں کے پکے مکانات تعمیر شدہ ہیں۔ الحمدللہ۔

8-7: حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوریؒ کی دعا سے مشکل کا حل

جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا۔ راقم الحروف محمد فضل شوق مہاجر 1965ء ہے اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں اپنے بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کو ملنے کی زبردست خواہش تھی اور ویزہ/اجازت کے

Marfat.com

لئے درخواست دے رکھی تھی۔ 17-18 / اکتوبر کے آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضری پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ کو مع ساتھیوں کے اگلے روز واپس جانے کی اجازت ہوگی۔ اگلی صبح آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اندر حجرہ خاص میں مع ساتھیوں کے طلب فرمایا۔ ایک کتاب "تذکرہ حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ دیتے ہوئے فرمایا! اِس کا نشان زدہ صفحہ پڑھو۔ پڑھنے کے بعد آپؒ نے فرمایا کہ شوق صاحب! آپ کے عزیز مقبوضہ کشمیر میں رہتے ہیں۔ اُن کے ذریعے خانقاہ نقشبندیہ محلہ خواجہ بازار سری نگر حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت سید معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کی تصویر و دیگر معلومات کتب وغیرہ منگوائیں۔

راقم الحروف نے عرض کی سری نگر سے پونچھ کئی سو میل دور ہے۔ وہاں کون جائے گا خانقاہ نقشبندیہ ڈھونڈے گا۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ خصوصی دعا فرمائیں کہ بندہ کو ویزہ ملے اور خود جا کر عزیز و اقارب کو ملنے کے علاوہ سری نگر سے مطلوبہ مواد لائے۔ آپؒ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا! اچھا!

پھر حاضرین سے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کو فرمایا! دعا فرمائی اور ہمیں رخصت کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ بین کرامت تھی کہ 150 درخواستوں میں سے میری درخواست سب سے پہلے منظور ہوئی۔ سری نگر گیا، مواد لا کر پیش کیا۔ آپؒ انتہائی خوش ہوئے۔

۹۔ راقم الحروف مولف کتاب ہذا کی آخری ملاقات اور کرامت: جیسا کہ پچھلے صفحات میں ذکر ہوا ہے۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی دعا اور کرامت سے مقبوضہ جموں و کشمیر جانے اور خانقاہ نقشبند محلہ خواجہ بازار سری نگر پر حاضری اور مطلوبہ مواد لینے کے لئے پرمٹ مل گیا۔ دربار شریف سے متصل جامع مسجد کے خطیب (ر) پروفیسر محمد طیب کاملی مدظلہ العالی کا انٹرویو بھی لیا اور لال چوک سری نگر سے کتاب "تذکرہ اولیائے کشمیر" بھی خریدی جس میں دیگر اولیائے کرام کے علاوہ اولیائے نقشبند علیہم الرحمتہ کے حالات زندگی درج ہیں۔ مورخہ 5-11-2012 تا 17-12-2012 مقبوضہ جموں و کشمیر میں سری نگر، جموں، راجوری، پونچھ وغیرہ کی مذہبی زیارت گاہوں کا دورہ کرنے کے بعد آزاد جموں و کشمیر واپس آیا۔ مواد کمپوز کروا کر تفصیلی رپورٹ کے ہمراہ مع کتاب تذکرہ اولیائے کشمیر اور سب سے چھوٹے بیٹے مسٹر محمد ارفاق خان کو ساتھ لے کر مورخہ 10 / مارچ 2013 کو شرقپور شریف

Marfat.com

حاضری دی۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ علیل اور صاحب فراش تھے۔ اطلاع دینے پر ہم دونوں باپ بیٹے کو حجرہ خاص میں طلب فرمایا۔ علیک سلیک کے بعد مقبوضہ کشمیر سری نگر خانقاہ نقشبندیہ سے متعلقہ مواد مع کتاب پیش کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سرسری طور پر ورق گردانی کر کے خدمت گار بابا جی کو بلا کر فرمایا یہ مواد فلاں خاص جگہ پر الماری میں رکھ دو۔ یہ بڑی محنت سے سری نگر سے لایا گیا ہے۔ آپؒ انتہائی خوش ہوئے اور رات کو قیام کرنے کا حکم دے کر مہمان خانہ میں بھیج دیا۔ ہم نے خوشی سے پیر خانہ پر رات بسر کی۔

صبح فجر کی نماز کے فوراً بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حجرہ خاص میں طلب فرمایا۔ دستر خوان منگوا کر ناشتہ کرنے کا حکم دیا۔ راقم الحروف محمد فضل شوق کافی عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کا مریض چلا آ رہا ہے۔ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کو اس بات کا بھی علم تھا لیکن ناشتہ میں فرائی انڈے، پراٹھے اور مٹھائی وغیرہ چنے ہوئے تھے۔ ان اشیاء کو کھانے سے ڈاکٹروں نے کئی سال پہلے سے منع کر دیا ہوا تھا۔ ناشتہ دیکھ کر تذبذب میں پڑ گیا۔ معذرت کیسے کروں۔ مُرشد پاک کا حکم ہے۔ دریں اثناء حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کا فارسی شعر ذہن میں آیا۔

زمئے رنگین کن سجادہ را گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود از راہ و رسم منزلہا

ترجمہ: پیر کامل حکم دیتا ہے کہ مصلّے کو شراب سے دھولو تو حکم کی تعمیل کر لو کیونکہ پیر کامل منزل کی راہ ورسم سے بے خبر نہیں ہوتا۔

بہرحال حسب الحکم تین فرائی انڈے، ایک پراٹھا اور مٹھائی کے دو تین دانے کھا کر چائے پی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دعا فرما کر رخصت کیا۔ رخصت ہوتے وقت عرض کی گیائیں گوجراں آزاد کشمیر میں دار جمیل تیار ہے آپؒ کب تشریف لائیں گے؟ فرمایا! میں علیل اور صاحب فراش ہوں۔ میرا پوتا ولید احمد شرقپوری وہاں آئے گا۔ آخری مصافحہ میں یہ جاننے کے باوجود کہ آپ ہاتھ پر بوسہ دینا پسند نہیں فرماتے۔ فرط محبت سے ہاتھ پر بوسہ دیا تو آپؒ مسکرا دیئے۔ 11/مارچ 2013 عیسوی کے بعد ہائی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب ہارٹ

Marfat.com

سپیشلسٹ نے ٹیسٹ کروا کر دوائی چھڑا دی ہے۔ یہ آپؒ کی بڑی کرامت ہے۔ الحمدللہ!

۱۰۔ ماسٹر محمد اشرف نثار شرقپوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپؒ نے فرمایا! ماسٹر صاحب اگرچہ میں اتنا بڑا پیر نہیں ہوں لیکن اگر میں لندن بیٹھا ہوں تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں میرے کس مرید کے دروازے کی کنڈی حرکت کر رہی ہے۔

۱۱۔ وحید احمد سکنہ لاہور آپ کا ڈرائیور بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ آپؒ نے مجھے شرقپور بلایا۔ میں نے خیال کیا کہ دریا کے راستے جلدی پہنچ جاؤں گا۔ جب میں دریا عبور کر کے آیا تو وہاں آدمی کھڑے تھے۔ وہ کہنے لگے تمہیں کسی نے نہیں روکا۔ ہم تو ابھی اُدھر سے آئے ہیں۔ ڈاکوؤں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔

۱۲۔ شمس چراغ ولد منظور حسین اڈہ کھدیر والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں اس کا مرید بنوں گا جو سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پابند ہوگا۔ ایک رات تہجد کے وقت میرے والد صاحب کو آپؒ نے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ شرقپور شریف آ کر بیعت ہو جاؤ۔ میں یہاں آ کر بیعت ہو گیا۔

۱۳۔ محمد عمران ولد عبدالمالک کوٹ عبدالمالک شرقپور شریف بیان کرتے ہیں اگست 2012 عیسوی میں سیلاب کا پانی میاں جمیل احمد رحمتہ اللہ علیہ کی بھینسوں کی حویلی کے پاس آ گیا۔ میاں صاحبؒ حویلی پر گئے تو بتایا گیا کہ جانوروں کو دربار شریف والی حویلی میں لے جانے کا پروگرام ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ پانی اس سے آگے نہیں آئے گا۔ بابا خواجہ خضر مدد فرمائیں گے۔

۱۴۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی بڑی شان ہوتی ہے۔ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ صاحب کشف ولی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو آنے والے حالات سے آگاہ فرما دیتا تھا۔

۱۵۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری بیان کرتے ہیں کہ میری آخری ملاقات حضرت میاں جمیل احمد شرقپوریؒ سے ہوئی۔ آپؒ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اپنی آخری ہمسفر کا پیغام دے دیا۔

Marfat.com

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء

اسلامی جمہوریہ پاکستان/آزاد جموں وکشمیر، شمالی علاقہ جات اور بیرونی ممالک میں حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے بے شمار مریدین/عقیدت مند پائے جاتے ہیں لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء تین ہیں۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب ابن مناظرِ سالام مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ حضرت صوفی غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے ناقابل فراموش آزاد جموں وکشمیر کے تبلیغی دورے

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے عقیدت مند پاکستان، آزاد کشمیر اور دنیا کے بیشتر ممالک میں موجود ہیں جہاں آپ تبلیغ کے لئے دورے فرماتے ہیں۔ آزاد کشمیر میں بھی میر پور، کوٹلی، کھوئی رٹہ، گیائیں گوجراں اور نکیال وغیرہ علاقوں میں آپ کے مریداں وفا کیش موجود ہیں جہاں پر آپ تبلیغی دورے فرماتے رہے ہیں چونکہ حضرت صاحب قبلہ سے وابستگی کو تھوڑا عرصہ ہوا ہے اس لئے اس ناچیز کے لئے آپ کے تبلیغی دوروں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ صرف ان دوروں کا ذکر مطلوب ہے جن میں بندہ ناچیز حاضر خدمت رہا۔ اولین تبلیغی دورہ جس میں بندہ ناچیز کو شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی وہ ہائی سکول گیائیں گوجراں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس میں بطور مہمان خصوصی تشریف لانے سے متعلق ہے۔ آپ ماسٹر نذیر احمد گوری حال صدر معلم کے ہاں فروکش تھے۔ کانفرنس سے متعلقہ اشتہار نکیال پہنچا تو اس میں عاجز ناچیز نے بھی شرکت کی ٹھانی۔ نکیال سے براستہ منڈھیتر نجانہ ماسٹر نذیر احمد صاحب پہنچے جہاں حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سکول میں تقریب کے دوران بھی خاموشی سے بیٹھا رہا۔ علماء کرام، پروفیسر

Marfat.com

صاحبان کی تقاریر کے بعد حضرت صاحب نے موضوع کے اعتبار سے بیان فرمایا جو ہر دل میں گھر کر رہا تھا۔ بندہ ناچیز تو طرز بیان، موادِ بیان اور تاثیر بیان میں ڈوبا رہا۔ دراصل آپ علم وعرفان کے سمندر ہیں۔ ہر ہر بات دل پر اثر کرتی ہے۔ کانفرنس کے بعد ماسٹر نذیر احمد صاحب کے ہاں لنگر تقسیم ہوا۔ بندہ ناچیز اور دو ساتھیوں کو بلا کر اپنے ہمراہ انتہائی شفقت سے لنگر میں شامل فرمایا۔ بعد ازاں ظہر کی نماز کے لیئے اقامت کہنے کا مجھ ناچیز کو حکم فرمایا۔ نماز کے بعد علم وعرفان کی محفل جمی رہی۔ رات کو بھی بعد از نمازِ عشاء حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر بیان ہوا۔ دوسرے روز انتہائی محبت اور شفقت کے ساتھ ہمیں نکیال آنے کی اجازت دی گئی۔ ایک دن رات کی صحبت میں بندہ ناچیز بے حد متاثر ہوا۔ آپ کا ہر فعل قرآن وسنت کے مطابق تھا جس نے مجھ جیسے ہیچمدان اور گناہ گار کو آپ کا گرویدہ بنالیا۔ ہم تین ساتھی واپس نکیال آ ئے۔ آپ نے کتاب ''محبت کی نشانی'' عطا فرمائی۔

23 اپریل 1981ء میں تبلیغی دورہ

جیسا کہ ''خواب اور اس کی تعبیر'' کے عنوان سے لکھا جا چکا ہے کہ خطیب کشمیر علامہ محمد یوسف قادری مہتمم دار العلوم اسلامیہ قادریہ نکیال نے تعبیر کے طور پر حضرت فخر المشائخ کے پاس حاضری دے کر شرف بیعت حاصل کرنے کا مشورہ دے دیا تھا اور راقم الحروف بھی شرقپور سریف حاضری کے لئے بے تاب تھا کہ آپ کے گیائیں گوجراں تشریف آوری کی اطلاع ملی۔ ناچیز اس وقت بحیثیت اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع کوٹلی تحصیل نکیال تعینات تھا اطلاع ملتے ہی نکیال سے پیدل ہی ہمراہ صوفی محمد زمان چپڑاسی گیائیں گوجراں کے لئے روانہ ہوا۔ آپ گیائیں گوجراں ماسٹر فقیر محمد صاحب کے ہاں تشریف فرماتے تھے قدم بوسی کی۔ آپ نے سب سے پہلے ماسٹر صاحب کو لنگر کھلانے کو کہا۔ بعد ازاں محفل علم وعرفان جاری رہی۔ آپ کی شفقت اور درویشانہ جلالیت کی وجہ سے جرات اظہار نہ ہوئی۔ ماسٹر طفیل احمد چوہدری آف کرجاہی جو کہ آپ کے مرید ہیں ان سے مشورہ کر کے ماسٹر فقیر محمد صاحب کو بندہ ناچیز کی خواہش پر بیعت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے حضور پیش کرنے کے لئے چنا گیا۔ ماسٹر صاحب موصوف نے بڑے مودبانہ الفاظ میں التجاء کی۔ چنانچہ آپ مدظلہ العالی نے وہاں پر ہی بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔ وظائف نقشبندیہ شرقپوریہ بتائے اور شجرہ شریف حضرات خواجگاں

Marfat.com

نقشبند علیھم الرحمتہ عطا فرمایا۔ آج بندہ ناچیز کی خوشی کی انتہا نہ تھی کہ اولیائے شرقپور شریف کے دامن کی نسبت میسر آ گئی تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعد میں کمہار محلہ بھروٹ گالہ مکان صوفی محمود احمد وردو ہوا۔ رات کو وہیں قیام کیا۔ اگلے روز موضع بل کھوئی رٹہ بر مکان صوفی عبدالعزیز صاحب لنگر ہوا۔ بعد دوپہر حضرت صاحب مدظلہ العالی نے جامع مسجد کھوئیرٹہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور کوٹلی کے لئے روانہ ہوئے۔ راقم الحروف بندہ ناچیز اور ماسٹر طفیل احمد آف کرجاہی کو واپسی کی اجازت مل گئی۔ بندہ ناچیز کی نسبت بیعت اولیائے نقشبندیہ شرقپوریہ بدست حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کی تاریخ 23 اپریل 1981ء ہے جو کہ زندگی کا ایک یادگار دن ہے۔

۳۔ تبلیغی دورہ نومبر / دسمبر 1981ء

30 نومبر 1981ء کو معلوم ہوا کہ حضرت فخر المشائخ آزاد کشمیر کے دورہ پر کوٹلی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مسلم کمرشل بینک کوٹلی آزاد کشمیر کے منیجر خالد حسین شاہ صاحب قصوری کے ہاں حاضری دی۔ کملا ہوٹل کوٹلی پر کشمیر آئل مل کے مالک کی جانب سے ناشتہ کی تقریب میں شرکت کی۔ آپ نے باکمال مہربانی نکیال آنے کی التجاء قبول کی۔ رات کو منشی جان محمد خان چیئرمین ٹاؤن نکیال کے ہاں قیام ہوا۔ بندہ ناچیز کے نئے گھر موضع بکناڑا بنالہ جانے کے لئے پیدل سفر کرنا پڑتا تھا اس لئے یہاں سڑک کے کنارے فروکش ہونے کا حکم ہوا۔ معتقدین سے بعد از نماز عشاء حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بارے میں بیان ہوا اور یہ دن منانے کا حکم ہوا۔ مولوی محمد امین لاہور اور ماسٹر طفیل احمد صابر آف کرجاہی بھی ہمراہ تھے۔ اگلے روز صبح کوٹلی واپسی کا حکم ہوا۔ دوپہر کا لنگر رحمانیہ ہوٹل کوٹلی پر ہوا۔ وہاں سے کھوئی رٹہ روانہ ہو کر شب کو صوفی عبدالعزیز آف بل مجوال کے ہاں قیام کیا۔ بعد از نماز عشاء آپ نے "یوم مجددیہ" کے سلسلہ میں وعظ فرمایا۔ بل مجوال سے کوٹلی روانگی کا حکم

Marfat.com

ہوا۔ راستے میں گلہار شریف کوٹلی میں حضرت محمد صادق صاحب المعروف حضرت صاحب چھچیاں والے سے ملاقات کے لئے رُکے۔ راقم الحروف محمد فضل شوق، ماسٹر طفیل احمد صابر آف کرجاہی، چوہدری محمد زمان آف بل مجوال اور مولوی محمد امین لاہوری ہمراہ تھے۔ دونوں مشائخ میں ایمان افروز گفتگو ہوئی۔ حضرت صاحب چھچیوی ہمیں نیچے حجرہ شریف میں لے گئے جہاں چائے، مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کا اپنا گھر ہے۔ گلہار شریف/چھچیاں شریف تشریف لایا کریں۔ دونوں بھائی اکٹھے پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اثبات میں جواب دیا۔ ازاں بعد صوفی فوجدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر لے جا کر حضرت میاں صاحب سے دُعا کے لئے گذارش کی گئی۔ دعا کے بعد کوٹلی اور پھر واپس راولپنڈی کے لئے روانگی ہوئی۔

۴۔ دورہ آزاد کشمیر قبلہ فخر المشائخ مدظلہ العالی اپریل 1986ء

22 اپریل 1986ء کو گورنمنٹ ہائی سکول کریلہ مجہان ڈیوٹی سے واپسی پر معلوم ہوا کہ حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نکیال کے دورہ پر اچانک تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ماسٹر طفیل احمد آف کرجاہی ہمراہ تھے۔ نماز عصر جامع مسجد غوثیہ نکیال میں پڑھنے کے بعد چائے نوشی کی گئی۔ علامہ محمد یوسف خان قادری مہتمم دار العلوم اسلامیہ قادریہ نکیال، ماسٹر محمود احمد طاہر، ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی اور دیگر کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لائے اور رات کو قیام فرمایا۔ بعد از نمازِ مغرب ختم خواجگان نقشبند رحمتہ اللہ علیھم اجمعین اور پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات پر بیان ہوا۔ آج میری خوشی اور سعادت مندی کی انتہاء نہ رہی۔ میرے پیر و مرشد حضرت صاحب ممدوح نے میرے غریب خانہ پر قیام فرما کر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ میرے بیٹے ماسٹر محمد اشتیاق خان اور صوفی محمد زمان ولد محمد دین خان سکنہ بکناڑا کو بیعت کے شرف سے نواز کر 23 اپریل کو ماسٹر محمد تاج خان کے گھر سے ہوتے ہوئے براستہ کریلہ تھرانی کے گیائیں گوجراں پہنچے۔ رات کو ماسٹر نذیر احمد صاحب المعروف مفتی نذیر احمد کے ہاں قیام کیا۔ مفتی صاحب آپ مدظلہ العالی کے مخلص مریدین میں سے ہیں۔

24 اپریل 1986ء کو خلیفہ مقصود احمد صاحب کے والد مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ ماسٹر فقیر محمد صاحب کے گھر تشریف لائے۔ نماز ظہر جامع مسجد شیر ربانی

Marfat.com

گیا ئیں گوجراں میں باجماعت ادا کی۔ رات کو ماسٹر صاحب موصوف کے ہاں قیام کیا۔ علم وعرفان کی محفل جمی رہی۔

25 اپریل 1986ء کو ماسٹر محمد اکبر نکہ والے کی والدہ محترمہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرنے کے بعد جامع مسجد شیر ربانی گیا ئیں میں یوم شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کی۔ ایک گھنٹہ کے بیان میں وہابی، دیوبندی علماء کی مکاریوں کا ذکر کرتے ہوئے مریدین اور عوام الناس کو سُنی مسلک پر پختہ یقین رکھنے کی تاکید کی۔ نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد دوپہر کرجاہی روانہ ہو کر ماسٹر طفیل احمد صابر کے ہاں قیام کیا۔ تعلیمات مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ کرجاہی سے واپس مفتی نذیر احمد صاحب کے گھر پر کتاب "مراۃ المحققین" دے کر کوئی کتاب لکھنے کا حکم فرمایا اور واپسی کی اجازت دی۔

۵۔ دورہ آزاد کشمیر اپریل 1987ء

7 اپریل 1987ء کو اراضی کی الاٹ منٹ کے سلسلہ میں گھر سے جھنگ روانہ ہوا۔ نکیال بازار پہنچنے پر معلوم ہوا کہ پیر طریقت فخر المشائخ صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی نکیال کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ حضرت علامہ محمد یوسف خان قادری مہتمم دارالعلوم قادریہ فتح پور نکیال کے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ ملاقات کے بعد دربار عالیہ بابا سائیں کملا بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف پر چلنے کا حکم ہوا۔ پروفیسر محمد اسلم ذوق، صوفی محمد خان کیانی، ماسٹر محمود احمد طاہر اور ماسٹر محمد تاج وغیرہ ہمراہ تھے۔ دربار شریف پر فاتحہ خوانی کے بعد مولانا سید محمد قادری خطیب جامع مسجد دربار شریف کے حجرہ میں لنگر تناول فرمایا۔ واپسی پر علامہ محمد یوسف خان قادری، حافظ غلام رسول صدیقی، منشی جان محمد خان چیئر مین ٹاؤن نکیال وغیرہ کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد ختم خواجگان نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پڑھا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور تبلیغ کا بیان کرتے ہوئے "یوم مجدد رحمۃ اللہ علیہ منانے کی تاکید کی۔

8 اپریل 1987ء کو رہیاں شریف حضرت باجی الف دیں رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں حاضری کا پروگرام بنایا۔ ساڑھے نو بجے صبح وہاں پہنچے۔ حضرت علاؤ الدین صدیقی سجادہ نشین نیریاں شریف، سجادہ نشین پناگ شریف، سجادہ نشین سیاہ شریف سہنسہ اور سجادہ نشیناں رہیاں شریف باجی کالو

Marfat.com

صاحب اور باجی قاسم صاحب نے استقبال کیا۔آپ نے عرس بزرگان دین کے مقاصد پر تقریر فرمائی۔آخر میں آپ نے دعا فرمائی۔بعدازاں کوٹلی آ کر حضرت صاحب ممدوح کھوئی رٹہ کے دورہ پر روانہ ہوئے جبکہ بندہ ناچیز اجازت لے کر جھنگ کے لئے روانہ ہوا۔

21 مئی 1989 کو بھی دورہ نکیال کیا۔ناچیز کے گھر تشریف لائے۔رات کو قیام کیا۔ اگلے روز گیائیں تشریف لے گئے۔26 مئی کو گیائیں ملاقات کی۔نماز جمعہ جامع مسجد شربانی گیائیں میں پڑھائی۔

29-11-1993 میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی بعد از نمازِ عصر جامع مسجد غوثیہ پہنچے۔نماز مغرب جامع مسجد غوثیہ میں ادا کی۔غریب خانہ پر تشریف لائے،رات کو قیام فرمایا۔رات کے کھانے میں مولانا محمد یوسف قادری ممبر اسلامی نظریاتی کونسل،مولانا علی محمد بلبل کشمیر آف گیائیں، ماسٹر طفیل احمد صابر آف کرجاہی،مفتی نذیر احمد سینئر مدرس آف منھیاں کھوئی رٹہ،ٹھیکیدار صوفی محمد خان کیانی،سردار محمد رفیق خان سینئر مدرس بکناڑا،حافظ غلام رسول صدیقی عربی معلم،ماسٹر محمد تاج خان سینئر مدرس نکیال غربی،پروفیسر محمد معروف چوہان ڈگری کالج فتح پور،سردار ظفر احمد خان متعلم LLB موہڑہ، مولانا محمد یوسف خان قادری کی خواہش پر وظائف دیئے گئے۔

خواب میں دورہ آزاد کشمیر

انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزے اور اولیاء کرام کی کرامتیں برحق ہیں۔ان کے نہ ماننے والے بدبخت ہیں۔راقم الحروف کو زندگی میں کئی کرامات کے برحق ہونے کا تجربہ ہوا۔ان میں سے صرف یہاں بکناڑا بنالہ میں مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں گزارش کرتا ہوں۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ ستمبر 1981ء میں موجودہ جگہ پر مکان تعمیر کرنے کے سلسلہ میں مجھے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔موقع پر لڑائیاں،عدالتوں میں مقدمات،پروپیگنڈہ، کردار کشی،نہ جانے کیا کیا مصیبتیں اٹھانا پڑیں لیکن میرے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔طوعاًو کرھاً دفاعی تدابیر کرتا رہا۔بے دخلی کے لئے اہل دیہہ نے عذرداریاں کیں۔نوبت یہاں تک پہنچی کہ مقامی ٹھکیال برادری کی حمایت میں علاقہ ٹھکیالہ پڑاواہ کی اِس بڑی برادری کے اکابرین ذیلدار

Marfat.com

محمد اقبال خان، سردار بشیر خان، چیئرمین محمد اشرف خان، ڈسٹرکٹ کونسلر منشی جان محمد خان وغیرہ نے ایک وفد کی صورت میں دورہ نکیال پر آئے ہوئے وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر سردار سکندر حیات خان سے متفقہ مطالبہ کیا کہ اس مہاجر محمد فضل شوق کو یہاں سے بے دخل کیا جائے۔ سردار سکندر حیات خان اگرچہ میرے لئے بوجہ استاد اور مہاجر نرم گوشہ رکھتے تھے لیکن ان کے لئے اتنی بڑی برادری کے ووٹرز، سپورٹرز اکابرین کے مطالبہ کو نظر انداز کرنا بھی مشکل تھا اس لئے انہوں نے فرمایا کہ وہاں جنگل سے منتقل کر کے آباد کرنے کے لئے مہاجر کالونی بنائی جارہی ہے۔ اسے بھی باقی کی طرح جگہ دی جائے گی۔ دوسرے روز میری چیخ و پکار پر مہاجرین کا ایک وفد ملا جس نے بے دخل نہ کرنے کی یقین دہانی حاصل کی۔ بندہ ناچیز اس طرح کی مشکلات میں پھنسا ہوا تھا۔ اسی دوران پیر مقبول حسین شاہ المعروف متو پیر سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت پیر حبیب اللہ شاہ صاحب پر وٹی رحمتہ اللہ علیہ علاقہ مینڈر ضلع پونچھ مقبوضہ کشمیر سے پاکستان و آزاد کشمیر کے دورے پر آئے۔ آپ خاندانی پیر ہونے کے ناطے میرے متنازعہ مہاجر خانہ پر تشریف لائے۔ ایک کمرہ میں قیلولہ کیا۔ جاگنے پر فرمایا ماسٹر صاحب! آپ کے ہاں مجھے سکون کی نیند آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اِس مکان کو تادیر آباد رکھے۔ آپ کا یہ فرمان ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' والی بات تھی۔

ایک رات سوئے ہوئے میرے والد محترم خواب میں آئے جن کے ساتھ ایک سفید عمامہ اور ٹخنوں تک سبز کرتہ پہنے ہوئے چھ فٹ لمبے بارُعب بزرگ تھے۔ والد صاحب نے مجھے اٹھایا اور کونے والے کمرے کے اندر لے گئے۔ وہاں کونے میں مال مویشی باندھنے والا بڑا کِلہ رکھا۔ بزرگ نے ضربیں مار کر ٹھونکا۔ والد صاحب نے کِلہ ہلانے کی کوشش کر کے کہا اب ہم نے یہ کِلہ پکا کر دیا ہے اندر آ کر سوئیں۔ میں جاگ گیا۔ سحری کا وقت تھا، وضو کر کے نوافل ادا کیے۔ والد صاحب کے بچپن سے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار ہونے کی وجہ سے مجھے اُمید کی کرن نظر آئی۔ ایک رات کو خواب میں میرے پیر و مرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی میرے گھر تشریف فرما ہیں۔ بڑے خوش نظر آتے ہیں۔ آپ نے پنجابی زبان میں مجھے فرمایا ''شوق صاحب! فکر نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ ساریاں مشکلاں آسان کرسی'' یہ سن کر میری

Marfat.com

آنکھ کھل گئی۔ پیرومرشد کا فرمان برحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے ہیں کہ یہاں کالونی ایک شہر کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ اس طرح میرا مکان پکا ہو گیا ہے الحمدللہ۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا وصال پاک

دنیا دار فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں انبیاء کرام تبلیغ دین کے لئے مبعوث فرمائے جن میں سب سے اوّل اور سب سے آخر نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات پاک آپؐ کے اہل بیعت اطہار، صحابہ کرام، سلف صالحین، آئمہ کرام، علماء کرام، اولیائے کرام اور عوام الناس اپنی اپنی زندگیاں گزارنے کے بعد مقررہ وقت پر اس جہاں کو چھوڑ گئے۔ حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر کوئی معمولی نہ تھی۔ آپؒ سچے عاشق رسول ﷺ، پیر کامل اور یگانہ روزگار تھے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں عقیدت مندوں کے دل کی دھڑکن تھے۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ 79 سال چھ ماہ اٹھارہ دن کی عارضی زندگی بھرپور انداز میں گزار کر 11 ستمبر 2013 عیسوی مطابق 4 ذیقعد 1434 ہجری بروز بدھ 5:00 بج کر 5 منٹ شام دار فانی سے دار البقاء کی جانب کوچ کر گئے۔ سانحہ ارتحال کی خبر جنگل کی طرح پورے ملک پاکستان، آزاد جموں وکشمیر اور بیرونی ممالک میں پھیل گئی۔ شہروں اور دور دراز دیہات کے عوام نے اِس جانکاہ خبر کو سنا۔ وہ آہیں اور سسکیاں بھرتے ہوئے آخری دیدار کے لئے شرقپور شریف کی جانب روانہ ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے سے اپنے بندے کا اعلان فرمایا۔

نکیال ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر انتہائی دور مقبوضہ کشمیر بھارت کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں راقم الحروف محمد فضل شوق مولف کتاب ہذا کو 5:00 بج کر 15 منٹ پر اطلاع ملی۔ آزاد کشمیر بھر میں بھی دیگر ملکوں کی طرح لوگوں کے دل زخمی کر دیئے۔ جو جہاں تھا وہاں سے شرقپور شریف کی جانب چل پڑا۔ راقم الحروف رات کو ہی مع دیگر ساتھیوں مولانا محمد صدیق نقشبندی کریلوی و چھوٹے بیٹے محمد ارفاق خان کا سہارا لیتے ہوئے مورخہ 12 ستمبر 2013ء تقریباً ایک بجے دن شرقپور شریف پہنچے۔ یہاں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ آنکھیں اشکبار تھیں اور لنگر شیڈ میں ایک بڑی ایل سی ڈی کے

Marfat.com

ذریعے ہزاروں لوگ صف در صف آخری دیدار کر رہے تھے۔ بندہ ناچیز نے ہمراہیوں کے ساتھ زخمی دل کے ساتھ آخری دیدار کیا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

جنازہ شریف کا اعلان 4:00 بجے بعد دوپہر ہو چکا تھا۔ شرقپور شریف میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا انسانی سمندر اور کئی کئی کلومیٹر تک گاڑیوں کی قطاریں اس مردِ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی آخری رسومات کی گواہی دے رہی تھیں۔ میت کا غسل صاحبزادہ حضرت میاں سعید احمد نقشبندی شرقپوری سابق ایم پی اے، حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد نقشبندی شرقپوری سابق ایم این اے و ناظم ضلع شیخوپورہ، آپؒ کے بھتیجے صاحبزادہ حافظ میاں ابوبکر شرقپوری اور پوتے حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری بن حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے دیا۔

جنازہ شریف ایک ایمبولینس میں رکھ کر روانہ ہوا۔ لوگ ایمبولینس کو ہاتھ لگا کر تبرک حاصل کرتے رہے۔ شہر کے مکانات کی چھتوں پر عورتیں، مرد قطار باندھے کھڑے تھے۔ جنازے میں شامل لوگ رو رو کر اپنے غم کا اظہار کر رہے تھے۔ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھنے کے لئے ملک بھر کے پیرانِ طریقت، سجادہ نشین حضرات، علماء کرام اور عوام الناس صفیں باندھے کھڑے تھے۔ آپؒ کی نمازِ جنازہ آپؒ کے پوتے صاحبزادہ حافظ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نے بروز جمعرات 12 ستمبر 2013ء کو نمازِ عصر کے بعد 5:00 بجے کر 5 منٹ پر پڑھائی۔ انتہائی رش کی وجہ سے نمازِ جنازہ میں ایک گھنٹہ پانچ منٹ تاخیر ہوئی۔

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تاریخ ساز تھا۔ اتنا بڑا جنازہ تاریخ نے اس سے قبل شرقپور شریف میں نہیں دیکھا۔ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اپنی محفلوں میں اپنے بڑے صاحبزادے حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کو تاریخی فرمایا کرتے تھے۔ مگر چشم سرزمین شرقپور فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ سے بڑا نہیں دیکھا۔ اس علاقے کے بزرگ لوگ یہی بات دہرا رہے تھے۔ لاکھوں کے جم غفیر میں سے جنازے میں شامل ہونے والی چند بڑی

Marfat.com

شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ محمد منشاء تابش صاحب قصوری، علامہ راغب حسین صاحب نعیمی، علامہ عبدالستار صاحب سعیدی، جسٹس (ر) منیر مغل صاحب، جسٹس (ر) نذیر احمد صاحب غازی، پیر عظمت علی شاہ صاحب سہلیانوالہ شریف، پیر طیب علی شاہ صاحب کرمانوالہ شریف، پیر سید محفوظ شاہ صاحب مشہدی، پیر خادم حسین صاحب شرقپوری، غلام شاہد شاہ گردیزی، قاضی عبدالغفار صاحب، سردار محمد انور خان صاحب لغاری، آغا ابوبکر جان صاحب، پیر عثمان صاحب نوری، قاری غلام رسول صاحب، علامہ عبدالستار عاصم صاحب، یعقوب ضیاء صاحب نظریہ پاکستان ٹرسٹ، سیکرٹری شاہد رشید صاحب وغیرہ ذیل شخصیات نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔

مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب، وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب، محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب، سابق وزیراعظم پاکستان میر محمد ظفر اللہ جمالی صاحب، سابق وزیراعظم پاکستان چوہدری شجاعت حسین صاحب، وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ صاحب، ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین صاحب، جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا فضل الرحمٰن صاحب، حافظ حسین احمد صاحب، قاضی حسین احمد صاحب، اسفندیار ولی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب، صاحبزادہ فضل کریم صاحب، مفتی وحید قادری صاحب، علامہ عبدالستار عاصم صاحب، حاجی محمد حنیف طیب صاحب، رانا تنویر حسین صاحب، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی صاحب، مولانا محمد الیاس قادری صاحب، پیر سیّد کلیم احمد صاحب، خورشید احمد صاحب چورہ شریف، میاں محمد سعید شاد صاحب، شیراز بھٹی ایڈووکیٹ صاحب، چوہدری گلزار محمد ایڈووکیٹ صاحب، پروفیسر بشیر خالد صاحب پرنسپل، ملک محمد حیات صاحب جلیانوالہ لاہور، (ر) پرنسپل محمد فضل حق، چوہدری ذکاء اشرف صاحب، سابق وفاقی وزیر ہمایوں اختر خان صاحب، سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ صاحبہ، ڈاکٹر انور سدید صاحب، ڈاکٹر انوار الحق صاحب، ملک محمد مقبول صاحب، چوہدری نذیر احمد گورسی صاحب، گیائیں گوجراں، ماسٹر طفیل احمد صابر صاحب کراچی، قاری سید لیاقت علی شاہ صاحب، حاجی محمد حنیف صاحب، حاجی محمد الیاس صاحب، حاجی محمد اشرف صاحب

Marfat.com

کراچی، پیر سید صمصام علی شاہ صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی پیر سید محفوظ حسین شاہ مشہدی صاحب، صوفی محمد حنیف صاحب گوجرانوالہ، میاں تنویر احمد صاحب، سابق وزیر قانون بابر اعوان صاحب، اپوزیشن لیڈر صوبائی اسمبلی میاں محمود رشید صاحب، سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب رانا اقبال احمد صاحب، سابق وفاقی وزیر حاجی نعیم حسین چٹھہ صاحب، سابق ایم پی اے چوہدری عابد حسین چٹھہ صاحب، میاں محمد حنیف صاحب فیصل آباد، سابق وفاقی وزیر نور الحق قادری صاحب، قادری غلام رسول صاحب، سابق ایم این اے میاں جاوید لطیف صاحب، ایم پی اے خالد ورک صاحب، سابق وزیر خارجہ سردار آصف علی صاحب، سید افضال حسین صاحب، ملک فقیر حسین صاحب، حاجی محمد اشفاق صاحب، پروفیسر منیر منور حسین صاحب، جسٹس منیر مغل صاحب، ڈاکٹر محمد یوسف صاحب، صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی صاحب، شاہ انس نورانی صدیقی صاحب، سید محمد نور حسنین قادری درگاہ عالیہ برکاتیہ، خطیب جامع مسجد شاہ کمال، مظفر اقبال قادری صاحب، علامہ مرغوب احمد قادری صاحب، ڈاکٹر سعید نیازی صاحب آئی سرجن، محمد نعیم اختر نقشبندی صاحب، حافظ عبدالستار سعیدی صاحب، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب، سید محمود الحق شاہ صاحب، پرنسپل برہان الحق جلالی صاحب، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب بصیر پور شریف، محمد یاسین قصوری نقشبندی صاحب، علامہ رضائے مصطفےٰ نقشبندی، کرنل شوکت مرزا صاحب، چوہدری انور عزیز صاحب، قاضی عبدالقدیر خاموش صاحب، بریگیڈیر محمد یوسف صاحب، قیوم نظامی صاحب، ملک مستاق اعوان صاحب، قمر الزماں کائرہ صاحب، علامہ محمد طاہر تبسم صاحب، حافظ کاشف جمیل صاحب، میاں مجتبیٰ شجاع صاحب صوبائی وزیر تعلیم، پیر طریقت خواجہ محبوب الٰہی صاحب، علامہ منیر احمد یوسفی صاحب، قاضی مظفر اقبال رضوی صاحب، علامہ راغب حسین نعیمی صاحب، پیر محمد اطہر قادری صاحب، ضیاء الحق نقشبندی صاحب، رضائے مصطفےٰ نقشبندی صاحب، کرامت علی شاہ صاحب، سجادہ نشین علی پور سیداں، پیر غلام قطب دین صاحب، پیر اعجاز ہاشمی صاحب، قاری زوار بہادر صاحب اور دیگر بے شمار شخصیات شامل ہیں۔

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کو 5:00 بج کر 30 منٹ پر اُس جگہ پاک پر دفنا دیا گیا جہاں ہر سال حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ کا عرس منایا جاتا ہے اور جہاں آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ آسودۂ خاک ہیں۔

چہ خوش رسمے بنا کر دند بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری کو اپنی موجودگی میں حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا حکم فرمایا اور حیاتِ مبارکہ میں ہی صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی سنت پوری کرنے کی ہدایت فرمائی اور اُن کے چچا صاحبان حضرت میاں سعید احمد شرقپوری مدظلہ العالی اور حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کو اپنے بھتیجے کا خیال رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ کرے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی سنت بھری روایات زندہ و تابندہ رہیں۔ آمین

وہ جو لوگ اہلِ کمال تھے کہاں گئے؟
وہ جو لوگ اپنی مثال تھے کہاں گئے؟
چلے تو راہِ طریقت کا شاہسوار لگے
رُکے تو "شیر ربانی" کا شاہکار لگے

ہرگز نہ میرد ہر کہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدہ عالم دوام ما
عمر ہا در کعبہ خانہ مے نالمد حیات
تاز بزمِ عشق ، یک دانائے راز آید بروں

مجھے کون جانتا تھا تیری غلامی سے پہلے
آپ نے خرید کر ، انمول کر دیا

Marfat.com

چشمِ ظاہر میں ہے گرچہ چھپ گیا یہ آفتاب
حشر تک ہوتا رہے گا ذرہ ذرہ فیض یاب

ترے قدموں میں مجھے آج بھی ملتا ہے سکون
تری تُربت سے دُعاؤں کی صدا آتی ہے

بشکل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

﴿☆☆☆﴾

دلم خوش تر بدید از جمیل است
جہاں روشن زا انوارِ جمیل است
بہ للہی کرامات مجسم
ولایت یک سمن زارِ جمیل است
بہ افکار و گفتار و کردار
تواں گفتن کہ شاہکار جمیل است

امیر و صوفی و درویش و عالم
کہ ہر کس بس طلب گار جمیل است
نہ ہر سخنے بود شایانِ شائش
نہ ہر حرف سزا وار جمیل است
چہ دارد ذکر اُو طرفہ حلاوت
سکونِ قلب اذکار جمیل است

Marfat.com

نشانی حضرت ثانیؒ و شیر محمدؒ

چہ افکار وچہ آثار جمیل است

سراپا است چوں از ژنگ مانی

چوں قند پارس گفتار جمیل است

چہ داند ساقی پیر مغاں را

کہ ایں تاثیر ے خوار جمیل است

صدیق تاثیر شیخوپورہ

قطعات تاریخ ہائے وصال خضر فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

سید عارف محمود مجہور رضوی گجرات

"حق مآب فخر المشائخ" آہ! تاجدار شرقپور شریف

2013 عیسوی 1434 ہجری

زبدۂ انجمن صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی 2013 عیسوی

چلا دہر سے ہادی شرق پور

عقیدت بجا غم سے معمور ہے

شبِ فُرقت، عالمِ معرفت

سن الوداع کہ دو مجہور ہے

جہاں کو ہوا اُن کی رحلت کا صدمہ

تھے سامانِ اُمید فخر المشائخ

سَن وصل مجہور کہ ارتجالاً

ہے دامانِ اُمید فخر المشائخ

Marfat.com

اُٹھا آج یومِ مجدد کا داعی
سرِ بزمِ عرفان ، پیرِ طریقت
کہو سالِ "رحیل" مجبور رضوی
ہے منشاء ایماں پیرِ طریقت

تھا پیکر بجا ایک علم و عمل کا
گیا ہے جو کر کے ہمیں آج رنجور
کہو "پیرے خانہء نقشبندی
سَن وصل پر برملا آپ مجبور

بڑھی اِس سے رفعت ہے فقر و فنا کی
ہوا سلسلہ اِس سے مبرور کہیئے
ندا غیب سے ہے یہ مجبور آئی
جواہر شناس شرقپور کہیئے

حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے معاصرین اہل علم وفضل حضرات سے گہرے روابط رہے ہیں۔ ان میں حضرت مولانا محمد بخش مسلم، حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مولانا محمد منشاء تابش، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مولانا غلام محمد ترنم، مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر اچھروی، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلو مہار شریف، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، ماہر رضویات مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ علیہ، مولانا محمد یوسف خان قادری نکیالوی آزاد کشمیر، پیر محمد صادق صاحب گلہار شریف اور پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب نیریاں شریف پونچھ و دیگر شخصیات شامل ہیں۔

Marfat.com

حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائے۔
حضرات صاحبزادگان کے اسمائے گرامی بذیل ہیں۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری مدظلہ العالی

۳۔ حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی

۴۔ حضرت صاحبزادہ غلام نقشبند رحمتہ اللہ علی

فیوض وبرکات وکرامات پیرومُرشد بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ عالمی مبلغ اسلام

الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

۱)۔ سڑکوں کا جال بچھنا: 79-1978ء کی بات ہے جب حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ گیا ئیں گوجراں آزاد کشمیر ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ اُس وقت رابطہ سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے پہاڑی علاقوں کا سفر کٹھن تھا۔ راستے دشوار تھے۔ اس کے باوجود آپ کو کھوئیرٹہ سے گیا ئیں/کرجاہی اور دیگر پہاڑی مقامات پر بذریعہ پالکی سفر کرنا پڑا۔ راقم اُس وقت پانچویں کلاس کا طالب علم تھا تو مفتی نذیر احمد صاحب نے حضرت صاحب سے بیعت کروایا۔ آپ کا جن راستوں سے گزرا ہوا وہاں آج گھر گھر رابطہ سڑکیں موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہاں ان شاء اللہ جی ٹی روڈ بنے گی۔ آج نہ صرف جی ٹی روڈ ہے بلکہ جہاں جہاں آپ تشریف لے گئے ہر ایک گھر کے ساتھ رابطہ سڑک موجود ہے۔

۲)۔ 1991ء کی بات ہے کہ حضرت صاحب آزاد کشمیر کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے راقم کو حصول تعلیم کے سلسلہ میں متحرک فرمایا۔ آپ فرمانے لگے کہ کیا صورت حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضرت صاحب بی۔اے کا امتحان دیا تھا۔ انگریزی کی کمپارٹمنٹ آئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لاہور آجائیں۔ رات کو لوہاری گیٹ کے اندر شیر ربانی

Marfat.com

پریس ہے میں وہاں ہی ہوں گا اور پھر آپ نے ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی جو اُس وقت پنجاب یونیورسٹی شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین ہیں اُن سے ایم اے کرنے کی غرض سے مشاورت کر لیں۔ جب آپ دورے سے واپس تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ بعد میں نے بی اے کا انگریزی کا پرچہ دیا تو اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا۔ یہ بھی حضرت صاحب کی کرامت ہے کیونکہ آپ نے پہلے ہی منظوری دے دی تھی کہ ایم اے کے حصول کے لئے ڈاکٹر صاحب سے مشاورت کر لیں۔

پانچ چھ ماہ بعد آپ کے حکم کے مطابق میں نے لاہور جانے کا پروگرام بنا لیا۔ اس وقت میرے پاس سفر کے لئے سفر خرچ موجود نہ تھا تو میں نے ایک ساتھی سے پانچ سو روپیہ ادھار لیا اور لاہور روانہ ہو گیا۔ حضرت صاحب کے دیئے ہوئے ایڈریس پر پہنچا تو رات کو وہاں ہی اندرونِ لوہاری گیٹ شیر ربانی پریس پر قیام کیا اور صبح پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر صاحب سے مشاورت کی غرض سے چلا گیا۔ بعد ازیں شرقپور شریف چلا گیا اور حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

آپ فرمانے لگے کہ میں لاہور ہی ہوتا لیکن اسلام آباد بغرض حصولِ پاسپورٹ جانا پڑا حالانکہ یہ بات پہلے چھ ماہ بمقام گیائیں گوجراں ہوئی تھی۔ رات کو شرقپور شریف قیام کیا۔ صبح بعد نماز فجر حضرت صاحب نے مجھے بلایا۔ ایک بیگ سے روپے نکالے اور کہنے لگے کہ ان کی گنتی کرو۔ اُس وقت ایک اور دو روپیہ کے نوٹ کثرت میں ہوتے تھے۔ میں نے ان کی گنتی کر کے بتایا کہ 250 روپے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ انہیں اپنے پاس رکھ لو۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس پیسے موجود ہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ مجھے پتہ ہے کہ تیرے پاس ہیں۔ بہر حال آپ رکھ لیں۔ اس وقت کھوئیرٹہ سے آنے جانے کا کرایہ تقریباً 200 بنتا تھا۔ پھر آپ اپنے ساتھ کار میں بٹھا کر مویشی خانہ لے گئے اور گائیں بھینس اور بیل دیکھے۔ مویشی خانہ کے ساتھ ہی ہر ایک ایک ملازم کے لئے ایک کمرہ اور اُس میں سپیشل قسم کا بیڈ لگا ہوا تھا اور خاص بات یہ کہ ایک بیل دیکھا جس کا ماتھا اسم محمد ﷺ سے مزین تھا۔

راقم الحروف کی حتی المقدور کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پیر خانہ کے سالانہ عرس کی تقریبات میں حاضری کو یقینی بنایا جائے۔ ایک مرتبہ سالانہ عرس حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر والد صاحب سے اجازت طلب کی تو اجازت نہ مل سکی۔ مجھے بڑا شاق ہوا۔ رات کو عالم خواب میں حضرت

Marfat.com

صاحب نے مہربانی فرمائی تو آپ گیا ئیں تشریف لائے اور اپنی زیارت سے مستفید فرمایا۔

۴)۔ تین سال پہلے کی بات ہے کہ ہمارے خاندان میں ہی ایک خاتون کا وصال ہو گیا۔ قرابت داری تھی۔ نمازِ جنازہ کو 2 گھنٹے رہتے تھے کہ مجھے پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ حالات یہ ہو گئی کہ کمبل اوڑھ کے لیٹا ہی تھا کہ اونگھ آ گئی اور حضرت صاحب نے اپنی زیارت سے مستفید فرمایا۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کی فکر میں اٹھا تو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ کبھی پیٹ کا درد ہوا ہی نہیں ہے۔

۵)۔ راقم کا گھر گورنمنٹ بوائز مڈل سکول گیا ئیں سے تقریباً ایک کلومیٹر مغرب کی جانب واقع ہے۔ ایک مرتبہ یہ خیال آیا کہ رابطہ سڑک بنانی چاہئے کیونکہ حضرت صاحب نے کبھی تشریف لانا ہے تو کوئی دقت پیش نہ آئے۔ حضرت صاحب کی توجہ سے ہمارے گھر تک کچی سڑک بھی بن گئی جو کہ اپنی مدد آپ کے تحت بنائی گئی جس کا ٹھیکہ 1990ء میں -/70,000 روپے دیا گیا اور اس طرح آپ کی توجہ سے الحمدللہ! اب پختہ (R.C.C) روڈ کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے۔

ایک دن دِل ہی میں خیال کیا کہ جس مقصد کے لئے سڑک کی تعمیر کی گئی وہ پورا نہیں ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ حضرت صاحب تو بوجہ خرابی صحت نہیں آ سکتے۔ یہ سوچ بچار ہی تھی کہ آپ نے مہربانی فرمائی اور عالم خواب میں آپ تشریف لائے۔ اس گھر میں تشریف لائے جو طارق صاحب نے ہمارے گھر کے 500 میٹر کے فاصلے پر نیا تعمیر کیا تھا۔ میں نے اپنے چھوٹے بھائی محمد نوید کو کہا کہ جیپ سٹارٹ کریں تا کہ حضرت صاحب کو گھر لایا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب میری صحت ٹھیک نہیں ہے بعد میں آؤں گا۔ ٹھیک چھ ماہ بعد آپ پھر ہمارے گھر تشریف لائے اور اس کمرے میں آپ تشریف لائے جس میں کسی شے کو بسیرا تھا۔ رات کو 2 بجے چھت پر چلنے کی آواز آتی۔ جب میں چھت پر جاتا تو کوئی شے نظر نہ آتی۔ آپ کے تشریف لانے کے بعد اس طرح کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔

پچھلے سال جب آپ کے وصال کی خبر سنی تو انتہائی شاق ہوا لیکن نظام قدرت ہے جیسے رب کی رضا۔ گرمیوں کا موسم تھا اور آپ کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے سردخانہ میں رکھا گیا۔ دوسرے دن نمازِ جنازہ والے دن شرقپور شریف تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے بذریعہ ایمبولینس شرقپور شریف لانے کی غرض سے ہمراہ تین چار گاڑیاں لاہور چلے گئے۔ لاہور سے واپسی پر ہماری گاڑی

Marfat.com

ایمبولینس کے پیچھے تھی اور مجھے گاڑی میں اونگھ آ گئی تو دیکھتا ہوں کہ سفید قطروں والی بارش برس رہی ہے حالانکہ باہر خوب گرمی اور دھوپ تھی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فیض بعد از وصال بھی جاری و ساری ہے۔ آپ کے وصال کے ایک ہفتہ بعد سحری 2 بجے کا وقت تھا اور عالم خواب میں ہمارے گھر ڈیجیٹل نمبر کی گھنٹی بج رہی ہے۔ میں نے دِل میں خیال کیا کہ پتہ نہیں کس کا فون ہوگا۔ اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اِسی اثناء میں ٹیلی فون کا سپیکر خود ہی آن ہو گیا تو پتہ چلا کہ یہ تو حضرت صاحب کا ٹیلی فون ہے۔ آپ فرما رہے تھے کہ آپ سالانہ عرس کے موقع پر بڑی دوڑ دھوپ کرتے رہے ہیں آپ سب لوگوں کا شکریہ۔ سالانہ عرس شریف سے 2 ہفتے قبل میرا یہ معمول تھا کہ سالانہ عرس شریف کے اشتہار مختلف جگہوں پر چسپاں کرتا اور زیادہ حصہ اس میں مفتی نذیر صاحب کا تھا۔ بعد از وصال ایک مرتبہ راقم کو نمازِ عشاء کی ادائیگی سے پہلے ہی نیند آ گئی اور سو گیا۔ سحری کو پھر عالم خواب میں موبائل پر فون آیا اور کوئی کہہ رہا ہے کہ حضرت صاحب کا فون ہے بلکہ حضرت صاحب کی آواز بھی سنی گئی۔ جب وقت دیکھا تو سحری کے تین بجے تھے۔ اُٹھا اور نمازِ عشاء ادا کی۔ ٹیلی فون کرنے کا مقصد یہی تھا کہ نماز قضاء نہ ہو رہی ہے ادا کریں۔

دو ماہ قبل آپ نے مہربانی فرمائی اور اپنی زیارت سے مستفید فرمایا۔ آپ گیائیں گوجراں تشریف لائے اور گاڑی آپ خود ڈرائیو کر رہے ہیں اور گاڑی کی لائٹیں آف تھیں۔ میں نے عرض کی یا حضرت آگے موڑ ہے بائیں طرف چلیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ فرمانے لگے۔

"لے وائی گڈی توں چلانی ہے کہ میں"

دعا ہے کہ آپ کا سایہ تا قیامت و ابد ہم پر قائم و دائم رہے اور ہم آپ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہیں۔ آمین بحرمت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

ماسٹر محمد حنیف نقشبندی مجددی
ساکن گیائیں گوجراں تحصیل کھوئیرٹہ
ضلع کوٹلی آزاد کشمیر 0345-5556246

Marfat.com

حالاتِ زندگی حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپؒ کی میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی پیدائش 5/اکتوبر 1956ء میں اچھرہ لاہور میں نانا جان میاں محمد حنیف مرحوم کے گھر ہوئی۔ والد محترم نے کان میں اذان کہی۔ خلیل احمد نام رکھا گیا سات دِن کے سنتِ عقیقہ کروایا گیا۔ آپؒ نے دینی کتب کے علاوہ میٹرک تک تعلیم شرقپور شریف میں حاصل کی۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ آپ نے شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ سے 1973ء سے خلیفہ مجاز کی اجازت ہو کر ہزاروں لوگوں کو بیعت سے سرفراز فرما کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شامل کیا۔ آپؒ کی ساری زندگی سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احیاء میں گزری۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک بارونق اور پُر نور تھا۔ کشادہ پیشانی، روشن گول آنکھیں، پتلے ہونٹ، داڑھی مبارک گھنی اور سنت کے مطابق تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیاری پیاری باتیں سننے کو جی چاہتا تھا۔ راقم الحروف دیگر ارادت مندوں کے ہمراہ کئی بار حجرہ شریف میں ملاقات سے سرفراز ہوا۔ سادہ دِل، سادہ گفتگو، سادہ لباس۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد آتی تھی جو اولیاء اللہ کی نشانی بتائی جاتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کشف و کرامات کے پیکر تھے۔ یہی کیفیت آپؒ میں پائی جاتی تھی۔ والدین گرامی کا زبردست احترام کرتے تھے۔ اکثر محفل میں فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے ابا جان کے ہاتھ پر بیعت ہوں۔ اُن کے رُوبرو اونچی بات تک نہیں کرتا چونکہ وہ میرے ابا جان اور پیر ہیں۔ حضرت فخر شیرِ ربانی حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ بچپن سے ہی اللہ والے تھے۔ صحیح معنوں میں قلندر بادشاہ تھے۔ آپ کو مشاغل دنیا سے کوئی رغبت نہ تھی۔ دینی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 1972 عیسوی میں سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسلامی کالج لاہور سے ایف۔ اے اور طبیہ کالج لاہور سے طب کی تعلیم حاصل کی لیکن آپؒ نے طب کو پیشہ کے طور پر نہ اپنایا۔ اگر کوئی بیمار اپنی بیماری کا محفل میں ذکر کرتا تو آپ کوئی نہ کوئی دیسی نسخہ حکم فرمادیتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمت مجھے وراثت میں ملی

Marfat.com

ہے۔ میرے دادا جان حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ بھی حکمت جانتے تھے۔ آپ کا حکم کردہ نسخہ استعمال کرنے سے مریض ٹھیک ہوجایا کرتے تھے۔ اس میں آپ کی دعا بھی شامل ہوتی تھی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ذہن دینی تعلیم اور تبلیغ اسلام کی طرف مائل تھا۔ دینی جلسوں، کانفرنسوں اور تبلیغی دوروں پر جایا کرتے تھے۔ ملک بھر میں دن رات سفر میں رہتے تھے۔ ارادت مندوں، آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے عقیدت مندوں سے انتہائی پیار سے پیش آتے تھے۔ آزاد جموں وکشمیر کے عقیدت مندوں سے خصوصی پیار محسوس ہوتا تھا۔ آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے مقامات گیائیں گوجراں، کھوئی رٹہ، نکیال وغیرہ کے دورے کیے۔ راقم الحروف مولف کتاب ہذا نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ''میری یادیں'' مطبوعہ 2008ء صفحہ نمبر 106 پر آپ کے تبلیغی دورہ از 16-04-1983 تا 21-04-1983 کا ذکر کیا ہے جسے تبرک کے طور پر اس کتاب میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔

دورہ آزاد کشمیر حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی

17 اپریل 1983ء کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی جامع مسجد بلیاہ کوٹلی میں سیدنا صدیق اکبر کانفرنس میں بطور مہمان خصوصی تشریف لا رہے ہیں اور اس کے بعد کھوئی رٹہ، گیائیں نکیال وغیرہ کا دورہ فرمائیں گے۔ جامع مسجد بلیاہ کوٹلی میں بعد از نماز عشاء سیدنا صدیق اکبر کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپ نے بحیثیت مہمان خصوصی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان فرمائے۔ رات کو رحمانیہ ہوٹل پر قیام فرمایا اور اگلے روز کھوئیرٹہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ 20 اپریل 1983ء مغرب کے بعد جامع مسجد غوثیہ نکیال پہنچے۔ لنگر کے بعد نماز عشاء کے فوراً بعد سیدنا صدیق اکبرؓ کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی تھے۔ راقم الحروف محمد فضل شوق نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ قاری فخر الدین ہائی سکول کریلہ مجہان نے تلاوت فرمائی۔ نعت شریف کے بعد علامہ محمد یوسف خان قادری خطیب جامع مسجد غوثیہ نکیال نے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کیے۔ بعدازاں جناب صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نے مدلل بیان فرمایا۔ گیارہ بجے شب واپس

Marfat.com

کوٹلی روانہ ہوئے۔ وہاں سے اگلے روز براستہ میرپور لاہور پہنچے۔ ناچیز محمد فضل شوق، ماسٹر نذیر احمد آف گیائیں، ماسٹر طفیل احمد آف کراہی، ماسٹر محمد تاج خان نکیالوی اور ماسٹر محمود احمد طاہر نکیالوی ہمراہ رہے۔ نمازِ ظہر مسجد شیرِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ وسن پورلاہور میں ادا کی۔ نمازِ عصر کے بعد حضرت فخر المشائخ سے ملاقات ہوئی۔ اگلے روز شرقپور شریف دربار شیر ربانی حضرت شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری کے بعد واپس آئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ 5 جنوری 2012ء کو شرقپور شریف میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔
حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی موجودگی میں حضرت فخرِ شیر ربانی میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ حافظ میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی کو نمازِ جنازہ پڑھانے کا حکم دیا اور خود اقتداء کی۔ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ شرقپور شریف کا تاریخی جنازہ شمار ہوتا ہے۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کے سانحہ ارتحال کا سخت صدمہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی محفلوں میں ذکر فرماتے۔ راقم الحروف مولف کتاب ہذا کے ساتھ آخری ملاقات کے وقت بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فخرِ شیر ربانی میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی جوانی کی عمر میں رحلت اور شرقپور شریف کے تاریخی جنازہ ہونے کا ذکر فرمایا تو راقم الحروف نے عرض کی کہ بندہ ناچیز بھی جنازہ میں موجود تھا۔ آپ مریدین/ارادت مندوں کو میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔

فخرِ شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد مبارک میں دو صاحبزادگان ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ حافظ میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی

۲۔ صاحبزادہ میاں محمد صالح شرقپوری مدظلہ العالی

حالات زندگی صاحبزادہ حافظ میاں ولید احمد جواد شرقپوری مدظلہ العالی

صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری 7 جولائی 1981 عیسوی کو فخرِ شیر ربانی

Marfat.com

میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ حافظِ قرآن اور گریجویٹ ہیں۔ آپ دربار ''حضرت میاں صاحب'' پر جمعتہ المبارک کی خطابت و اقامت کافی عرصے سے کر رہے ہیں۔ آپ دیندار، حلیم الطبع اچھے مقرر ہیں۔ بچپن سے ہی اپنے داد جان حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور پرورش میں رہے ہیں۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ آپ کو صغیر سنی میں عرس پاک کے موقع پر تلاوت کلام پاک کا موقع دیتے رہے ہیں۔ آپ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے خاصے منظور نظر ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پوتے کو جمعتہ المبارک کی ذمہ داری سونپنے کے علاوہ حضرت فخر شیر ربانی میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا حکم فرمایا اور خود اقتداء کی۔ اسی طرح قل شریف کی دعا کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے اپنے دادا جان حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ بھی پڑھائی۔ اپنے دادا جان اور والد صاحب کے حکم سے سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ میں بیعت بھی کرتے ہیں۔ حضرت فخر المشائخ بیماری اور کمزوری کے دوران ملک کے دور دور حصوں آزاد کشمیر وغیرہ میں حسب حکم صاحبزادہ ممدوح کو اپنی نمائندگی کرنے کے لئے بھیجتے رہے۔ چنانچہ آپ نے کوٹلی، کھوئی رٹہ، گیائیں گوجراں، نکیال وغیرہ کے دورے فرمائے۔ ایک بار نکیال کے دورہ کے دوران دربارِ عالیہ سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ موہڑہ شریف نکیال ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے دوران راقم الحروف مولف کتاب ہذا کے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا۔

11-10 / مارچ 2013ء کی آخری ملاقات میں راقم الحروف مولف کتاب ہذا نے حضرت میاں فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کو آزاد کشمیر کے دورہ اور دارِ جمیل گیائیں شریف تیارہ کردہ مفتی نذیر احمد صاحب گورسی (ر) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی افتتاحی رسم کی عرض کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! شوق صاحب! صاحب فراش ہوں۔ میری جگہ میرے پوتے میاں ولید احمد جواد شرقپوری آئیں گے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے آخری عمر میں ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے مدیرِ اعلیٰ ہونے کا اعزاز بھی

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی کے سپرد کیا اور دفتر کا کام ان کے چھوٹے بھائی میاں محمد صالح شرقپوری کو عطا فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کی تحریر ماہنامہ نوائے شرقپور شریف کے مطابق حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت میاں خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی کو بھتیجے کا خیال رکھنے کا حکم فرمایا۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستگان/مریدین/ارادت مندوں کے لئے گلستان شیر ربانیؒ کے سارے پھول خوشبودار اور قابل احترام ہیں۔

اللہ میاں جملہ صاحباں کو خوش و خرم رکھے اور وابستگان آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔ آمین۔

حالاتِ زندگی حضرت صاحبزادہ محمد صالح شرقپوری مدظلہ العالی

آپ فخر شیر ربانی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی پیدائش 31/دسمبر 1992ء کو ہوئی۔ آپ ایف اے اور درسِ نظامی کے طالب علم ہیں۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ کو ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے دفتر کی ذمہ داری لگانا آپ کے عقلمند اور زیرک ہونے کا ثبوت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی عادات حضرت فخر شیر ربانی اپنے والد محترم کی طرح ہیں۔

حالاتِ زندگی حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ

حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری مدظلہ العالی 30/اپریل 1960 عیسوی کو فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے ہاں پیدا ہوئے۔ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے کان میں اذان کہی اور سعید احمد نام رکھا۔ آپ مدظلہ العالی نے میٹرک کا امتحان شرقپور شریف سے پاس کیا۔ بعد میں ایف۔اے کیا اور اپنے والدِ گرامی حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ آپ انتہائی منکسر المزاج، خلیق اور ہمدرد ہیں۔ ارادت مندوں سے خندہ پیشانی حلیمی سے پیش آتے ہیں۔

Marfat.com

آپ اپنے والد گرامی حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی جانشین ثابت ہوئے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے اسٹیج سے سیاست کا آغاز کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی سیاسی کارکردگی کی بناء پر لوہا منوایا۔ آپ کئی بار پنجاب صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور اسمبلی کے فلور پر نفاذ نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھرپور تحریک چلائی۔ 1997ء کے انتخابات میں بھی آپ حلقہ نمبر 136 پنجاب سے ایم پی اے منتخب ہوئے۔ فلاحی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ آپ انتہائی بااُصول، کھرے اور دوٹوک طبیعت کے مالک ہیں۔ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے ہونے کے اعتبار سے بھی عقیدت مندوں میں معروف و مشہور ہیں۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر اکثر جوشیلی تقریر کے ذریعے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ آپ نے پنجاب اسمبلی میں نفاذ اسلام کی قرارداد پیش کر کے پاس کروائی۔ آپ کے مطالبہ پر نمازِ مغرب پڑھنے کے لئے اسمبلی کا اجلاس روک دیا گیا۔ پنجاب اسمبلی میں یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ آپ جیسی متحرک دینی شخصیات کی وجہ سے بلند ہوا۔ آپ کا فرمان ہے کہ موجودہ سیاست میں جھوٹ زیادہ کارفرما ہے۔ اگر سیاست میں دیندار اور اچھے کردار والے لوگ آئیں تو ملک و معاشرہ کی ترقی ممکن ہوسکتی ہے۔ آپ انتہائی ملنسار، مخلص، دیانتدار اور اچھے مقرر ہیں۔ نمود و نمائش پسند نہیں فرماتے۔ مذہب اور سیاست کو ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم سمجھتے ہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ۔

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

آپ حضرت فخر المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہیں۔ درس قرآن اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل منعقد کرواتے ہیں۔

حالاتِ زندگی صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی 06 / مارچ 1970 عیسوی کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ والدِ گرامی نے کان میں اذان کہی۔ جلیل احمد نام رکھا۔ ساتویں روز عقیقہ کیا۔ آپ نے اپنے والد محترم حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت حاصل کی۔

Marfat.com

آپ نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے پاس کیا۔ ایف۔اے اور بی۔اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے معاشیات کا امتحان پاس کیا۔ آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر (ایم این اے) رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع شیخوپورہ کے ناظم بھی رہے ہیں۔ آپ نے ناظم ضلع کے انتخاب میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔

آپ حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں اور اتباع شریعت، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی سے کاربند ہیں اور عقیدت مندوں کو کاربند رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ دینی معاملات میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے دن رات صرف کرتے ہیں۔ شرقپور شریف کا شہزادہ ہونے کی وجہ سے بزرگانِ دین، علماء کرام اور عوام الناس آپ کی بہت قدر کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری دینی اور دنیاوی دونوں تعلیموں کا مرقع ہیں۔ مذہب اور سیاست کی اقدار سے واقف ہیں۔ فلاحی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ سیاسی اور دینی حلقوں میں یکساں طور پر معروف ومشہور ہیں۔ آپ ایک طویل عرصہ تک ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا انتظام والصرام کا اہتمام کر کے اپنی دینی صحافت کا لوہا منوایا ہے۔ وہ خانقاہی نظام میں روحانیت کی بناء پر استحقاق کے قائل ہیں نہ کہ وراثت کی بناء پر۔

حضرت فخر المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے دینی اور سیاسی کارناموں کو اُجاگر کرنے کے لئے آپ نے ماہنامہ نوائے شرقپور شریف کا اجراء کیا ہے جو آپ کا بڑا احسن اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ العالی کی عمر دراز فرمائے تاکہ ملک وملت کی تعمیر وترقی کے ساتھ ساتھ گلشن شرقپور شریف کی آبیاری کرسکیں۔ آمین

Marfat.com

شجرہ نسب میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ دربارِ عالیہ شرقپوری شریف مطابق خزینہ معرفت صفحہ نمبر 126 وچشمہ فیض الباری شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ 54

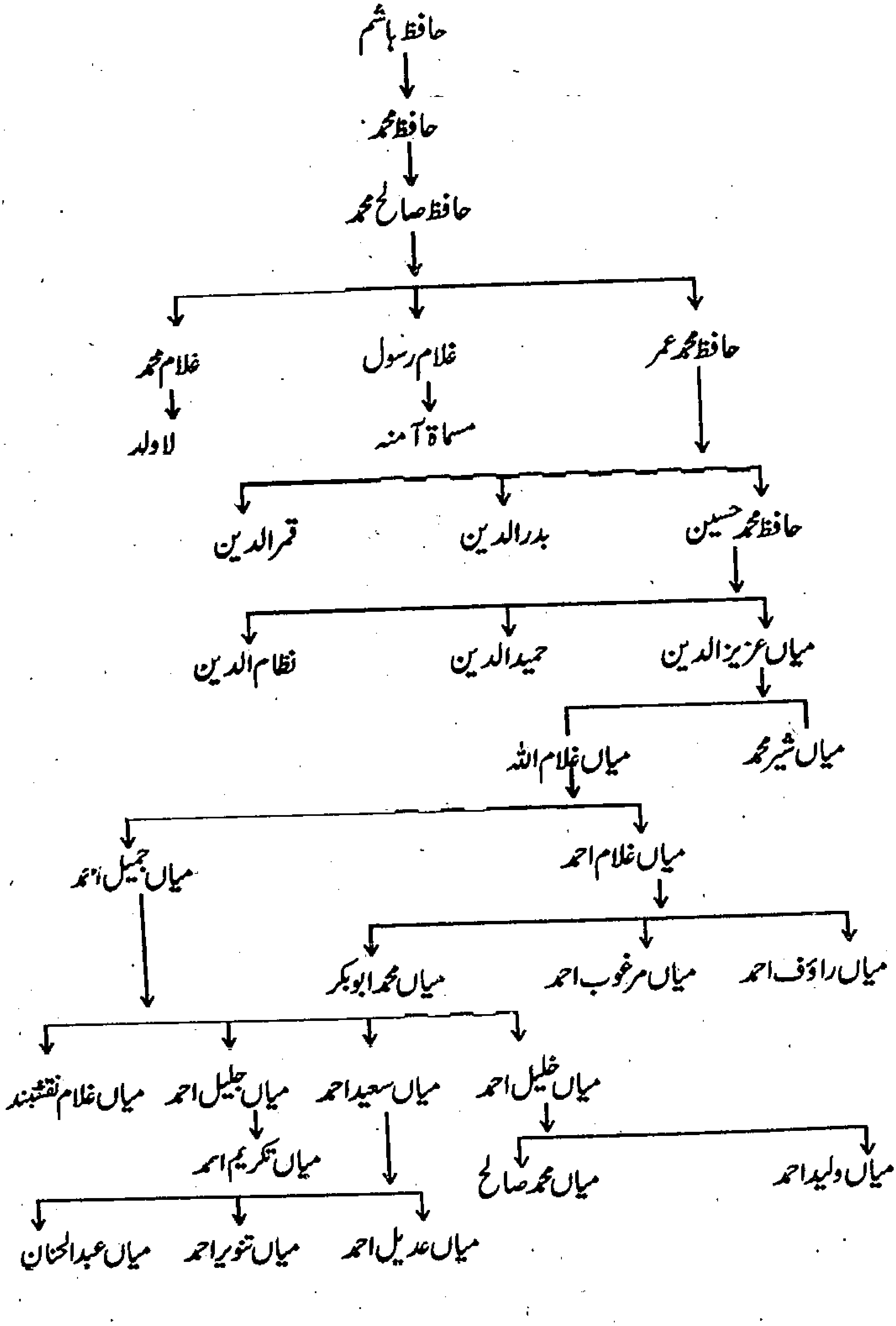

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَفْضَلُ الذِّکْرِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

شجرۂ منثورہ

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز

تا جمیع حضرات نقشبندیہ مجددیہ عالیہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

وحضرت ثانی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ (مع تاریخ وصال ومزار شریف)

۱۔ الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین رحمتہ اللعالمین سیدنا وشفعینا ووسیلتنا فی الدارین حضرت محمد ﷺ ۱۲/ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری مدینہ منورہ

۲۔ الٰہی بحرمت صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۳/ جمادی الثانی ۱۳ ہجری مدینہ طیبہ

۳۔ الٰہی بحرمت حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰/ رجب ۲۳ھ۔ مدائن

۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴/ جمادی الاوّل ۱۰۱ھ۔ مدائن

۵۔ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ ۱۵/ رجب ۱۳۸ ہجری، مدینہ

۶۔ الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ۱۴/ شعبان ۲۶۱ھ۔ بسطام

۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰/ محرم الحرام ۴۲۵ھ، خرقان

۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ ۴/ ربیع الاوّل ۴۷۷ھ۔ طوس

۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ ۲۷/ رجب ۵۳۵ھ، مرو

۱۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۲/ ربیع الاوّل ۵۷۵ھ، غجدوان

۱۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ یکم شوال ۶۱۶ھ، ریوگر قریب بخارا

۱۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ الخیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ، ۷۱۵ھ، ابخیر فغنہ

Marfat.com

۱۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ رامتینی رحمتہ اللہ علیہ ۲۸/ ذیقعدہ ۷۲۱ھ، خوارزم علاقہ بخارا

۱۴۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰/ جمادی الثانی ۷۵۵ھ، سماس قریب بخارا

۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ ۸/ جمادی الاوّل ۷۷۲ھ، سورخا قریب بخارا

۱۶۔ الٰہی بحرمت حضرت امام الطریقت وشریعت خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمتہ ۳/ ربیع الاوّل ۷۹۱ھ، قصرِ عرفاں بخارا

۱۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ ۲۰/ رجب ۸۰۲ھ، نوحفانیاں

۱۸۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ، ۵/ صفر ۸۵۱ھ، بلغور

۱۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ ۲۹/ ربیع الاوّل شریف ۸۹۵ھ، سمرقند

۲۰۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا زاہد ولی رحمتہ اللہ علیہ یکم ربیع الاوّل ۹۳۹ھ، موض وحش

۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش رحمتہ اللہ علیہ ۲۹/ محرم ۹۰۷ھ، استقراء مضافات ماوراءالنہر

۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمتہ اللہ علیہ ۲۲/ شعبان ۱۰۰۹ھ، موضع امکنہ نزد بخارا

۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ/ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ، دہلی

۲۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمتہ اللہ علیہ ۲۸/ صفر ۱۰۳۴ھ، سرہند شریف

۲۵۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ۲۸/ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ، سرہند شریف

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ ۹/ ربیع الاوّل شریف ۱۰۷۹ھ، سرہند شریف

۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ ۲۷/ ذوالحجہ ۱۱۲۶ھ، سرہند شریف

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت محمد حنیف پارسا رحمتہ اللہ علیہ، یکم صفر المظفر ۱۰۲۳ھ، بامیان از تواابع کابل

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ زکی رحمتہ اللہ علیہ ۱۱۴۳ھ، متنگی لاکھی

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ ۹/ ذوالحجہ مکہ مکرمہ

۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زمان رحمتہ اللہ علیہ ۴/ ذی قعدہ ۱۱۸۸ھ، حیدر آباد سندھ لواری شریف ضلع بدین

Marfat.com

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی احمد رحمتہ اللہ علیہ،۱۲۲۳ھ، موضع قاضی احمد علاقہ سندھ

۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ حسین رحمتہ اللہ علیہ رتر چھتر شریف مکان شریف پنجاب

۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۳/شوال ۱۲۸۲ھ، رتر چھتر مکان شریف پنجاب

۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ صادق علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ مکان شریف پنجاب

۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ ۹/ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ،
کوٹلہ پنجو بیگ ضلع شیخوپورہ

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت غوز مان، قطب دوراں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، ۳/ربیع الاوّل شریف ۱۳۴۷ھ، شرقپور شریف شیخوپورہ

۳۸۔ الٰہی بحرمت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سیدنا و مرشدنا میاں غلام اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، ۷/ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ، شرقپور شریف

۳۹۔ الٰہی بحرمت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ
۴ ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ شرقپور شریف

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شجرۂ منظومہ

اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری

وحضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری

(از علامہ حکیم سید علی احمد نیر واسطی رحمتہ اللہ علیہ)

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بخش دے یا رب تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافعِ روزِ جزا ﷺ کا واسطہ

صدق دے یا ربّ مجھے صدیق اکبرؓ کے لئے
فقر دے سلمانؓ محبوبِ پیمبر کے لئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی بنا
حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے مرے دل کو ضیاء

Marfat.com

رکھ مجھے با عافیت بہرِ جناب بایزید
ابوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھ کو نصرف کی نوید

بو علیؒ کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل
دے مجھے علمِ طریقت اور توفیق عمل!

بہرِ یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر!
عبدالخالق کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسیؒ کا دِ دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ
حرص دنیا کو مرے بت خانہء دِل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدینؒ کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدینؒ کا

Marfat.com

دے میرے دل کو سکوں یعقوب چرخیؒ کے طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا
حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لئے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار
تا کہ میرے گلشن اُمید میں آئے بہار

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئی رسول
بس رہی ہے جس میں اب تک بوئے گیسوئے رسول

واسطہ عبدالاحدؒ کا مالک ارض و سما
کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا

Marfat.com

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا
وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

بخش دے شیخ محمدؒ کے لئے میری خطا
واسطہ خواجہ ذکیؒ کا اپنی الفت کر عطا

واسطہ خواجہ زماںؒ کا دے مجھے ذوقِ فنا
بہر احمدؒ قبر میں ہو نورِ احمد ﷺ کی ضیاء

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسینؒ
دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین

حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام
ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی بہر امامؒ

بہر حضرت میر صادقؒ صاحب صدق و صفا
سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا

واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیر الدینؒ کا
دے مجھے علم و حیا رزق و شفا صبر و غنا

Marfat.com

واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نام کا
جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا!

عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے
شرقپور اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے

اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا
حضرت شیر محمدؒ صاحب ِ جود و سخا

قطب دوراں شیخِ عالم ہادی راہِ صفا
نائب شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ صدر العلیٰ

اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا
حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

واسطہ یا رب تجھے حضرت غلام اللہؒ کا
تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا

حضرت ثانیؒ کا صدقہ اے میرے ربّ قدیر
کر مرے سینے کو انوارِ نبی سے مستنیر

Marfat.com

بہر حضرت ثانی لاثانی جناب قبلہ گاہ
ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ

ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربِّ جلیل
دو جہاں کی زندگی ہو زیرِ دامانِ جمیل

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِحُرْمَتِہٖ ھٰذِہٖ الْاَسْمَآءِ کُلِّھَا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ O ط

تاریخ وفات قبلہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمتہ

چو مولائے قبلہ شرقپوری ز دنیا شد رواں با کلام و آرام
وصالِ شیرِ حق شیر محمد شدہ سال وصالش اے نیکو نام

۱۳۴۷ ہجری

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ O

رحمت فرمائے اللہ اپنے حبیب، ہمارے سردار محمد ﷺ پر اوران کی اولاد اوران کے اصحاب پر اور (اُن تمام پر) سلامتی ہو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

Marfat.com

اس کے بعد 3 مرتبہ یہ اشعار پڑھیں۔

جسے کہتے ہیں دنیا محمد ﷺ کا شیر
اس کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

پیر ثانی لاثانی شمع ھُدیٰ
رازِ دار حقیقت پہ لاکھوں سلام

دین و دنیا میں لاثانی جامِ کرم
ایسی زندہ کرامت پہ لاکھوں سلام

پیارے مُرشد ، مربی و محسن ادا
شرع و سُنّت کی دولت پہ لاکھوں سلام

جس کا بحرِ محبت ہے خاموش تر
اس کی روحانی عظمت پہ لاکھوں سلام

آیت الکرسی:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ 0

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ 0 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ 0 ط

Marfat.com

طریقہ خواندگی ختمات شریف نقشبندیہ

۱)۔ درود شریف..........................۱۰۰ بار

۲)۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥........................ ۵۰۰ بار

۳)۔ درود شریف..........................۱۰۰ بار

طریقہ ختم معصومیہ

۱)۔ درود شریف..........................۱۰۰ بار

۲)۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ ۵۰۰ بار

۳)۔ درود شریف..........................۱۰۰ بار

طریقہ ختم خواجگان

۱)۔ سورۃ الحمد مع بسم اللہ..........................۷ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥

۲)۔ درود شریف..........................ایک سو بار

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ٥

رحمت فرمائے اللہ اپنے حبیب، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد اور ان کے اصحاب پر اور (اُن تمام پر) سلامتی ہو۔

Marfat.com

۳)۔ سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ ہر دفعہ.......................اناسی (۷۹) بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

۴)۔ سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ مع بسم اللہ ہر دفعہ.......................ایک ہزار بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

۵)۔ سورۃ الحمد شریف مع بسم اللہ.......................سات بار

۶)۔ درود شریف.......................ایک سو بار

(۱)۔ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ ایک سو بار

(۲)۔ یَاکَافِیَ الْمُهِمَّاتِ ایک سو بار

(۳)۔ یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ایک سو بار

(۴)۔ یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ ایک سو بار

(۵)۔ یَاشَافِعَ الْاَمْرَاضِ ایک سو بار

(۶)۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ایک سو بار

(۷)۔ یَامُحَلِّ الْمُشْکِلَاتِ ایک سو بار

(۸)۔ یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ایک سو بار

(۹)۔ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ایک سو بار

پھر ہاتھوں کو اُٹھا کر دعا مانگے اور فاتحہ پڑھ کر خواجگانِ نقشبندیہ کی ارواحِ مقدسہ کو ایصال

Marfat.com

ثواب کرے۔

طریقہ ختم شریف

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

Marfat.com

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ج صلے فِیْهِ ج هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

درودِ تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاۤءِ وَالْوَبَاۤءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی

Marfat.com

کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَتِهٖ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَتِهٖ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ الْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ط یٰاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

وز برائے حضرت امام علی شاہ پیر روشن ضمیر
با فلک ولایت چوں بدر منیر

وز برائے حضرت خواجہ امیر الدینؒ ولی
آنکہ چوں خضرا ست پیر کامل مرد جلی

Marfat.com

وز برائے حضرت شیر محمدؒ بدر عید
آں کہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

وز برائے حضرت ثانی غلام اللہؒ پیر
مُرشِد اہل طریقت مظہر فیض کثیر

وز برائے آں میاں جمیل احمد صاحبِ کمال
جامع علم و عمل در خیر و خوبی بے مثال

سوزِ دل

حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ دیکھ کر حکیم علی احمد صاحب نیر واسطی نے مندرجہ ذیل سوزِ دل لکھا ہے۔

شان و شوکت سے یہ کس دولہا کی آتی ہے بارات
تھر تھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات

ہر زبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمد کا بہادر شیر ہے

آج اُٹھی یہ کس عاشق کی میت دھوم سے
وصل ہے کس کا خدائے قادر و قیوم سے

کس جنید وقت کی میت چلی آتی ہے یہ
قدسیوں کو عصمت و عفت میں شرماتی ہے یہ

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں ہوا شیر محمدؒ کا وصال
اُٹھ گئے گویا ابوذرؓ ہو گئے رخصت بلالؓ
یہ شکلیں پھر نہ دکھائے گی دنیا دیکھ لو
مصطفٰے ﷺ کے عاشقوں کی شکلِ زیبا دیکھ لو

ملت مرحوم کے ماتم میں اب روئے گا کون
دامنوں سے داغ ہائے معصیت دھوئے گا کون

اے زمین شرقپور شیر ِ الٰہی کی کچھار
دفن ہوتا ہے تیری مٹی میں شیرِ کردگار

ہے دعا تیر کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی
ہو ہمیشہ تجھ پر نور افشاں تجلی طور کی

اے ماہ پنہائے زمین — اے مہر عالم تاب دین
مقبول ایزد بالہدے — شیر محمدؒ بالیقین
سر چشمہء صدق و صفا — محبوب ربّ العلمین
قطب زماں غوث جہاں — پرواہ دین ِ متین!
ہم عاصیوں پر ہو نظر کرم — از بہر ختم المرسلین
آں رحمۃ اللعالمین

Marfat.com

فہرست آزاد جموں وکشمیر کے چیدہ چیدہ مریدین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب، پاکستان

۱۔ مولانا محمد یوسف خان قادری نقشبندی سکنہ بنالہ کالونی فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۲۔ (ر) پرنسپل محمد فضل شوق ولد سردار فرمان علی خان قوم فیروزال گکھڑ سکنہ بنالہ کالونی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۳۔ صوفی محمد زمان خان سکنہ بنالہ کالونی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۴۔ ماسٹر محمد تاج خان سکنہ نکیال غربی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۵۔ ماسٹر طفیل احمد خان ساکن نکیال غربی بٹنگل، تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۶۔ حاجی فیاض احمد خان سکنہ نکیال غربی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۷۔ ظفر احمد خان ایڈووکیٹ وسکنہ موہڑہ کھمب تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۸۔ حافظ لال محمد سکنہ ناڑا شریف دھروٹی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۹۔ مولانا محمد صدیق نقشبندی سکنہ کریلہ مجہان، تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۰۔ ماسٹر محمد اشتیاق خان ولد (ر) پرنسپل محمد فضل شوق میر پور آزاد کشمیر

۱۱۔ بابائے گیائیں گوجراں ماسٹر فقیر محمد چوہدری، سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ کوٹلی آزاد کشمیر

۱۲۔ محمد شفیق گورسی، فاروق احمد گورسی، ڈاکٹر جمیل احمد گورسی سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ کوٹلی

۱۳۔ (ر) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نذیر احمد گورسی سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۴۔ ماسٹر محمد حنیف چوہدری سکنہ گیائیں گوجراں تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۵۔ چوہدری طفیل احمد صابر سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۶۔ ماسٹر محمد اعظم ولد شیر باز سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۷۔ متین اعجاز ولد ماسٹر محمد اعظم سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۱۸۔ شفقت علی ولد کالا خان سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۹۱۔ محمد زمرد ولد کالا خان سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۲۰۔ گل محمد ولد محمد سائیں سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

Marfat.com

۲۱۔ محمد شبیر ولد مولا بخش سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۲۔ محمد رفیق ولد مولا بخش سکنہ کرجاہی تحصیل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۳۔ محمد فاروق ولد صوفی عبدالعزیز سکنہ بل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۴۔ ظہیر احمد ولد صوفی عبدالعزیز سکنہ بل کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۵۔ حاجی بشیر احمد، رضا احمد، محمد احمد، حاجی صدیق احمد، ساجد بشیر، ماجد بشیر، واجد بشیر سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۶۔ محمد عامر، محمد یاسر سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۷۔ محمد جمیل، محمد ابرار سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۸۔ شکیل احمد سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۲۹۔ محمود احمد، آصف محمود، سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۰۔ شفیق احمد، سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۱۔ قاضی محمد اسحاق (سپین) سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۲۔ محمد رفیق، محمد ریاض، حاجی محمد لطیف سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۳۔ حاجی ضیاء احمد (عرب امارات) سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۴۔ پروفیسر ماجد حسین، عابد حسین سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۵۔ محمد آصف، منظور حسین سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۶۔ محمد صابر کیانی، امیر احمد کیانی، عبدالرشید کیانی، حامد مختار کیانی، سکنہ منڈ ہیتر نکیال کوٹلی
۳۷۔ محمد یونس، محمد ریاض، محمد رفیق بھیال کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۸۔ محمد ریاض (عرب امارات)، محمد نوید (عرب امارات)، محمد ریاست (عرب امارات) مستری محمود سکنہ کھوڑ کھوئیرٹہ آزاد کشمیر
۳۹۔ محمد فاروق، محمد ظہیر بل کھوئیرٹہ آزاد کشمیر
۴۰۔ عبدالرشید، عبدالحفیظ، طارق حسین، چیئرمین محمد اکرم، محمد یونس، (انگلینڈ)
۴۱۔ محمد یوسف ولد سید محمد سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۴۲۔ ظہیر احمد ولد حاجی منشی خان سکنہ گیائیں گوجراں کھوئیرٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

Marfat.com

کتابیات

۱۔ خزینہ معرفت ازصوفی محمد ابراہیم قصوری

۲۔ حیات جاوید ملک حسن علی شرقپوری

۳۔ انقلاب الحقیقت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی

۴۔ خطبات شیر ربانی میاں محمد سعید شاد

۵۔ حدیث دلبراں حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری

۶۔ منبع انوار صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

۷۔ ماہنامہ نور اسلام اولیائے نقشبندی نمبر: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

۸۔ تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری پروفیسر سید منور حسین

۹۔ تذکرہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری محمد نذیر رانجھا

۱۰۔ چشمہ فیض شیر ربانی محمد یاسین قصوری نقشبندی

۱۱۔ انوار شیر ربانی ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

۱۲۔ انوار جمیل علامہ عبدالستار عاصم

۱۳۔ میری یادیں محمد فضل شوق نقشبندی

۱۴۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف شمارہ اکتوبر 2012ء

۱۵۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپوری شریف شمارہ جنوری 2013ء

۱۶۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف شمارہ اکتوبر 2013ء

۱۷۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف شمارہ نومبر 2013ء

۱۸۔ ماہنامہ نوائے شرقپور شریف شمارہ اکتوبر 2013ء

Marfat.com

(حصہ دوم)

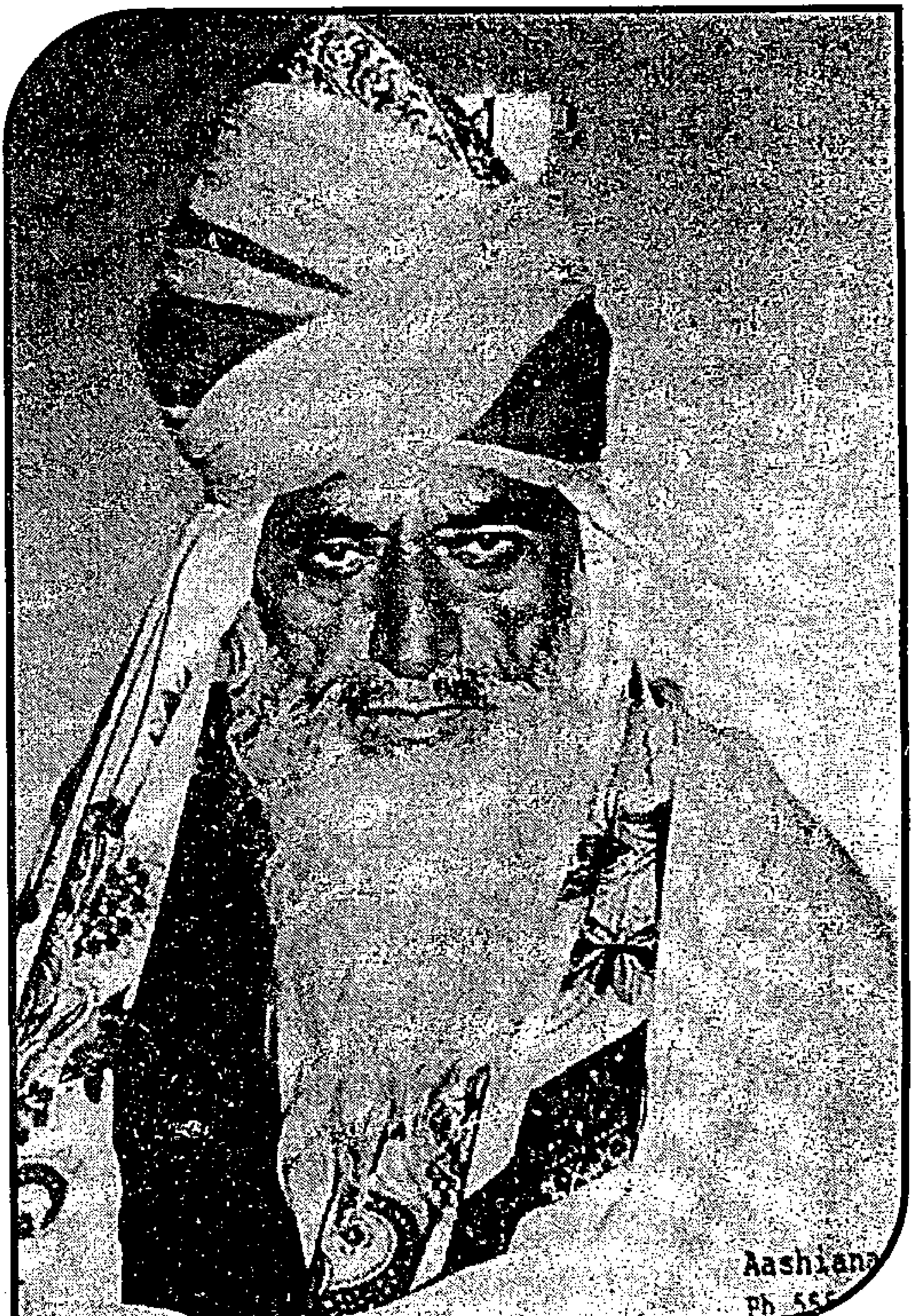

پیر مقبول حسین شاہ سرن کوٹ

Marfat.com

پیر پنجال حضرت شیخ احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ درہ پیر گلی مہینڈر

برصغیر پاک وہند کے شمال مشرقی حصے میں بلند وبالا پہاڑوں کا ایک سلسلہ سینکڑوں میلوں تک پھیلا ہوا ہے جسے کوہ ہمالیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔اِسی پہاڑی سلسلہ کی ایک شاخ ریاست جموں وکشمیر میں وادی کشمیر اور صوبہ جموں کے درمیان سے شروع ہو کر ریاسی، راجوری، مہینڈر، پونچھ، مظفر آباد وغیرہ کے بالائی حصہ سے گزرتی ہے جسے جموں وکشمیر کے جغرافیہ میں سلسلہ کوہ پیر پنجال کہا جاتا ہے۔اِس سلسلہ کوہ میں سے وادی کشمیر جانے کے راستے جموں سے درہ بانہال کے ذریعے قاضی کنڈ کے مقام پر وادی میں داخل ہوتے ہیں۔

راجوری سے درہال کی چوٹیوں پنج پہاڑے نندن سر کے راستے وادی کے ضلع شوپیاں میں داخل ہوتے ہیں۔مہینڈر سے پرانی مغل روڈ رتن پیر، بہرام گلہ، ڈوگریاں، پشیانہ سے اوپر چڑھ کر درہ پیر پنجال سے گذر کر ضلع شوپیاں میں داخل ہوتے ہیں جو کہ درہ پیر گلی کے نام سے مشہور ہے۔ایک اور راستہ پونچھ سے کہوٹہ، بھیڈی، توشہ میدان کے راستے ضلع بارہ مولہ میں داخل ہوتا ہے۔اِس طرح کوہِ پیر پنجال کی اونچی اونچی پہاڑیوں نے وادی کشمیر کو صوبہ جموں سے جغرافیائی طور پر علیحدہ کر رکھا ہے۔

درہ پیر پنجال علاقہ مہینڈر کے عین مشرق میں واقع ہے۔علاقہ مہینڈر جو بعد میں تحصیل مہینڈر کے نام سے پکارا گیا شرقاً غرباً درہ پیر پنجال سے شروع ہو کر منڈھول تک 35 میل لمبا اور 8 میل سے 15 میل تک چوڑا ہے۔اِس کا کل رقبہ 372 مربع میل ہے۔اِس کے کل 75 گاؤں ہیں۔قدرتی طور پر یہ وادی مہینڈر اور وادی سرنکوٹ میں تقسیم ہے۔علاقہ تھکیالہ پڑاواہ بھی 1947ء سے قبل تحصیل مہینڈر کا حصہ یعنی نیابت رہی ہے۔اس علاقہ کے 24 دیہات ہیں۔یہ علاقہ 14 میل لمبا اور 11 میل چوڑا ہے۔اس علاقہ کا کل رقبہ 93 مربع میل ہے۔

تقسیم ہند 1947ء کے بعد علاقہ تھکیالہ پڑاواہ آزاد جموں وکشمیر میں شامل ہے جبکہ وادی مہینڈر اور وادی سُرن بھارت کے زیر انتظام علاقے میں شامل ہیں۔اس طرح اب 1947ء سے قبل والی تحصیل مہینڈر تین تحصیلوں میں منقسیم ہو چکی ہے۔مہینڈر، سرنکوٹ، فتح پور تھکیالہ

Marfat.com

ا۔تحصیل مہینڈر خاص، ۲۔ تحصیل سُرنکوٹ، ۳۔ تحصیل فتح پور تھکیالہ (نکیال)

زیر تکمیل کتاب ''تذکرہ اولیائے مہینڈر پونچھ جموں وکشمیر'' میں سابق تحصیل مہینڈر یعنی موجودہ تحصیل مہینڈر، سُرنکوٹ اور فتح پور تھکیالہ کے اولیاء کرام کا ذکر کیا جارہا ہے اور اس کا آغاز حضرت احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ المعروف پیر پنجال (درگاہ شریف پیر گلی) سے ہورہا ہے۔

پیر پنجال کی وجہ تسمیہ:

پیر کے معنی ولی اللہ۔یعنی اللہ کا نیک بندہ اور پہاڑی زبان میں پنجال کے معنی پہاڑی سلسلہ کوہ ہے۔اِس طرح سے سلسلہ کوہ کے درہ میں واقع خانقاہ شریف پیر پنجال کی خانقاہ اور اِس درہ کا نام پیر گلی مشہور ومعروف ہے۔قدیم زمانہ میں پنجال/ پنچال کا نام کیسے پڑا۔حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔البتہ معروف تاریخ دان شری کے۔ڈی مینی پونچھی نے اپنی کتاب مکمل تاریخ راجوری جس کا ایک حصہ پہاڑی زبان میں ترجمہ ہوکر ماہنامہ ''شیرازہ'' سری نگر 10-2009 (راجوری نمبر) شائع ہوا ہے جس میں راجوری کو پنچال دیس کا حصہ بزمانہ مہابھارت بتایا ہے اور اس ریاست کے حکمران کا نام پنچال نریش لکھا ہے اور درویدی جس کی شادی شری الرجن سے ہوئی اِس حکمران کی بیٹی تھی وغیرہ۔

آمدم برسرِ مطلب۔پیر پنجال کے بارہ میں کوئی تحریری کتاب دستیاب نہیں ہوئی۔راقم الحروف نے (گیارہ نومبر دو ہزار بارہ) مورخہ 11-11-2012 کو براستہ مغل روڈ بفلیاز، بہرام گلہ، پشیانہ کے راستے جاتے ہوئے خانقاہ شریف حضرت احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ پر حاضری دی۔نیاز گزاری اور موقع ملاحظہ کیا۔خانقاہ شریف درہ پیر گلی میں پختہ سڑک مغل روڈ کے کنارے واقع ہے جو بجانب مغرب یعنی سرنکوٹ سے بفلیاز، بہرام گلہ،۔پشیانہ اور گلی کل 51 کلومیٹر ہے۔متصل مسجد شریف ہے۔ یہ درہ سطح سمندر سے 9600 فٹ بلند ہے۔بھاری برفباری ہوتی ہے۔اس لئے خانقاہ شریف اور مسجد شریف کی تعمیر برفانی علاقہ کے مکانوں جیسی ہے۔حاضری، نیاز گزاری اور دُعا کے بعد لنگر میں حاضری دی جو شب وروز جاری رہتا ہے اور نمکین چائے اور آٹے کے ستوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔درہ کے مشرق حصہ میں وادی کشمیر یعنی صوبہ کشمیر کا ضلع شوپیاں آتا ہے۔اس ضلع کے مسلم ڈویلپمنٹ بورڈ نے مزار شریف کی دیوار پر ایک کتبہ آویزاں کیا ہوا ہے جو اِس خانقاہ کے سلسلہ میں واحد تحریری دستاویز ہے۔

Marfat.com

کتبہ بذیل ہے۔

کتبہ خانقاہ پیر پنجال حضرت احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ جب حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کشمیر تشریف لائے تو آپ بھی درہ پیر سے واردِ کشمیر ہوئے۔ یہاں اُس سے قبل ہی ایک غیر مسلم جوگی رہتا تھا جو اپنے باطل کمالات کی وجہ سے مشہور تھا اور اِس درہ پر اُس کے رہنے کی جگہ تھی۔ حضرت امیر کبیر رحمتہ اللہ علیہ نے جوگی کو مسلم ہونے کی دعوت دی مگر جوگی نے انکار کر کے حضرت امیر کبیر رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے کمالات دکھانے شروع کر دیئے۔ جوگی ہوا میں اُڑنے لگا۔ حضرت امیر کبیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پاپوش کو حکم دیا اور پاپوش اُسے مارتے مارتے نیچے لائی۔ جب جوگی کے تمام کمالات بے سود ثابت ہوئے تب وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوا اور شرط یہ رکھی کہ میں دنیا تا قیامت زندہ رہنا چاہتا ہوں اور حضرت امیر کبیر رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا نام شیخ احمد کریم رکھا۔ اِس وجہ سے اِن کا نام پیر پنجال ہوا۔ منجانب مسلم ڈویلپمنٹ بورڈ شوپیاں۔

نوٹ: پیر گلی خانقاہ حضرت شیخ احمد کریم رحمتہ اللہ علیہ المعروف پیر پنجال، وادی کشمیر کے ضلع شوپیاں اور صوبہ جموں ضلع پونچھ کے عین اتصال پر واقع ہے۔ لہذا اِسے وادی کشمیر والے ضلع شوپیاں میں اور جموں والے ضلع پونچھ میں شمار کرتے ہیں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

پیر طریقت، صاحب شریعت حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری

قادری، نقشبندی، پمروٹی، سرنکوٹی، پونچھی رحمتہ اللہ علیہ

بصد عقیدت واحترام متعدد کتب کے حوالہ جات اور علاقائی عوامی روایات کی روشنی میں پیر طریقت، رازدارِ حقیقت، عالم باعمل، عارف باللہ، بقاباللہ، نائب حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، عالم وفاضل حضرت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی کے حالات زندگی تحریر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اگرچہ کم علمی، بے بضاعتی اور علمِ تصوف کی گہرائی اور گیرائی سے ناواقفیت دامن گیر ہے۔ تاہم حضرت اقدس جناب مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے خاندانِ عالی سے عقیدت ومحبت کے جذبات کچھ نہ کچھ حالات تحریر کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ اُمید واثق ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں میری یہ معمولی اور حقیرانہ سعی دربارِ حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری میں قابلِ قبول ہوگی۔

اما بعد: آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی متعدد کتب میں درج ہیں۔ آپ کی سوانح حیات بعنوان ''مخزنِ اسرارِ آفتابِ غوثیہ'' آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ پیر محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی سجادہ نشین دربارِ عالیہ پمروٹ شریف نے سال 1987ء میں تحریر فرمائی ہے جس میں تفصیلی طور پر خاندانی تبلیغی اور معاشرتی و روحانی حالات تحریر فرمائے ہیں۔ یہ کتاب 96 صفحات پر مشتمل ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات پاک پر سند کا درجہ رکھتی ہے۔

ایک دوسری کتاب آپ کے مریدِ خاص اور فتاویٰ نویس منشی محمد ابراہیم خان پٹھان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر کی خودنوشت سوانح حیات مرتبہ راقم الحروف محمد فضل شوق ہے جس کے صفحات نمبر 34 تا 43 پر بعنوان ''شروع ذکرِ جمیل سید حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری ساکن پمروٹ علاقہ سورن تحصیل مہینڈر پونچھ'' آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی حالات مع وفات، تجہیز وتکفین وغیرہ اُردو نثر ونظم میں تحریر شدہ ہیں۔ چونکہ یہ حالات زندگی بھر ساتھ رہنے والے مریدِ خاص عقیدت مند کے تحریر کردہ اور چشم دید ہیں اس لئے یہ حالات بھی سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

راقم الحروف مولف کتاب ہٰذا کی خود نوشت سوانح حیات ''میری یادیں'' کے صفحات نمبر 28، 110 اور 216 پر جناب ممدوح اور ان کے صاحبزادگان حضرت پیر جماعت علی شاہ بخاری سابق ممبر قانون ساز اسمبلی ریاست جموں و کشمیر اور پیر طریقت عالم باعمل حضرت پیر محمد مقبول شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے 1983ء میں دورہ پاکستان و آزاد جموں و کشمیر کا ذکر ہے جس کا راقم الحروف عینی شاہد ہے۔

راقم الحروف محمد فضل شوق کی مولفہ کتاب، مکتوبات بنام شوق مع مضامین شوق کے صفحات نمبر 254 تا 257 پر حالات بعنوان حضرت پیر مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی درج ہیں۔ جو مختلف کتب سے ماخوذ ہیں۔

کتاب سراج القصص مصنفہ سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری پمروٹی جو 396 صفحات پر مشتمل ہے جو قرآنی سورہ یوسف کی پنجابی/ پہاڑی اشعار میں ترجمہ و تفسیر ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے سیّد مشتاق احمد شاہ بخاری سابق ایم ایل اے/ وزیر حکومت ریاست جموں و کشمیر بن حضرت پیر محمد مقبول شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ پمروٹ شریف نے حرفِ اوّل کے طور پر اپنے دادا محترم کے حالات و زندگی بیان فرمائے ہیں۔ یہ کتاب مطبوعہ 2006ء ہے۔ حضرت حاجی الحرمین سیّد نظر محی الدین بخاری ابن حضرت پیر محمد مقبول شاہ بخاری نے ترتیب و تدوین کی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت بابا نورانی شاہ نورانی راجوری درگاہ شریف نور پور سیّداں تحصیل دینہ ضلع جہلم (پاکستان) کی سوانح حیات مولفہ سیّد حیدر شاہ غالب کے صفحات نمبر 18 تا 19، 22، 39 تا 40، 61 تا 66 پر بھی مختلف حوالہ جات سے ذکرِ جمیل مرقوم ہے۔

ایک تاریخی کتاب بنام پہاڑی قبائل مصنف خوش دیو سینی کے صفحہ نمبر 118 تا 119 پر ''زیارت پیر حبیب شاہ پمروٹ سرنکوٹ'' کے عنوان سے حالات درج ہیں۔ مندرجہ بالا کتب کے مطالعہ، راقم الحروف مولف کے بزرگوں کے بیان کردہ حالات اور خود راقم الحروف مولف کی حضرت پیر جماعت علی شاہ بخاری اور حضرت پیر محمد مقبول شاہ بخاری المعروف متو پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ملاقاتوں کے حوالے سے حالات سپردِ قلم کیے جا رہے ہیں۔ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

Marfat.com

آپ کا اسم گرامی سیّد محمد حبیب اللہ شاہ بخاری تھا۔ عوام میں پیر مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کا حلیہ مبارک قد میانہ، چہرہ پُر جلال اور رُعب دار، سر مبارک گول اور متوسط، پیشانی مبارک کشادہ، چہرہ سفید، آنکھیں سیاہ، ناک مبارک طویل و بلند ریش مبارک گھنی سیاہ گھنگریالی، سینہ مبارک کشادہ، جسم اطہر سفید، کمر پتلی، بازو طویل، انگلیاں لمبی پتلی اور ہتھیلی نرم و کشادہ

آپ نجیب الطرفین حسنی و حسینی سیّد ہیں۔ والد محترم کی جانب سے 32 واسطوں کے ساتھ امام حسین علیہ السلام اور والدہ محترمہ کی جانب سے 31 واسطوں کے ساتھ امام حسن علیہ السلام کے ساتھ نسب نامہ جاملتا ہے۔

آپ علاقہ بالاکوٹ در بے سنگواں موضع کانسی ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آٹھ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ کا وصال ہو گیا۔ آپ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے۔ آپ نے ظاہری و باطنی علوم حاصل کرنے کے لئے مختلف دینی مراکز میں تعلیم حاصل کی اور اٹھارہ برس کی عمر میں ظاہری علوم دینی و شرعی فارغ التحصیل ہو کر سند لے کر گھر چلے آئے۔
آپ 1846ء میں بمقام بالاکوٹ پیدا ہوئے اور 1919ء میں بمقام پمروٹ سرنکوٹ وصال پایا۔ آپ کی سوانح حیات کے مولف آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت متو پیر صاحب نے تاریخ وفات 8 جمادی الاوّل 1341 ہجری تحریر کی ہے۔

مولانا محمد ابراہیم خان مرید خاص نے 13 پوہ 1979ء لکھی ہے اور آپ کے پوتے صاحبزادہ سید مشتاق احمد شاہ بخاری سجادہ نشین درگاہ پمروٹ شریف نے ولادت 1846ء اور وصال 1919ء، عمر 73 سال درج کی ہے۔ حضرت متو پیر صاحب نے بھی عمر 73 سال تحریر فرمائی ہے۔ 1846ء تا 1919ء عمر 73 سال ہی بنتی ہے۔

مسٹر خوش دیو مینی مصنف پہاڑی قبائل نے وفات 1841ء لکھی ہے جو کہ غلط درج ہوئی ہے۔ تاریخ ولادت 1846ء خاندانی ریکارڈ میں دستیاب ہے۔ اس لئے درست ہے۔ مینی صاحب کو ریکارڈ درست کر لینا چاہیئے۔

تحصیل علم ظاہری کے بعد آپ نے کسی مردِ سالک کے پاس حاضر ہو کر فیض حاصل کرنے

Marfat.com

کا ارادہ کیا اور کشمیر کی جانب روانہ ہوئے۔ قبلہ حاجی سید محمد مراد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کریڑ شریف کے مزار پر پہنچے، قیام کیا۔ رات کو خواب میں حضرت قبلہ سیّد حاجی محمد مراد صاحب نے فرمایا۔

رُسل صاحب جو فقیر مستوار سری نگر ہے اُس کے پاس جاؤ۔ اپنا مطلب دریافت کرو۔ چنانچہ آپ کریڑ شریف سے سری نگر روانہ ہو گئے۔ رُسل صاحب کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے پُر تپاک استقبال کیا اور ایک تخت پر بٹھا دیا۔ صبح کے وقت فرمایا۔ پونچھ میں جاؤ وہاں ایک مرد باشریعت وقت کا غوث سالک ہے۔ تمہارا فیض اُس کے پاس ہے۔

چنانچہ مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ بلند پہاڑی کو عبور کر کے سرنکوٹ کی وادی میں داخل ہوئے۔ کچھ عرصہ اِسی علاقہ میں تبلیغ کی اور پھر وطن واپس جانے کا ارادہ کر لیا لیکن ڈونکس پونچھ کے مقام پیر شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ نے خواب بتا کر اُنہیں واپس مہینڈر جانے کو کہا۔ پیر شہاب دین صاحب کے حکم کے مطابق آپ واپس مہینڈر روانہ ہوئے اور پھر موضع کھنڈ ہار علاقہ تھکیالہ پڑاواہ تحصیل مہینڈر کے مقام پر حاضر ہو کر حضرت سائیں فتوح الدین رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ حضرت سائیں فتوح الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں تین دِن رہ کر واپس سرنکوٹ کے علاقہ میں تشریف لائے اور موضع پمروٹ میں ایک مسجد شریف تعمیر کروائی۔ ساتھ ہی اپنے لئے ایک حجرہ تعمیر فرمایا۔ یہاں ہی ان پر اِسرار نہانی کھلے اور مقام ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہو گیا۔ ایک دن ذکر الٰہی میں مشغول تھے کہ راز والا سرِ نہاں پیرانِ پیر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جلوہ گر ہوئے اور توجہ غوثیت سے سرفراز فرمایا۔ بعد میں بذریعہ ڈاک سند غوثیت عطا ہوئی۔

آپ سے قبل پونچھ مہینڈر راجوری وغیرہ کے لوگ دین اسلام سے ناواقف ہو رہے تھے۔ آپ نے اس علاقہ میں تبلیغ، تقاریر، فتاویٰ وغیرہ کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔ آپ کو راجہ پونچھ کے دربار سے قاضی گرداوار اور علاقہ پونچھ مہینڈر مقرر کیا گیا۔ آپ نے 1911ء میں انجمن اسلامیہ کا قیام کر کے پونچھ کے مقام پر جلسہ عام کرایا جس میں راجہ پونچھ بلدیو سنگھ بھی شامل ہوئے۔ آپ نے عہدہ قاضی گرداوری اپنے بڑے صاحبزادے سید ہدایت اللہ شاہ بخاری کو سونپ دیا اور ان کی وفات پر سید بابا نوران شاہ نورانی قاضی گرداور مقرر رہوئے۔ پیر کامل سائیں فتوح الدین رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نے وفات سے پہلے موضع کھنڈہار بلا کر خرقہ خلافت عطا کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں لوگوں کو بیعت فرمانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ باباجی صاحب لاروی رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سادہ لباس زیب تن فرماتے۔ سادہ غذا استعمال فرماتے۔ بہت ہی کم مقدار میں کھانا تناول فرماتے۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز کرتے۔ سبز چائے کا میٹھا قہوہ پسند تھا۔ خود بھی استعمال کرتے اور اس سے مہمانوں کی تواضع کرتے۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص میرے بعد میری روح کے ثواب کی خاطر قہوہ دے گا اُس کی ہر حاجت خداوند قدوس پوری فرمائے گا۔ وہی بھی پسند فرماتے تھے۔

آپ کے گھر کے سامنے ناپاک جانور نہیں آتا تھا۔ ریاست جموں وکشمیر بھارت، آزاد جموں وکشمیر اور پاکستان میں آپ کے مرید لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ خصوصاً علاقہ ناڑ فیروزالاں مہینڈر کی فیروزال برادری اور درہال ملکان راجوری کی ملک برادری کی اکثریت آپ کی عقیدت مند ہے۔ مختلف اولیاء کرام نے آپ کو نائب غوث الثقلین فرمایا ہے۔ آپ تنہائی کے عالم میں کثرت فی الوحدت کے دریائے معرفت میں غوطہ زن رہتے اور راز و نیاز الٰہی کو پوشیدہ رکھتے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ کی روحانی کیفیت کے بارہ میں سردار گوہر خان سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر نے حضرت باباجی صاحب لاروی رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی توجہ سے فرمایا کہ خداوند قدوس جل شانہ سے مولوی صاحب کا ایک ایسا رابطہ ہو گیا تھا کہ ہر لحظہ لحظہ میں دیدار الٰہی حاصل ہوتا تھا۔ واصل حق ہو جاتے تھے۔ اصل حقیقت یہ تھی۔ اس وجہ سے اس راز سے کسی کو آگاہ نہیں کیا۔ اولیائے کرام میں سے بعض ایسے مقرب ہوتے ہیں جو دنیا و مافیھا سے گم ہو جاتے ہیں۔ کثرت فی الوحدت الٰہی میں دائم حضوری اور خصوصی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ فرما کر قبلہ باباجی صاحب لاروی رحمتہ اللہ علیہ رونے لگے اور جناب صاحب موصوف کی بہت سی خوبیاں بیان فرمائیں۔ حضرت صاحب چھوڑاں شریف نے فرمایا "ریاست پونچھ تحصیل مہینڈر میں جناب مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں۔" وہ اس وقت نائب الثقلین ہیں۔ دن کو دائم حضوری جناب غوث الثقلین حاصل ہے۔ ایسا مقام کسی بھی ولی کو حاصل نہیں ہوا۔

Marfat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف نے فرمایا۔

''پونچھ تحصیل مہینڈر سرنکوٹ میں جناب مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں۔ نائبِ غوث اعظم ہیں۔ معرفت کی سب کنجیاں اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ غوث الاعظم علیہ الرحمتہ کے منظورِ نظر ہیں۔ ان کا ہر اشارہ غوث الثقلین کا اشارہ ہے۔''

جناب قاضی صاحب اعوان شریف والوں نے فرمایا

''میاں کالو بہت فقیروں کے پاس پھرے ہو۔ میں تجھے کامل مرد بتاتا ہوں جو کہ حضرت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں۔ تحصیل مہینڈر تشریف لائے ہیں۔ وہ نائب غوث اعظم پیرانِ پیر حضرات میراں محبوب سبحانی ہیں جو فیض وہاں ہے وہ کہیں بھی نہیں۔''

حضرت نظام الدین کیاں شریف نے فرمایا۔

''مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب عنقریب سرکارِ بغداد شریف حضرت غوث اعظم کے نائب ہوں گے۔ اس سے قبل ایسی منظوری کسی کو نہیں ملی''۔ بابا جی لاروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کرامات: مولوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف پیٹھ نہ کریں ورنہ رد ہو جائیں گے۔

حضرت پیر مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات ان گنت ہیں اور پونچھ، مہینڈر راجوری وغیرہ علاقوں میں لوگ بیان کرتے ہیں ''نمونہ از خروارے'' تبرک کے طور پر چند ایک کرامات کا ذکر ہے۔

۱۔ عبدالسبحان سکنہ شوپیاں کشمیر کو جب اپنے پیر نے رد کیا تو وہ قبلہ مولوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہو کر مرید ہوا اور اس کی مراد پوری ہوئی۔

۲۔ حاجی بابا نوران شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے مولوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ میرا بیٹا نوران شاہ پونے دو سال ہوئے حج پر گئے واپس نہیں آئے۔ آپ نے استخارہ کر کے مائی صاحبہ کو بتایا کہ حاجی صاحب زندہ ہیں اور چالیس روز کے بعد گھر آ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۔ جب حضرت بابا جی صاحب لاروی رحمتہ اللہ علیہ کو مہاراجہ کشمیر کے ساتھ ہاتھ ملانے کی وجہ سے فیض بند ہوا تو آپ کو حضرت غلام شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ شاہدرہ شریف جانے کا حکم ہوا۔ حضرت

Marfat.com

مولوی سید حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ بھی ساتھیوں کے ساتھ ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں سخت بارش ہوئی۔ سب کے کپڑے بھیگ گئے لیکن قبلہ مولوی صاحب کے سوکھے رہے۔

۴۔ علاقہ سرنکوٹ میں طاعون کی بیماری پھیلی۔ لوگ مرنے لگے۔ حضرت صاحب موصوف کے پاس آئے تو پانی دم کر کے دیتے تو فوراً شفاء ہو جاتی۔

۵۔ مقدم بہادر علی سکنہ کلر موہڑہ کے خلاف چھ مقدمات عدالت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا جا خداوند ذوالجلال تمہیں آزاد کرے گا۔ جب بہادر علی عدالت میں حاضر ہوا تو تمام مثلیں ہی گم ہو گئی تھیں۔

۶۔ سردار دوست محمد خان سکنہ کلر موہڑہ تیز گھوڑی سے گر کر ران ٹل گئی در گجن ہسپتال وغیرہ کہیں ٹھیک نہ ہوا۔ اس کو شاہدرہ شریف بلایا۔ آپ کی دعا سے ران چڑھ گئی اور ٹھیک ہو گیا۔

۷۔ ڈھوک پتھریاں جا رہے تھے۔ راستے میں پیر پنجال کی چڑھائی میں ایک بھینس بچہ جننے لگی۔ پاؤں باہر آ گئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لاٹھی سے بھینس کو مارا اور فرمایا ڈھوک پتھریاں چل کر بچہ جننا۔ چنانچہ تین دن بعد ڈھوک پتھریاں جا کر بھینس نے بچہ جنا۔

۸۔ ملک مصاحب علی موضع درہال مرید خاص بیمار ہوا۔ کمر میں سوراخ ہو گیا۔ ہسپتالوں میں علاج نہ ہو سکا۔ اس نے تنگ آ کر خیال آیا کہ ننڈن سر جھیل میں ڈوب جاؤں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مصاحب علی! میرا مرید ہو کر حرام موت مرنا چاہتا ہے۔ توبہ کر اور واپس جا۔ آپ نے بتایا کہ یہ شخص آپ کا علاج کرے گا۔ چنانچہ اُسی خواب والے شخص نے علاج کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

۹۔ ایک بار آپ رحمتہ اللہ علیہ درہال تشریف لے گئے۔ ملک شاہجہاں آپ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ فرماتے ہوئے فرمایا! شاہجہاں تو اکیلا ہے۔ اس نے کہا جی میں اکیلا ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! اب جہانگیر بھی تمہارے ساتھ شامل کر دیا۔ چنانچہ اس کی بوڑھی ماں کو ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جہانگیر رکھا۔

۱۰۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ گرجن ڈھوک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا عصا اٹھایا اور زمین پر مارا۔ فرمایا! ہٹ پلید بھاگ جا۔ اُن کے مرید صدر دین پر ریچھ نے حملہ کیا تو صدر

Marfat.com

دین نے خوف کے مارے بلند آواز سے کہا یا حضرت مولوی صاحب میری مدد کیجئے۔

صدر دین نے ملاقات پر بتایا کہ ریچھ میری طرف دوڑا۔ میں نے آپ کو پکارا۔ حضور سامنے آئے اور ریچھ کو مارتے ہوئے غائب ہو گئے۔

۱۱۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ پیر کامل حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے۔ راستے میں سائیں کمال الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے۔ ان کی لڑکی نے جو مائی طوطی صاحبہ کے نام سے مشہور تھیں جناب کے لئے چائے تیار کی۔ آپ کے ساتھ اس وقت 12 اشخاص تھے۔ جب چائے تیار ہوئی تو جناب کی ملاقات کے لئے ایک جم غفیر آن پہنچا۔ جناب نے لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمانے کے بعد حکم دیا سب کو چائے دو۔ تو چائے بنانے والی نے عرض کی چائے صرف آپ کے ساتھ آنے والے 12 افراد کے لئے ہی تیار ہے۔ باقی لوگوں کے لئے نہیں۔ آپ نے برتن پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا سب کو چائے دیتے جاؤ۔ چنانچہ چائے سب نے پی اور اتنی ہی بچ گئی۔

۱۲۔ حضور رحمتہ اللہ علیہ پیر کامل کے مزار پر تشریف لائے۔ حکم دیا جو بکرا ہم لائے ہیں وہ ذبح کر کے اور چاول پکا کر لنگر تقسیم کیا جائے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد مکان میں تشریف لے گئے۔ صبح ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ پر تشریف لائے تو تالا لگا ہوا تھا۔ سائیں کالو جو زیارت شریف کا خادم تھا نہ آیا۔ ایک آدمی کو بھیجا، وہ دیر سے آیا اور بیٹھ گیا۔ تالا نہ کھولا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تازہ وضو کر کے فرمایا۔ سائیں تالا کھول، تو وہ لیٹ گیا۔ جلال میں آ کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک تالہ کھولنے کی توفیق نہیں دی۔ یہ کہہ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ فرمایا ہی تھا کہ تالا کھل کر نیچے گرا اور آپ اندر داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ تین یوم تک جناب اندر ہی تشریف فرما رہے باہر نہیں آئے۔ سائیں کالو بہت مجبور ہوا۔ پھر آپ نے ساتھیوں کو چلنے کا حکم دیا۔

۱۳۔ پیر کامل کی زیارت سے واپسی پر آپ رحمتہ اللہ علیہ دوست محمد خان کلر موہڑہ کے ہاں آئے۔ صاحب خانہ نے اجازت لے کر گیارہویں شریف کے لئے 22 سیر چاول تیار کروائے۔ جب نیاز تیار ہوئی تو دو صد مزید لوگ ملاقات کے لئے آ گئے۔ آپ نے فرمایا! دوست محمد خان فکر نہ کرو۔ یہ

Marfat.com

میری چادر چاولوں پر ڈال دو اور تمام لوگوں کو کھانا دیتا جا۔ سب لوگوں نے کھانا کھایا۔ پھر آپ کے لئے لایا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سب لوگ کھا چکے ہیں کوئی رہ تو نہیں گیا۔ پھر چادر اٹھائی گئی تو کھانا ابھی دس آدمیوں کے لئے باقی تھا۔

آپ کی تصانیف:

۱)۔ سراج القصص، ۲)۔ تاج الملوک، ۳)۔ تحفہ پنج تن ذوالمنن،

۴)۔ تفسیر سورۃ الفاتحہ، ۵)۔ ربط القلب بالشیخ (عربی)

سراج القصص کے سوا باقی تمام کتب 1947ء کے شورش میں جل گئیں۔ سراج القصص چھپ چکی ہے۔

آپ کی اولاد امجاد:

آپ کے پانچ صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں تھیں۔ سیّد وہاب الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ عالم شباب میں اور سیّد سعادت اللہ شاہ کم سنی میں وفات پا گئے۔ باقی تین مولوی سیّد ہدایت اللہ شاہ بخاری، پیر جماعت علی شاہ بخاری اور پیر محمد مقبول شاہ بخاری رحمہم اللہ اجمعین تھے جن کے حالاتِ زندگی مختصراً ذیل ہیں۔

۱)۔ پیر مولوی ہدایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے بڑے صاحبزادے پیر مولوی ہدایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ جید عالم دین تھے۔ آپ ریاست پونچھ میں قاضی گرداوار رہے۔ تبلیغی کام اور فتویٰ نویسی وغیرہ کا کام انجام دیتے رہے۔ آپ شعلہ بیان مقرر تھے۔ 1911ء میں مسلمانانِ ریاست پونچھ کی نمائندہ کانفرنس میں آپ کی تقریر کو سراہا گیا۔ آپ قبلہ حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے کچھ عرصہ 7 بیساکھ 1980 بکرمی کو وفات پا گئے۔

سیّد ہدایت اللہ شاہ بخاری کے تین بیٹے سیّد ولایت اللہ شاہ بخاری، سیّد عنایت اللہ شاہ بخاری اور سیّد نعمت اللہ شاہ بخاری ہیں۔ ان میں سیّد ولایت اللہ شاہ بخاری عالم باعمل اور شعلہ بیان مقرر

Marfat.com

سیاسی لیڈر ہیں۔ان کے بیٹے صاحبزادہ سید عاشق حسین شاہ بخاری ڈویژنل فاریسٹ آفیسر ریٹائرڈ ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول سرنکوٹ میں راقم الحروف محمد فضل شوق کے میٹرک تک کلاس فیلو ہیں۔ خاصے لائق، بردبار اور ہمدرد بتائے جاتے ہیں۔

ب)۔پیر سید جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری ہمروٹی کے منجھلے بیٹے تھے۔آپ مادرزاد ولی اور روحانی پیشوا گزرے ہیں۔آپ پندرہ برس ریاست جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر رہے۔ سادہ لباس، سادہ مزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ریاست کے بڑے بڑے لوگ وزیراعظم، وزرائے کرام، آفیسرز وغیرہ اُن کی بزرگی کے قائل تھے۔وزیراعظم ریاست جموں وکشمیر شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ مرحوم،وزیراعظم بخشی غلام محمد مرحوم وغیرہ آپ کے پاس دعا کرانے کے لئے آتے تھے۔

آپ نے تحصیل مہینڈر کے لوگوں کی بڑی خدمت کی۔1952ء میں تحصیل بھر میں پہلا ہائی سکول سرنکوٹ منظور کرایا۔ بعدازاں تحصیل میں سکولوں کا جال بچھا دیا۔بے شمار غریب نوجوانوں کو نوکریاں دلائیں۔تقاوی قرضے اور دیگر مراعات دلائیں۔آپ کی ہردلعزیزی کی وجہ سے آپ ہر بار بلامقابلہ ایم ایل اے منتخب ہوتے رہے۔آپ کا بڑا کارنامہ جو تاریخ میں بطور سنہری حروف یادرہے گا مغل روڈ کی تجویز تھی جو آخرکار اُن کی دعاؤں سے بن کر رہی جس کے نتیجے میں کشمیر اور پونچھ کے لوگوں کا رابطہ ہوکر ترقی کے راستے کھلے اور پونچھ سے جموں اور وہاں سے سری نگر کا طویل سفر کم ہوکر سرن کوٹ تا سری نگر صرف 145 کلومیٹر رہ گیا۔

راقم الحروف محمد فضل شوق مولف کتاب ہذا نے بھی نومبر 2012ء میں مغل روڈ کے ذریعے سرنکوٹ تا سری نگر کا سفر کیا اور کشمیر کی زیارت گاہوں، پکھرپورہ، چرار شریف، حضرت بل شریف، خانقاہ معلّٰے، خانقاہ نقشبندیہ خانیانہ سری نگر اور حضرت عبیداللہ المعروف بابا جی لاروی رحمتہ اللہ علیہ، وانگت لار شریف پر حاضری دی۔یہاں پیر جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ کی سادگی اور ہمدردانہ رویہ کا ایک ایک ذاتی واقعہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔1958ء میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد راقم الحروف محمد فضل شوق ولد سردار فرمان علی خان فیروزال سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر اور خادم حسین ولد محمد اکبر

Marfat.com

خان فیروزال سکنہ چڑالاں پمروٹ کو ملازمت کرنے کا شوق پیدا ہوا تو ہم دونوں پیدل براستہ پیر پنجال کے سری نگر چلے گئے۔ان دنوں ریاستی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری تھا۔پیر جماعت علی شاہ بخاری بھی سری نگر گئے ہوئے تھے اور لال چوک سری نگر میں نوروز ٹھہرے ہوئے تھے۔آپ کا لنگر ہوٹل پر بھی جاری تھا۔کچھ کمرے بک کروائے ہوئے تھے۔جو مریدین/ووٹرز مہینڈر سے جاتے وہ اُسی ہوٹل پر ٹھہرتے،کمروں کا کرایہ اور کھانے کا بل پیر صاحب ادا کرتے تھے۔چنانچہ ہم دونوں بھی پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مہمان بن گئے۔شام کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کمرے میں جا کر ملازمت دلانے کی درخواست کی اور بتایا کہ ڈویژنل انجینئر پونچھ محکمہ پبلک ورکس میں کلرکوں کی دو آسامیاں خالی ہیں۔پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اگلے روز صبح چیف انجینئر صاحب پی ڈبلیو ڈی کے دفتر چلنے کا وعدہ فرمایا۔جو آفیسر تقرری کنندہ تھے۔اگلے روز صبح ہم کمرے میں حاضر ہوئے،آپ پیدل ہمارے ساتھ اڈہ پر گئے اور ایک ٹانگے پر سوار ہو کر بٹوارہ چیف انجینئر کے دفتر پہنچے۔ہمیں انتظار گاہ میں بٹھایا اور خود چیف انجینئر صاحب کے پاس اندر چلے گئے۔ڈویژنل انجینئر پونچھ شیخ عبدالسلام صاحب بھی اتفاقاً وہاں دفتر آئے ہوئے تھے۔ان سے تجویز لے کر حکم تقرری جاری کروائے اور ہمیں انتظار گاہ میں آ کر دیتے ہوئے مبارک باد دی۔صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ہم دونوں کو واپس مہینڈر آنے کے لئے کچھ خرچ بھی دیا۔

آپ کے چھ صاحبزادگاں سیّد سرفراز حسین شاہ بخاری،سیّد ڈاکٹر ممتاز حسین شاہ بخاری، سیّد آفتاب حسین شاہ بخاری،سیّد افتخار حسین شاہ بخاری،سیّد الطاف حسین شاہ بخاری اور سیّد الطاف حسین شاہ بخاری ہیں۔سیّد سرفراز حسین شاہ بخاری راقم الحروف کے بڑے بھائی سردار محمد نذیر خان ولد سردار فرمان علی خان فیروزال سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر حال میر پور آزاد کشمیر کے ہم جماعت ہیں۔وہ میٹرک تک گورنمنٹ ہائی سکول سرنکوٹ میں پڑھتے رہے ہیں۔آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر سیّد ممتاز حسین شاہ بخاری سے نومبر 2012 میں ان کے دفتر میں مختصر سی ملاقات ہوئی۔آپ درویش منش،عوام الناس کے ہمدرد،روحانیت اور سیاست دونوں میں غریب طبقے اور مریدوں کی امیدوں کا مرکز ہیں۔آپ سے مل کر حضرت پیر جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقاتوں کی یاد تازہ ہوتی ہے۔خدا کرے ان کا فیض جاری رہے۔

Marfat.com

حضرت پیر جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں نظام الدین لاروی رحمتہ اللہ علیہ کے داماد اور پیر عبداللہ شاہ آزاد بن بابا نوران شاہ نورانی درگاہ نور پور سیداں سوہاوہ ضلع جہلم (سابق وزیر تعلیم آزاد جموں و کشمیر) کے ماموں تھے۔ پیر جماعت علی شاہ نے ایک عرصہ تک عوامی خدمت کرنے کے بعد 5 دسمبر 1967ء کو وصال فرمایا اور خانقاہ شریف پمروٹ کے اندرونی حصہ میں حضرت مولوی سید حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی سرنکوٹی مہینڈروی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

2008ء میں دورہ مہینڈر سرنکوٹ کے دوران مزارات مقدسہ پر حاضری دے کر نیاز گزاری اور فاتحہ خوانی کی۔ 2012ء میں بوجہ ناساز طبیعت حاضری ممکن نہ ہو سکی۔ اُمید ہے کہ اُن کا روحانی فیض جاری و ساری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

ج)۔ پیر سیّد محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی رحمتہ اللہ علیہ

آپ قبلہ عالم نائب بغداد حضرت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ مادرزاد ولی، عالم باعمل، سنت نبوی ﷺ پر سختی سے پابند اور راسخ العقیدہ اہل سنت والجماعت سُنی حنفی عالم دین تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم رحمتہ اللہ علیہ کے مشن کو جاری رکھا اور اپنے بڑے بھائی پیر جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی طویل سیاسی زندگی کے دوران بھی دنیاداری کی طرف توجہ نہ کی بلکہ تبلیغ دین، ترویج سنت کا سلسلہ جاری رکھا۔ مریدین کے ہاں تبلیغی دورے، ختمات شریف اور دیگر پیری مریدی کے کاموں پر توجہ دی۔ آپ کو دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کے دیکھنے سے خدا یاد آئے وہ ولی اللہ ہے۔ ہمارے قبیلہ فیروزال علاقہ فیروزالاں تحصیل مہینڈر کی اکثریت اولیائے پمروٹ شریف کی معتقد رہی ہے اور اب بھی ہے۔ ''دِل را بدل رہیست'' کے مصداق حضرات اقدس بھی دینی و دنیاوی خیال رکھ کر فیوض و برکات سے نوازتے چلے آئے ہیں۔ راقم الحروف کو تعلیم کے دوران اور بعد میں ترارٹانوالی سکول ماسٹر رہنے کے عرصہ میں بطور قاصد خط وغیرہ برائے اطلاعات ختمات بھیجتے رہے ہیں۔ والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے بھی نظر تھی۔ اس لئے جب 1987ء میں ویزہ لے کر سوہاوہ شریف ضلع جہلم

Marfat.com

پاکستان اور برموچ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے دورہ پر آئے تو اچانک غریب خانہ موضع بنالہ کالونی نکیال ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لائے۔ راقم الحروف کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ فرمایا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ سردار فرمان علی خان بھانہ دھوڑیاں مہینڈر والے کے بیٹے ماسٹر کا پتہ کر چلوں۔ اُن دنوں راقم الحروف نے نئی جگہ خالصہ سرکار پر قبضہ کر کے مکان بنایا ہوا ہے۔ مقامی لوگوں کے ساتھ مقدمہ بازی جاری تھی۔ کوئی چھ سات مقدمات عدالتوں میں۔

آپ نے صبح 8 بجے کے قریب آتے ہی فرمایا کہ وقت تھوڑا ہے۔ آپ کی خیریت دریافت کرنا ضروری تھی۔ میں تھوڑا قیلولہ کروں گا اور بارہ بجے کا کھانا کھا کر ہم شہر نکیال کی جامع مسجد میں جمعہ شریف کی نماز ادا کریں گے اور نکیال غربی جانا ہے۔ گیارہ بجے مجھے جگا دینا۔ چنانچہ جب گیارہ بجے میں کمرہ میں گیا آپ اُٹھ بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے ماسٹر! مبارک ہو تمہارا مکان بہت اچھا ہے۔ مجھے بہت اچھی نیند آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہاں کامیاب کرے گا۔ مکان پختہ بنے گا وغیرہ۔

مجھے ایسے لگا جیسے پیر متو صاحب رحمتہ اللہ علیہ روحانی طور پر کام کر گئے ہیں۔ اب مقدمات ختم ہو جائیں گے۔ مریدیں ویسے بھی خوش اعتقاد ہوتے ہیں۔ میں نے کسی تردد میں پڑے بغیر تسلیم کر لیا کہ پیر متو صاحب رحمتہ اللہ علیہ دعا کی التجاء کیے بغیر ہی میرا کام کر گئے ہیں اور پھر یوں ہوا کہ چھ سات مقدمات یک قلم خارج ہوئے۔ اس جگہ پر مہاجرین کی کالونی بنی اور یہ جگہ مجھے الاٹ ہوئی۔ اس وقت دو پکے مکانات اور باغ پودے وغیرہ، پختہ سڑک، واٹر سپلائی وغیرہ ہر شہری سہولت حاصل ہے۔ میں نے بے صبری میں عدالتوں کے فیصلوں سے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ میرے حق میں ایک معروف ولی اللہ فیصلہ کر گئے ہیں۔ اب وقت کا ضیاع نہ کریں۔ آمد برسرِ مطلب! کھانا کھانے کے بعد جامع مسجد غوثیہ فتح پور نکیال جا کر نمازِ جمعہ ادا کی اور نماز کے بعد نکیال غربی روانہ ہوئے۔ ختم الانبیاء شریف کے بعد فرمانے لگے ماسٹر تمہیں خلیفہ بنا کر ساتھ رکھنے کا دِل کرتا ہے۔ عرض کی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ملازم ہوں۔ کثیر عیال ہے۔ آپ تو واپس سرنکوٹ چلے جائیں گے میرا کیا ہوگا؟ فرمایا جب تک نکیال میں ہوں آپ میرے ساتھ رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کو واپس سوہادہ نور پور سیّداں کے لئے روانہ کیا۔ آپ نے وہاں سے سوانح حیات

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ بنام مخزنِ اسرار آفتاب غوثیہ کے دو نسخے بطورِ تحفہ بھیجے اور واپس روانہ ہوئے۔ 1988ء میں ویزہ لے کر بھاٹہ دھوڑیاں والدین/عزیز و اقارب کو ملنے گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ بنفسِ نفیس مع چند ساتھیوں منجا کھنا بھاٹہ دھوڑیاں تشریف لائے اور میرے والد صاحب قبلہ کو ملاقات کی مبارک باد دی اور پمروٹ تشریف لانے کا وعدہ کروایا۔ جس دن راقم الحروف اور برادرِ اصغر محمد زمان خان پمروٹ گئے اُس دن لیتری گھاس کاٹنا، ڈھول وغیرہ کا تماشہ تھا۔ دربار شریف حاضری دے کر دولت خانہ پر حاضری دی۔ آپ کام چھوڑ کر تشریف لائے۔ بہت خوش ہوئے۔ لنگر بطورِ خاص تیار کر کے کھلایا اور ایک رومال اور مصلّٰی شریف بطورِ تحفہ دیا۔ میرے چھوٹے بھائی محمد زمان خان نے مزاقاً عرض کی حضور! میں آپ کا پکا مرید ہوں۔ عرس شریف پر بکرے، بیل وغیرہ نیازیں دیتا ہوں۔ آپ نے مجھے کوئی تحفہ نہیں دیا تو ہنس کر فرمانے لگے۔ زمان خان یہ ماسٹر اچھا مسلمان ہے، مصلے پر نماز پڑھے گا۔ پھر فرمایا میں نے مصلّٰی حج شریف کے دوران حرمین شریفین میں نمازیں پڑھنے میں استعمال کیا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ مصلّٰی میرے پاس بطورِ تبرک موجود ہے اور اس سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف 12 جنوری 2002ء میں ہوا۔ 2008ء میں مزار شریف پر حاضری دی۔ فاتحہ خوانی کی۔ مزار شریف زیرِ تعمیر تھا اور بڑے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار سے فرلانگ بھر کے فاصلہ پر ہے۔ زیارت پمروٹ شریف تحصیل مہینڈر اب تحصیل سرنکوٹ قصبہ سرنکوٹ سے شمال کی جانب دریائے سرن کے اُس پار تین چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اب وہاں پختہ سڑک بھی جاتی ہے۔ حضرت متو پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادگان سیّد مشتاق احمد شاہ بخاری سابق ایم ایل اے منسٹر ریاست جموں وکشمیر سیّد شاہ رفیع الدین بخاری، سیّد نظر محی الدین بخاری اور سیّد سراج الحسن بخاری ہیں۔

سیّد مشتاق احمد شاہ بخاری صاحب سے 2008ء جموں ہسپتال کے بیرونی احاطہ میں ہمشیرہ زادہ سردار یار محمد خان ریٹائرڈ تحصیلدار مہینڈر کے تعارف پر برسرِ راہ مختصری ملاقات ہوئی۔ سیّد شاہ رفیع الدین بخاری سے دریائے سرن پر پمروٹ شریف سے واپسی پر ہوئی اور انہوں نے اپنی گاڑی پر محلہ

Marfat.com

جرالاں ڈراپ کیا۔ عزیز ماسٹر سلطان محمد خان ہمراہ تھے۔ صاحبزادہ حاجی سیّد نظر محی الدین بخاری سے دسمبر 2012ء میں اُن کی رہائش گاہ سرنکوٹ پر بوساطت ہمشیرہ زادہ ماسٹر سلطان محمد خان ایم ایس سی ملاقات ہوئی۔ آپ نے سراج القصص کا ایک نسخہ عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔

حضرت پیر مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی کا عرس مبارک ہر سال 13 پوہ قمری مہینہ کو ہوتا ہے جبکہ حضرت متو پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس ہر سال 12 جنوری کو ہوتا ہے۔ عرس کی تقریبات میں ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مند اور مریدین وغیرہ حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت ڈاکٹر ممتاز حسین شاہ بخاری بڑی درگاہ شریف کے سجادہ نشین ہیں اور سیّد مشتاق احمد شاہ بخاری، حضرت پیر متو رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ مقدس کے سجادہ نشین ہیں۔

شروع ذکر جمیل سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری

ساکن پمروٹ علاقہ سورن تحصیل مینڈر پونچھ

میرے مولانا و مُرشدنا آقائے نامدار سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری ساکناں علاقہ بالاکوٹ دربے سنگواں موضع کانسی جو عرصہ دراز سے خود اپنے ملک سے نکل کر ریاست پونچھ موضع پمروٹ علاقہ سورن تحصیل مینڈر میں سکونت پذیر ہوئے۔ واران کے نور دیدہ مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب جو زمانہ میں مفتی شرع تحصیل مینڈر راجور کہلا کر بلکی استراحت میں ہوا کہ میرے آقائے نامدار جبکہ میں بلخ میں تھا۔ مجھ کو خواب میں فرمایا کہ میں پونچھ ہوں وہاں آنا اور چند نشیناں نے مجھ کو قبل اور ترکستان بلخ میں کہا کہ مجھ کو فیض کشمیر میں ہوگا۔ جناب مولانا نے مجھ کو اپنا منہ اسلامی مشہور کیا اور میرے دستخطی ہزاروں فیصلہ اسلامی فرمائے اور جس وقت کہ قاضی گرداوری شروع ہوئی تو سردار عبداللہ خان و سردار گوہر خان و سردار دوست محمد خان وغیرہ علاقہ مینڈر اور علاقہ سورن مرزا قدرت اللہ خان صاحب، مرزا مجیب اللہ خان صاحب، سردار غلام حسین صاحب جو اس وقت ہمدرد جناب مولوی صاحب سیّد حبیب اللہ صاحب ایک طرف جن کا کام کاج بدستخطی چوہدری گلزار خان دفتر قانون گو دارومدار اور جناب مولوی صاحب کے مریدوں کا یہ ایک دستہ اور میاں چراغ عالم پیروکار مولوی کریم بخش سکنہ موضع

Marfat.com

ہاڑی مڑہوٹ جس کے ساتھ اقوام گوجراں چوہدری فیض محمد بمعہ نمبرداری مڑہوٹ وکلر کلل وسنئی وتراٹرانوالی ومڑاہ بمعہ لعل دین، نور حسین ودیگر اقوام گجر مہینڈر کی طرف۔

چونکہ ہماری لین میں سردار عبداللہ خان وسردار غلام حسین خان بمعہ چوہدری گلزار خان تمام علاقہ سورن مہینڈر نمبرداراں از قوم راجپوت ساؤ۔ یہ سب ان ہر سہ صاحبان کے دارومدار پر تھے اور میاں چراغ عالم کے دارومدار پر گوجر۔ باقی رہا مسئلہ پونچھ والا وہاں پر ممتاز صاحب گورنر پونچھ جن کے ساتھ میاں صاحب کا کچھ تعلق تھا۔ یہ فہمائش میاں صاحب گورنر صاحب امدادی کریم بخش اور پیر حسام الدین ہمراہ جناب خواجہ صاحب خواجہ حبیب جو آج عرصہ اٹھارہ سال سے اوّل بمعہ سردار محمد اکرم صاحب جنہوں نے اپنا پختہ کر کے راہِ کفر چھوڑ راستہ اسلام پر کیا اور اس اسلام کے لئے مہاجرین میں بھی ان کا نام درج ہوا اور ان کے ساتھ میرا ایک ہم وطنی غلام حیدر خان ٹھیکدالہ پشاوری ہر سہ صاحبان ہمراہ ہو کر بخدمت جناب وزیر صاحب بہادر محمد الدین صاحب کے پاس جا کر سارا حال سنایا۔ اب وزیر نے مثل شری سرکار والا مدار شری سکھد یو سنگھ صاحب بہادر پیش کی اور مستقل قاضی گرداور جناب مولانا صاحب ہو گئے۔ جناب چیف ریونیو صاحب چلے گئے مگر ساتھ ہی جناب گورنر صاحب از بندگان خدا یعنی عزیز الرحمٰن غوری جو کہ اسلام میں ایک مرد گزار ہے۔ جناب مولوی صاحب کا ساتھ دیا۔ آخر الامر جناب مولانا ومُرشدی مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب نے ایک سال نو ماہ تک گرداوری کی۔ 13 ماہ پوہ 1979ب میں اس چرخ نیلگوں کو چھوڑ کر وہ داغِ مفارقت اپنے عزیزوں وفرزندوں نوردیدہ چشماں کو دیا اور الوداع اپنے نیک مریداں کو فرمایا اور دعائے خیر واسطے سب مریداں کی۔ کمترین اس وقت بروز سہ شنبہ مورخہ 12 پوہ 1979ب کو بوقت شام بوعدہ حاضری صبح رز چہار شنبہ نجانہ مرزا اسداللہ خان صاحب سرنکوٹ آیا اور رات کو رہا۔

صبح کو سردار غلام حسین خان وسیّد باغ حسین شاہ وہدایت اللہ شاہ سکنہ موضع سمہوٹ وچراغ گلدستہ مریداں نوردیدہ مولانا ومُرشِد وسیّد سلیمان شاہ اور جنوب بی بی صاحب پاک دامن اس وقت آخیر پر جس طرح حافظ شیرازی نے فرمایا۔

جرس فریاد مے داد کہ بر بندید کمرہا

Marfat.com

اور راہ عدم میں کمر باندھ کر ہمراہ پیادگان سرکاری روانہ بارگاہ ایزدہوئے۔کمتریں کے کان میں آواز دیا کہ کوچ ہے۔اس وقت تمام سورن حاضر آستان ہوئے۔کمتریں بھی گیا اور اس وقت تمام مرد ماں علاقہ مہینڈر کو اطلاع دی اور بروز پنجشنبہ تمام مخلوق حاضر پر وٹ ہوئے۔بوقت شام 5 مقام لحد فرمایا اور اپنے آقائے پیشوائے کے روضہ پر یعنی سائیں فتو صاحب بوقت شام حاضر ہوا جس کو تمام مخلوق دنیا نے دیکھا اور آخر الامر 7 بساکھ 1980ء کو فرزند دلبند مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب کو اپنے پاس بلا لیا۔آخر قاضی گردماہ پوہ 1980ب کو حاجی سید نوران شاہ صاحب ختم ہوئی۔کمتریں نے پہلا دورہ ان کے ساتھ کیا۔بعد ازاں گردش زمانہ نے ایسا انقلاب کیا کہ تمام مخلوق تو مہربان ہو گئے اور ہر ایک آدمی میری خدمت کرتا۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

اشعار بسلسلہ شرکت جنازہ پیر حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری پمروٹی

بھاٹہ منجہاڑ سنگھوٹ نکہ سرن کوٹ سمھوٹ تمام آئے
کلر موہڑہ درابہ تے خاص گنڈی پونچھ خاص دے خان سردار آئے
کجھ آدمی گوٹھل پمروٹ والے ناڑ خاص دے کل سردار آئے
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سیّد مہینڈر ولوں کل سردار آئے
بنہ رکھیا لوکاں دریا بنہ نہ لسانہ تے ہاڑی مڑھوٹ ہوسی
نہ ہوسی لسانہ تے دھندک یارانہ مڑاہ تے نہ آج سنئی ہوسی
کجھ آدمی موہڑیاں ہٹاں وسدے ملاں خاص سرکار دا نال ہوسی
ابراہیم آکھے دشمن خاص جہیڑے اج خوشی تے نالے ویاہ ہوسی

ب):۔ برکت تے عظمت تمام اندر شاہ حبیب سردار مشہور ہویا
چہرہ کشف قلوبی سوہنا وچ دربار رسول منظور ہویا
واعظیں جہان مکان اندر شاہ حبیب سید فرجام ہویا
ابراہیم آکھے پیر حبیب سوہنا شاہ زمان احکام منصور ہویا

ب): بحر تے کوہساراں سند ہے وعظ کلام تمام تیری
مرغزار تے پتھر پہاڑ سارے ہر ہر جاتے بیٹھک عام تیری
گھر مرزیاندے کیتا آخر پھیرا خوشی رکھدے ہر دم تمام تیری
ابراہیم لماں غلام تیرا شاہ حبیب ہے پڑھدا کتاب تیری

د):۔ دلبر رفیق شفیق بہتا اوپر عاجزاندے کرے کرم توڑی
جے کر ہووے بیمار لاچار پوچھے حال امیر غریب توڑی
کپڑا نقد چوڑا جے کر ہووے تھوڑا دیندا حق ہمسایہ غریب توڑی
ابراہیم آکھے شاہ حبیب جیسا نہ کوئی مرد فقیر باسیں توڑیں

Marfat.com

ل): لوکاں نے آن کے تنگ پایا کردے ہر اک شکوہ شکال میرا
تنگی غم فراق ہے سوہنیاندی کردے لوک نے الٹا جنجال میرا
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے کڈن گالیاں تے غیبت حال میرا
ابراہیم آکھے گوہر خان ساتھی شاہ حبیب باجھوں نہ خیال میرا

م): مہر کرنی اوپر منشیاں دے وچ نوکراں نام لکھا دینا
عزت حرمت وچ تے پناہ تیری اساں نوکراں نوں سمجھا دینا
مکر ظالم فریب شیطان کولوں کدے پا پھیرا خود ہٹا دینا
ابراہیم آکھے شاہ حبیب ہادی چار شخصاں تھیں بچا دینا

چ): چار شخص نے ملک پونچھ اندر انہاں چوہاں تھیں اُن بچا لینا
چوکیدار راکھا پولیس کولوں نالے فارسٹراں کول بچا لینا
نالے خاص گوانڈیاں تنگ کیتا بھاشہ کوٹیاں تھیں بچا لینا
ابراہیم آکھے بدبخیل ظالم چغل خور چوراں تھیں بچا لینا

ہ): ہمت نہ جسم تے جان اندر عاجز بہت ضعیف لاچار ہویا
ابرو چشم رخسار بلند بنی اج دیکھنا سخت محال ہویا
ساعد سیمیں بلند گفتار تیری واعظ خوانی دا سنن دشوار ہویا
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سید لماں غشی اج بہت لاچار ہویا

ی): یاد خدا دی یاد اندر کرے وعظ تے پڑھے قرآن ہر دم
ایسے ہور ہزارنی شہر باہر دنیا باغ تے باہر مکان ہر دم
نامعلوم گیا کس شہر سوہنا یا بقاء یا باخدا ہر دم
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سوہنا منزل "ھو" پکاردا یار ہر دم

Marfat.com

ج): چغل خور اُچکے چمار جنہاں چمگاڈراں ملک ویران کیتے
غنڈے لنڈے لومڑ گرگ جھیڑے اونہاں ملک ویران کیتے
بھاٹہ کوٹ سمہوٹ بگھوٹ اندر کل خاناں نے ملک برباد کیتے
ابراہیم کدوں شاہ حبیب آوے جنہاں سرن درہال آباد کیتے
اج کل فوج غماں دی میں اوپر ہلہ کر کے آوے
شاید پیر گئے وچ کانشی دشمن میرے ول آوے
اے سید پیر حاجی صاحب نظر کرم دی پاؤ
کرو خیال تصور اندر سارا حال سناؤ
قاصد جا خدمت حاجی صاحب دی یارا
سارا حال سنائیں میرا دل دا درد ہمارا
بہت ثنائیں کریں ادابوں عرض سلام پہنچانویں
ہو کے وچ خدمت حاضر سارا حال سنانویں
ابراہیم بھاٹے وچ ڈیرا آن کرن پھیرا
سر مہینڈر دا بھاٹہ کہندے کول پنجال اچیرا
بھاٹہ مشرق مغرب سہڑہ سرن شمال سنیدا
وچ سائیں فتوح صاحب رہندا
بہادر مُرشد پیر میرے دا شاہ حبیب سنیدا
تاج خلافت لاروں بخشش وچ کشمیر سنیدا
سچے کھبے قربہ رہندے رہندا وچ بڈھا
ہووے مخالف بھاٹہ والے ویکھ بندے نوں بڈھا
بدبخت نصیب بندے دے رزقوں لیکھ لکھایا
شاہ حبیب نہ سفنے اندر چہرہ نور دکھایا

Marfat.com

سڑے نصیب بندے دے مُرشد ڈیرا تساں اٹھایا
درد غماں دی کٹاری دے کر لماں سفر اٹھایا
اے حبیب نصیب بندے دے فاقہ فقر لکھایا
کدے تے خبراں لیں غریباں کیونکر وقت وہایا
درد غماں وچ ڈوب بندے نوں ونڈے مول نہ لایا
دنیا وار ندیاں مجلس اندر اجکل ڈیرا لایا
کدوں خیال غریباں دے ولی تساں خیال امیراں
لکھیا اپنا ملے اسانوں پیر کدوں گھر آیا
رات اندھیری گھمن گھیری ہے گرداب چوفیری
نظر نہ کیتی طرف مریدے وقت آیا اج پیری
ہے گرداب سکندر والا ڈاب بلند وغیرہ
باجھ ملاحاں لنگن اوکھا پانی چار چوفیری

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

شجرہ حضرت محمد ﷺ (گیارہ پشت تک)

۱)۔حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بن، ۲)۔حضرت عبداللہ بن، ۳)۔عبدالمطلب بن، ۴)۔ہاشم بن، ۵)۔عبد مناف بن، ۶)۔قصی بن، ۷)۔ کلاب بن، ۸)۔مروہ بن، ۹)۔کعب بن، ۱۰)۔لوی بن، ۱۱)۔ غالب

شجرہ نسب نامہ حضرت نوشو صاحبؒ

حضرت محمد معروف سچیار نوشاہی بن وارث خان بن ملک وہاب بن ملک عاقل خان بن ملک دہ لعل بن سلطان بیر خان بن سلطان گل محمد خان بن قد خان بن لکھن خان بن لوہر خان بن منگ خان بن سلطان خان بن راجڑ خان بن عاصی خان بن موم خان بن مہپال خان بن بجلی خان بن سلطان گھکھڑ شاہ بن شاہ کابل بن سلطان رستم خان بن سلطان محراب خان بن سلطان سمندر بن سلطان ہاتم بن سلطان بختیار بن سلطان مراد بن سلطان نور الدین بن سلطان گوہر گنج بن سلطان خیر الدین بن سلطان تیز داد بن سلطان امیر بن سلطان فرخ بن سلطان قاب بن سلطان دولت بن سلطان قالب بن سلطان نظر بن سلطان بہرہ مند بن سلطان مدارک بن سلطان شہجار بن سلطان جنت بن سلطان تبت بن سلطان کید خان بن سلطان کیگو ہر خان بن سلطان کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس بن فریدوں بن لوماں بن جمشید بن طہورث بن ہوشنگ بن کیدا بن یافث بن نوح بن لا ملک بن متوسلخ بن اختوع بن یار بن مہیلائل بن قینان بن انوش بن شیث بن البشر حضرت آدم علیہ السلام

(☆☆☆)

Marfat.com

عقیدت کے پھول بدرگاہ

سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری پھروٹی

تریہہ حرف تے قاعدے خاص اندر
تریہہ روزے ماہ مشہور ہوئے
تریہہ خاص سپارے قرآن اندر
تریہہ روز صوم منظور ہوئے
تریہہ حرف تے پیر تے مُرشد اندر
پیر صحبت شریعت مقبول ہوئے
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سوہنا
تریہہ حرفاں وچ مستور ہوئے

بعد سفر جہاندے پیر میرے
تریہہ گھنٹے بر زمین میں مقام کیتا
تریہہ منٹ جنازے وچ خرچ ہوئے
تریہہ منٹ مخلوق دیدار کیتا
تریہہ منٹ وعظ وچ خرچ ہوئے
لوکاں آن ہجوم یکبار کیتا
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سیّد

Marfat.com

تریہہ بندیاں چا مدفون کیتا

درخدمت نام نامی اسم گرامی سید حبیب اللہ شاہ پیر وٹی

وقتیکہ بیعت شُدم از سر نو مسلمان شُدم از گناہاں سابقہ پشیمانم وقت از دست رفتہ است

محمد ابراہیم

سکندر بھاٹہ دھوڑیاں

تحصیل مہینڈر ریاست پونچھ

Marfat.com

التجا

اپنے کرم تے فضل کمالوں روز قیامت سائیاں
نار دوزخ تھیں چا بچائیں ہمیں کجھ نیک کمایاں
وقت نزع آسان گزاریں نال ایمان لے جانواں
پل صراط تے قبر عذابوں سوکھا گزر سدانواں
محشر وچہ نہ ہووے خرابا عزت رکھیں پوری
وچ دربار مربی مرشد ہر دم ہووے منظوری
ساری اُمت نبی دی بخشیں پیو تے فرزنداں
طالب کُل طریقے والیاں رحم کریں دلبنداں
دنیا وچہ باعزت رکھیں عقبے شان ودھائیں
فرزنداں دلبنداں تائیں رحمت نت پوہنچائیں
نام جماعت علی شاہ جسدا یا رب حافظ باری
اُس پر اپنا فضل کمانویں تیرا نام غفاری
میرے بعد میرے تھیں وہد کے اس دا شان ودھائیں
دوہاں جہاناں اندر یارب تتی واء نہ لائیں
ہے فرزند پیارا یارب اس پر فضل کمانویں
صدقہ پنجتن پاک ہمیشہ رحمت مینہ برسانویں
زہد ہووے درس پڑھاوے عالم فاضل تھیوے
حرمت پاک محمدؐ صاحب دو جگ خوشی کچیوے
کامل فقر خدایا بخش وارث علموں فقروں
میرا جانشین ہووے اوہر وصفوں ہر فقروں

Marfat.com

برکت عزت دائم بخشیں نال فضل اکراموں
خاص جناب تیرے تھیں پاوے بحر انوار انعاموں
اس تھیں بعد اک چھوٹا بیٹا تے اک ہور پیارا
نام وہاب الدین شاہ اوسدا فضل کریں غفارا
صدقہ شاہ جیلان پیارے کریں قبول دعائیں
میرے اس سوال اندر یارب دیر نہ لائیں
لکھ صلوٰۃ سلام ہمیشہ رب دی طرفوں آنون
وچ بغداد مبارک سوہنے تو روں نور سوہاون
شاہ حبیب گدا اُس گھر دا گولا خاصہ بردا
ہو ر کسے دل مکھ نہ کردا آسہ ہے اُس در دا
حرمت پنجتن پاک تے نالے شاہ جیلان سوہارے
دو جگ اندر شاہ حبیبے خوشیاں دین اُلارے
کلمہ پاک نبیؐ دا پڑھدیاں دنیا اتوں جانواں
رحمت رب دی گھیرا پاوے ساتھ ایمان لیجانواں

تمت

❦☆☆☆❦

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ نسب

حضرت مولوی سیّد محمد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

قادری، نوشاہی، نقشبندی، مجددی، پمروٹی، سرنکوٹ، پونچھ، جموں وکشمیر

(الحدیث)

ماخذ شجرہ ہذا

''شجرۃ المراد''

و

سیکرٹری انجمن سادات، خیراں آباد، مانسہرہ، پاکستان

Marfat.com

سیّد المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا	سید الاولیاء حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ
سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ	حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ
حضرت سیّد جعفر رضی اللہ عنہ	حضرت امام علی النقی رضی اللہ عنہ
حضرت سیّد علی اصغر رضی اللہ عنہ	حضرت سیّد عبداللہ رضی اللہ عنہ
حضرت سیّد محمود اصغر رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد احمد ابی یوسف رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد محمد ابوالفتح رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد جعفر ثالث رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد شیر شاہ جلال رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد علی ابوعطوید رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد سلطان احمد کبیر رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد علاؤالدین رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد ناصر الدین رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد فخر الدین رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد محمد مراد بخاری رحمۃ اللہ عنہ
حضرت شاہ عزیز اللہ بخاری رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد شاہ ابوسعید بخاری رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد حسن بخاری رحمۃ اللہ عنہ	حضرت شیخ المشائخ یوسف بخاری رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد شاہ فاضل بخاری رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد شاہ محمد بخاری رحمۃ اللہ عنہ
حضرت سیّد انور شاہ بخاری رحمۃ اللہ عنہ	حضرت سیّد گل حسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ عنہ
	حضرت سیّد مولوی محمد حبیب اللہ شاہ بخاری سرکوٹ، پونچھ
	حضرت سیّد یوسف بخاریؒ، ناگابل، کشمیر
	حضرت سیّد میر بادشاہ بخاریؒ، کاشیاں

Marfat.com

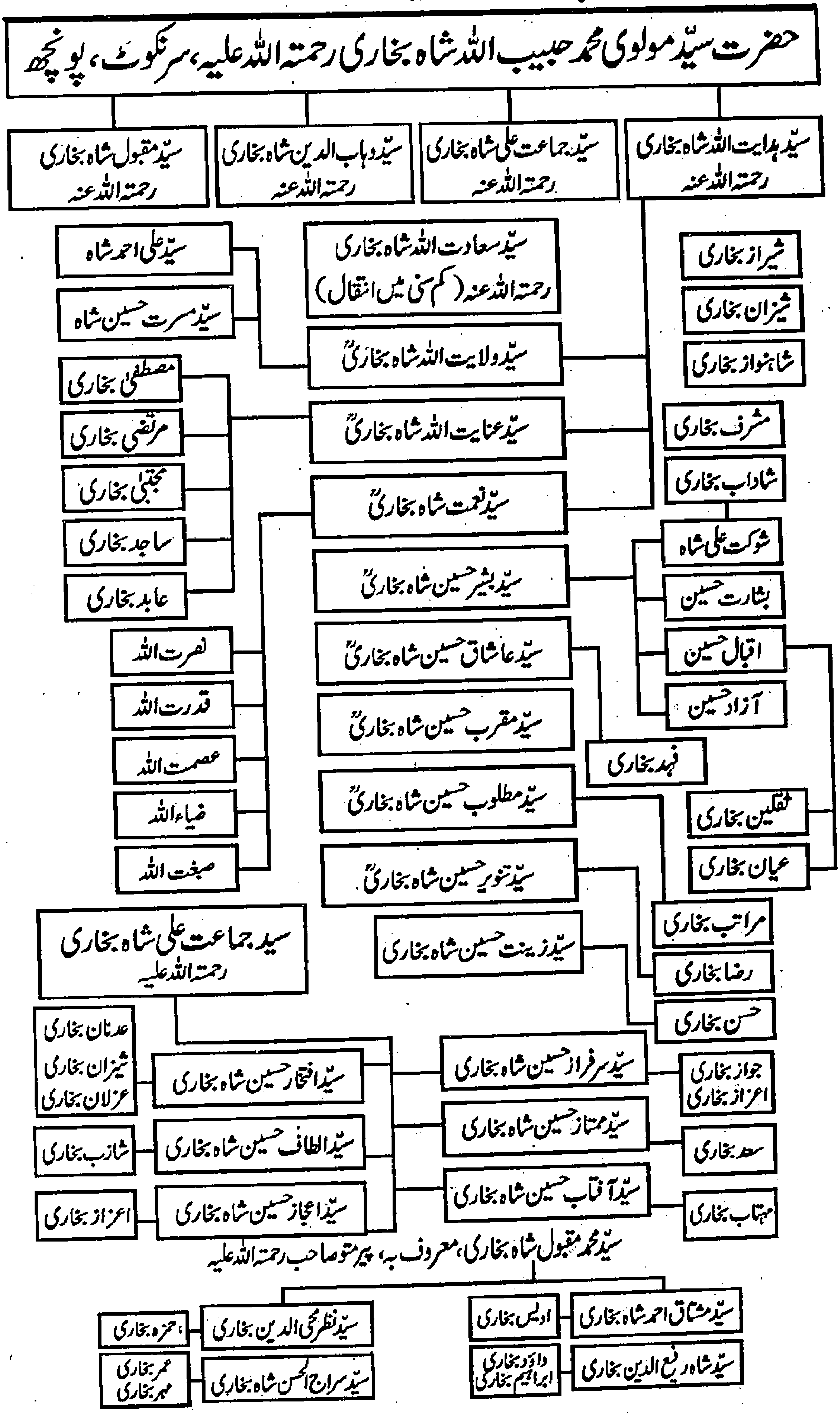
حضرت سیّد مولوی محمد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، سرنکوٹ، پونچھ
سیّد ہدایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ عنہ
سیّد جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ عنہ
سیّد وہاب الدین شاہ بخاری رحمتہ اللہ عنہ
سیّد مقبول شاہ بخاری رحمتہ اللہ عنہ
شیراز بخاری
شیزان بخاری
شاہنواز بخاری
سیّد سعادت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ عنہ (کم سنی میں انتقال)
سیّد علی احمد شاہ
سیّد مسرت حسین شاہ
سیّد ولایت اللہ شاہ بخاریؒ
مصطفیٰ بخاری
مرتضیٰ بخاری
مجتبیٰ بخاری
ساجد بخاری
عابد بخاری
سیّد عنایت اللہ شاہ بخاریؒ
مشرف بخاری
شاداب بخاری
سیّد نعمت شاہ بخاریؒ
شوکت علی شاہ
بشارت حسین
اقبال حسین
آزاد حسین
سیّد بشیر حسین شاہ بخاریؒ
سیّد عاشق حسین شاہ بخاریؒ
سیّد مقرب حسین شاہ بخاریؒ
سیّد مطلوب حسین شاہ بخاریؒ
سیّد تنویر حسین شاہ بخاریؒ
نصرت اللہ
قدرت اللہ
عصمت اللہ
ضیاء اللہ
صبغت اللہ
فہد بخاری
ثقلین بخاری
عیان بخاری
مراتب بخاری
رضا بخاری
حسن بخاری
سیّد زینت حسین شاہ بخاری
سید جماعت علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ
عدنان بخاری
شیزان بخاری
عزلان بخاری
سیّد افتخار حسین شاہ بخاری
سیّد سرفراز حسین شاہ بخاری
جواز بخاری
اعزاز بخاری
شازب بخاری
سیّد الطاف حسین شاہ بخاری
سیّد ممتاز حسین شاہ بخاری
سعد بخاری
اعزاز بخاری
سیّد اعجاز حسین شاہ بخاری
سیّد آفتاب حسین شاہ بخاری
مہتاب بخاری
سیّد محمد مقبول شاہ بخاری، معروف بہ، پیر متو صاحب رحمتہ اللہ علیہ
سیّد مشتاق احمد شاہ بخاری
اویس بخاری
سیّد شاہ رفیع الدین بخاری
داؤد بخاری
ابراہیم بخاری
سیّد نظر محی الدین بخاری
حمزہ بخاری
سیّد سراج الحسن شاہ بخاری
عمر بخاری
مہر بخاری

Marfat.com

شجرہ طریقت حضرت

مولوی سیّد محمد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ بسلسلہ عالیہ قادریہ

نوشائیہ، پمروٹ، سرنکوٹ، پونچھ، جموں وکشمیر

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید الاولیاء حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ الکریم

سید الشہداء حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ

حضرت امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ رضا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ معروف کرخی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ سری سقطی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت عبدالوحد تیمی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابوالفرح طرطوسی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت برخوردار خیر الدین
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابوالحسن علی ہنکاری
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابوسعید مبارک مخزومی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالوہاب جیلانی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت ابونصر محمد کوفی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید علی صوفی
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید مسعود اسرار
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت پیر علی شاہ
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ میر
رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت سید شمس الدین
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد غوث
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید معروف
مظہر العجائب رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید سخی شاہ سلیمان
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت نوشو گنج بخش
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت محمد سچیار
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت برخوردار خیر الدین
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ فضل قادری
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد صابر
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سائیں فتوح الدین
رحمتہ اللہ علیہ

حضرت المولوی محمد حبیب اللہ
شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت سیّد غلام شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ شاہدرہ شریف

(حالات عرصہ قیام مینڈر پونچھ)

حضرت بابا غلام شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد پوشین علاقہ قندھار سلطنت کابل کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے پشاور اور پشاور سے موضع سیّداں کسرواں تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی پنجاب تشریف لائے۔ آپ کی پیدائش سیّداں کسرواں میں ہوئی اور آپ کا نام غلام علی شاہ رکھا گیا۔ سیّداں کسرواں میں شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ مشہور ہوا۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ والد محترم نے بکریاں چرانے پر لگایا۔ آپ عبادت میں مصروف رہتے اور بھیڑ بکریاں خود چرتی رہتیں۔ ایک دن آپ مراقبہ میں رہے۔ بھیڑ بکریوں نے ایک زمیندار کا فصل تباہ کر دیا۔ فصل کے مالک نے والدِ محترم سے شکایت کی۔ طلب کرنے پر آپ نے موقع پر چلنے کو کہا۔ جب آپ کے والد محترم، کھیت کا مالک اور آپ موقع پر پہنچے تو کھیت ہرا بھرا تھا۔ اُس میں کوئی نقصان نہ تھا۔ کھیت کا مالک حیران رہ گیا اور معافی مانگنے لگا۔

آپ نے فرمایا! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھرم رکھ لیا ہے۔ آپ کی اِس کرامت کا شہرہ آپ کے مُرشِد پاک امام بری شاہ لطیف رحمتہ اللہ علیہ نور پور شاہاں کے پاس پہنچا تو انہوں نے آپ کو بلایا اور فرمایا کہ آپ نے جلدی کر دی ہے۔ انہوں نے آپ کو دو سال تک اپنے پاس نور پور شاہاں میں رکھا۔ پھر فرمایا کہ جناب غوثِ پاک کے روضہ شریف بغداد سے حکم ہوا ہے کہ آپ پہاڑ کے علاقہ میں چلے جائیں اور وہاں کے لوگوں میں دین اسلام کی تبلیغ کریں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تھنہ منڈی راجوری کے نزدیک سیندرہ کے جنگل میں آپ کو جگہ دی گئی ہے۔ نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک بکرا ساتھ لے جانا۔ جہاں شیر نظر آئے بکرا چھوڑ دینا۔ جہاں دونوں چکر لگا کر غائب ہو جائیں وہاں سے کھدوائی شروع کر دینا۔ نیچے سے آگ نکل آئے تو سمجھ لینا یہی آپ کا مقام ہے۔ جنگل صاف کر کے زمین تیار کرنا اور لنگر جاری کرنا۔

مُرشِد پاک کے حکم کے مطابق نور پور شاہاں سے ہجرت کر کے پہاڑ کا سفر شروع کیا۔

Marfat.com

روایت ہے کہ آپ کے ساتھ پکھ اور خلیفہ بھی تھے۔ پونچھ میں بانڈی چیچیاں کے مقام پر اپنا تکیہ قائم کیا جو پونچھ شہر سے سات کلومیٹر شمال مشرق میں نالہ ڈرنگلی کے بائیں کنارے واقع ہے۔ یہاں آپؒ نے پانچ سال گزارے۔ بانڈی چیچیاں کے تکیہ پر لوگ آج تک نیاز ونذر اور چادریں وغیرہ چڑھاتے ہیں۔ آپؒ شنیدرہ کی تلاش میں آگے چل پڑے اور سینہ درہ پونچھ جا پہنچے۔ یہاں آپ تقریباً ایک سال عبادت میں مصروف رہے لیکن مُرشِد پاک شاہ لطیف برّی رحمتہ اللہ علیہ کی جانب سے بتائی ہوئی نشانیاں نہ مل سکیں۔ اس لئے آگے چل پڑے۔ حضرت غلام شاہ بادشاہؒ شنیدرہ پونچھ سے روانہ ہو کر موضع لسانہ میں آئے اور دریا کے کنارے پتھروں کے ایک ٹیلے پر جسے ڈھیریاں کہا جاتا ہے اپنی جھونپڑی تیار کی اور چلہ کشی میں محو ہو گئے۔ لوگ آپ کے پاس آنا شروع ہو گئے۔ آپؒ نے سنا کہ یہاں میاں مصری نامی ایک نیک اور پرہیزگار بزرگ رہتے ہیں۔ ان سے ملاقات کی اور انہیں اپنا استاد مان کر درس پڑھنا شروع کیا۔ میاں مصری کا گھر اوپر پہاڑ کی طرف تھا اور حضرت باباؒ کا تکیہ دریا کے کنارے واقع تھا۔ اس لئے دونوں کی ملاقات درمیانی میں ایک پتھر کی ڈھیری پر ہوا کرتی تھی جہاں میاں مصری آپ کو اسلامی تعلیمات کا درس دیا کرتے تھے یعنی آدھا سفر میاں مصری اور آدھا بابا صاحبؒ کیا کرتے تھے۔

میاں مصری زمیندار بزرگ تھے۔ اپنا گھر، بیوی اور اکلوتی بیٹی بھی تھی۔ میاں مصری حضرت باباؒ کے زہد وتقویٰ اور اوصاف حمیدہ سے متاثر ہوئے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی جس صاحبزادی کی شادی حضرت غلام شاہ بادشاہؒ سے کرنے کی پیش کش کی۔ آپ نے فرمایا کہ درویش کے لئے خانہ داری ممکن نہیں لیکن استادِ محترم کے اصرار پر اُن کا حکم ماننے پر مجبور ہو گئے۔ روایت ہے کہ میاں مصری نے اپنے گھر سے بارات بنا کر بھیجا کہ آپؒ کو دولہا بنا کر ساتھ لائیں۔ بارات آئی۔ جب دلہن ڈولی میں ڈال کر روانہ ہوئی تو ڈولی سمیت جل کر راکھ ہوئی۔ کہتے ہیں کہ میاں مصری اور اُن کی بیوی بابا صاحب پر ناراض ہوئے کہ اُن کی کرامت کی وجہ سے اُن کی صاحبزادی کا انتقال ہوا ہے۔ حضرت بابا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِس میں اُن کا کیا قصور ہے؟ اُنہوں نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ درویش دنیاداری نہیں چاہتا۔ محض استاد صاحب کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ اِس واقعہ کے بعد حضرت بابا رحمتہ اللہ علیہ کا دِل لسانہ

Marfat.com

کے اُچاٹ ہو گیا۔

آپ لسانہ کے مقام ڈھیریاں پر ریاضت میں مصروف رہتے تھے موسلا دھار بارشیں ہوئیں اور دریائے سرن میں طغیانی آ گئی۔ بابا رحمتہ اللہ علیہ آگ جلا کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہے۔ آس پاس کی جگہ زمین، دھان وغیرہ کے کنوں وغیرہ بہہ گئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ بابا صاحبؒ بھی بہہ گئے ہوں گے لیکن انہیں حیرانی ہوئی کہ بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنی جگہ پر بیٹھے تلاوت کر رہے تھے اور اُن کا تکیہ سلامت تھا۔ سیلاب اُترا تو جھونپڑی والے مقام پر لکڑیوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ چند لوگوں نے عرض کی کہ اُن کے دھان کے رکنوں بہہ گئے، اُن کا بال بچہ کیا کھائے گا۔ فرمایا کہ پونچھ شہر کے نزدیک جا کر اپنے اپنے کنوؤں سے دھان نکال کر لاؤ۔ چنانچہ لوگ گئے اور اپنے اپنے دھان نکال کر لائے۔ آپ کی روحانی شہرت کی وجہ سے بے شمار لوگ حاضر ہونے لگے جس کی وجہ سے ان کی عبادت میں خلل آنے لگا۔ چنانچہ لوگوں کے ہجوم اور میاں مصری کی ناراضگی کی وجہ سے لسانہ سے چل پڑے۔

موضع سنئی پہنچے تو ایک درخت کے نیچے جھونپڑا بنا کر رہنے لگے۔ روایت ہے کہ ایک روز جھونپڑے کے پاس لوگ دھان کی پنیری لگا رہے تھے، ڈھول بج رہے تھے۔ باباؒ خوش ہوئے۔ کسانوں سے کہا کہ کھیت کا ایک ٹکڑا اُنہیں بھی دیا جائے تا کہ وہ بھی ڈھول بجوا کر لیب لگوا سکیں۔ کسانوں میں سے کسی نے انکار کیا تو بابا صاحب جوش میں آ گئے اور ہاتھ میں جلنے والی لکڑی زمین پر مار کر کہنے لگے میں یہاں نہیں رہوں گا۔ چنانچہ یہاں سے بھی آگے چل پڑے۔ سنئی گاؤں سے نکل کر آپؒ نے پہاڑ کا رُخ کیا اور ڈنہ شاہ ستار کے نیچے جنگل میں ایک غار میں چلے گئے اور چلہ کشی شروع کر دی۔ لوگوں نے یہاں بھی آنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ نے یہ جگہ چھوڑ کر کالابن کی طرف سفر کیا اور موضع کالابن کے موہڑہ سانگل کو اپنی رہائش کے لئے پسند کیا۔

یاد رہے کہ مورخہ 30 نومبر 2012ء کو راقم الحروف ہمراہ برادر زادہ تسلیم جاوید خان اور ہمشیرہ زادہ ماسٹر سلطان محمد خان کے موضع لسانہ سنئی ڈھیریاں کے مقام پر حاضری دی۔ باباؒ کے ہچ (الاؤ) کی جگہ دیکھی جہاں پر اب اسلامی درس کھولا گیا ہے۔ مسجد شریف تعمیر ہے۔ 60/70 طلباء اسلامی تعلیمات سیکھ رہے ہیں۔ دریا سے تھوڑا اوپر پختہ سڑک پر کمرے تعمیر ہیں جہاں مجاور موجود ہیں۔

Marfat.com

نیاز شیرینی وغیرہ لیتے ہیں، لنگر بھی جاری ہے۔ سڑک کے اس آر جنوب کی طرف پہاڑی پر میاں مصری رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ مجاوروں سے پوچھ کر حالات نوٹ کیے گئے۔ اپنے لئے جھونپڑا تیار کرایا۔ بیج لگایا۔ سدا بہار درخت کے دو پودے لگائے اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ مریدوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ کا روحانی شہرہ سن کو پونچھ کے راجہ رستم خان راٹھور نے آپ کو جاگیر بھی عطا کر دی۔ آپ بارہ سال تک موضع سانگل کالا بن میں مقیم رہے۔

روایت ہے کہ راجہ پونچھ رسم خان کا چچازاد بھاء یحییٰ خان آپ کے روحانی فیوض و برکات سے متاثر ہو کر ہر جمعرات کو آپ کے پاس حاضری دینے لگا۔ آپ بھی اُس کی نیاز مندی سے خوش تھے۔ راجہ رستم خان کو اراکین سلطنت نے ورغلایا کہ آپ کا چچازاد بھائی یحییٰ خان حضرت بابا صاحبؒ کے پاس دعا کرانے کے لئے جاتا ہے تاکہ آپ کی حکومت پر قبضہ کر سکے۔ چنانچہ اُس نے یحییٰ خان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا کر دس سپاہی مامور کیے۔ جونہی یحییٰ خان ملاقات کر کے واپس جا رہا تھا سپاہیوں نے اُسے قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ اُس وقت حضرت باباؒ دست پناہ یعنی چمٹہ غصے سے زمین پر مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ مارو یحییٰ مارو۔ چنانچہ آپ نے سات بار چمٹہ زمین پر مارا اور سات سپاہی قتل ہوئے۔ پھر آپ سے دست پناہ لے لی گئی۔ آپ غصے میں آ کر سدا بہار درخت اکھیڑنے لگے اور فرمایا کہ میں رستم خان کے ملک کو تباہ کر دوں گا۔ بہر حال مجاروں نے منت کر کے کہا کہ عوام کا کیا قصور ہے لہٰذا دوسرا درخت چھڑا لیا گیا۔

یہاں سانگل کالا بن حضرت بابا صاحبؒ کی مشہور کرامت یہ تھی کہ انہوں نے جگا خان بگیال جو اُن کا مخالف تھا اور دِن بھر میلہ تخی پیر پر زبردست خان تھکیال، سردار زبردست خان فیروزال اور دیگر لوگوں کے ساتھ نیزہ بازی، گھوڑ سواری وغیرہ کرتا رہا۔ پیشی کے وقت سب لوگوں تقریباً ہزار بارسو کو لے کر لنگر پر پہنچا اور کہا کہ ملنگا ان تمام آدمیوں کو لنگر مرغا اور چاول کھلاؤ۔ آپ نے فرمایا لنگر ملے گا۔ ایک مرغی ذبح کروائی اور سوا سیر چاول پکوائے۔ اوپر چادر ڈال دی۔ لنگر شروع ہوا۔ سب نے جی بھر کر کھایا۔ جگا خان نے کہا کہ یہ کوئی جادوگر ہے۔ چنانچہ اس نے زبردستی چادر اٹھا کر برتن دیکھے۔ اب بھی کھانا موجود تھا۔

Marfat.com

آپؒ نے غصے میں آکر بدعا فرمائی اور فرمایا کہ جگا نہ گھر نہ جگا۔ چنانچہ دن دوپہر کے وقت جگا خان کے مکان کو آگ لگ کر جل گیا اور اس کا خاندان عرصہ تک جذام کی بیماری میں مبتلا رہا۔

یحییٰ خان کے قتل کے واقعہ سے حضرت باباؒ کا پونچھ سے جی اُٹھ چکا تھا۔ کالا بن کے لوگوں نے کوشش کی کہ بابا صاحبؒ وہاں سے نہ جائیں مگر وہ نہ مانے اور اکھیڑا ہوا سدابہار درخت لے کر کالا بن کو خیر باد کہا۔

آپ راجہ رستم خان سے بدگمان ہو کر اور سینہ درہ کی تلاش میں چلتے ہوئے پٹودی درابہ سرن کوٹ پہنچے۔ یہ گاؤں سرن کوٹ سے 5/6 کلومیٹر مشرق میں واقع ہے اور اس کے اوپر پہاڑی دوہرہ ڈنہ کے نیچے منزل مقصود سنیدرہ واقع تھا۔ آپ نے پہاڑ کے دامن میں شالی کے کھیتوں کے کنارے اپنا تکیہ قائم کیا اور تکیہ کے قریب چنار کا ایک درخت بھی لگایا۔ عقیدت مند لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ آپ کی دعا سے درابہ کے علاقہ میں فصلوں پر ژالہ باری ختم ہوئی اور فصلیں تباہ ہونے سے بچ گئیں۔ آپؒ مُرشِد پاک کی بتائی ہوئی نشانیوں کی تلاش میں تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ پہاڑ کے دوسری جانب سنیدرہ جنگل ہے۔ چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہو کر پہاڑی کی دوسری پہلے بھنگائی گاؤں اور پھر سنیدرہ پہنچے۔ بکرا ساتھ تھا۔ شیر ظاہر ہوا۔ بکرا اور شیر دونوں چکر لگا کر غائب ہو گئے۔ آپ نے جگہ کھدوانی شروع کی تو آگ نکل آئی۔ مُرشِد کی نشانیاں پوری ہو گئیں۔

آپ نے جنگل کٹوا کر زمین ہموار کی۔ لنگر جاری کیا اور قیام فرمایا۔ سوانح نگاروں کے مطابق 1765ء میں سنیدرہ راجوری پہنچے اور 1806ء میں وصال فرمایا۔ آپ راجہ کرم اللہ خان جرال کے دورِ حکومت میں یہاں پہنچے۔ اُسی دور میں وفات پائی۔ آپ کی دعا سے راجہ کرم اللہ خان جرال کی رانی ماہلی سے ایک بیٹا اگر خان پیدا ہوا جو بعد میں راجوری کا حکمران بنا۔ حضرت بابا صاحبؒ کی پیشگوئی کے مطابق اگر خان سے سکھوں نے 1819ء میں راجوری چھین لی اور وہ دربدر پھرتا ہوا ناڑ فیروزالاں کے سردار زبردست خان فیروزال کے ہاں پناہ گزیں ہوا۔ 1822ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے میاں گلاب سنگھ اور میاں ہاٹھو سنگھ کو 150 کمپنیاں فوج دے کر اگر خان کی تلاش کے لئے بھیجا۔ فوج نے دوہرا ڈنہ نچلی ڈھی کے مقام پر کیمپ لگایا۔ حضرت بابا شاہ بادشاہؒ نے اپنے جانشین حضرت شاکر

Marfat.com

اللہ کو خواب میں فرمایا کہ گلاب ڈوگرہ کو کہہ دو کہ اگر خان علاقہ ناڑ فیروزالاں مہینڈر میں سردار زبردست خان فیروزال کے ہاں پناہ گزیں ہے۔ تھوڑی سے فوج لے جاؤ۔ وہ بغیر مزاحمت گرفتار ہو جائے گا۔ چنانچہ گلاب سنگھ فوج لے کر پہنچا اور اگر خان کو گرفتار کر کے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں پیش کیا اور اس کے بدلے میں جموں کا راجہ بنا۔

راقم الحروف ویزہ پر جا کر مورخہ 27 نومبر 2012ء کو دربار عالیہ حضرت بابا غلام شاہ بادشاہؒ شاہدرہ شریف پہنچا۔ نیاز گزاری، دعا کی، لنگر کھایا۔ اپنے چچازاد بھائی ولایت خان فیروزال آف بھاٹہ ڈھوڑیاں جو 67 سال تک دربار شریف کا خادم رہا۔

ان کے بیٹے محمد رزاق سے ملاقات ہوئی۔ ایڈمنسٹریٹر درگاہ مسٹر فقیر محمد (ر) اسسٹنٹ کمشنر موضع ہرڑاتی تحصیل و ضلع ادھم پور سے ملاقات ہو کر معلومات حاصل ہوئیں۔ مزار شریف کے اندر جا کر دعا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ دربار شریف ایک بڑا کمپلیکس، دربار، مسجد، ریسٹ ہاؤس، رہائشی کمرے، لنگر خانہ، ہائی سکول وغیرہ پر مشتمل ہے۔ تھنہ منڈی راجوری سے پختہ سڑک جاتی ہے۔

مزید برآں کتابچہ فضیلت سادات مولفہ مولوی سید بشارت حسین رضوی مہتمم دارالعلوم رضویہ سلطانیہ جامع مسجد سرنکوٹ ضلع پونچھ جموں وکشمیر کے صفحات نمبر 21 تا 28 کے مطابق حضرت بابا غلام شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ دیگر خلفاء کے علاوہ ان کے دو بھائی سید کریم شاہ مزار بیچ بیلہ سنئی دریالا ولد اور دیگر سید رحیم شاہ مزار شریف سنئی جن کی اولاد در اولاد موضع سنئی سید مشہدی مشہور ہے۔ صفحات کی تفصیل لف ہذا ہے۔

مواخذ:

۱۔ گلاب نامہ مصنف دیوان کرپارام

۲۔ تاریخ راجگان راجور مولفہ مرزا ظفر اللہ خان

۳۔ مکمل تاریخ راجوری مولفہ شری خوش۔ دیو۔ مینی

۴۔ کتابچہ غلام شاہ بادشاہؒ مولفہ غلام محمد ڈار ایڈمنسٹریٹر درگاہ

۵۔ پہاڑی قبائل مولفہ شری خوش دیو مینی

Marfat.com

۶۔ سوانح حیات باباغلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف مولفہ خوش دیو مینی

۷۔ زندگی جبر مسلسل سوانح حیات محمد شریف طارق ایڈووکیٹ

۸۔ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں حصہ اوّل مولفہ محمد فضل شوق

۹۔ میری یادیں مولفہ محمد فضل شوق

۱۰۔ مضامین شوق مولفہ محمد فضل شوق

۱۱۔ خودنوشت سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم خان مرتبہ محمد فضل شوق

۱۲۔ مخزن اسرار آفتاب غوثیہ مولفہ پیر محمد مقبول شاہ بخاری پمروٹی

۱۳۔ فضیلت سادات مولفہ مولانا بشارت حسین شاہ رضوی سرنکوٹ

۱۴۔ ڈائری دورہ جموں وکشمیر مرتبہ محمد فضل شوق

۱۵۔ تحریری روایات گدی نشیناں درگاہ شریف

فضیلت سادات

اوراللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کوتمام اشیاء کے نام سکھائے۔پھر سب اشیاء کوملائکہ پر پیش کیا۔فرمایا سچے ہوتوان کے نام بتاؤ۔(کنزالایمان)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جوعلم والے ہیں۔(کنزالایمان)

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

تواے لوگو!علم والوں سے پوچھواگرتمہیں علم نہ ہو۔ (کنزالایمان)

عن ابو امامتہ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل ا[illegible]ات والارض حتی النملتہ فی حجرھا وحتی الحوت یصلون علی معلم ا[illegible]اس الخیر۔(رواہ الترمذی،مشکوٰۃ شریف ۳۴۰)

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا ذکر ایک عابد اور دوسرا عالم تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ پھر سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے آسمان والے، زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی درود بھیجتے ہیں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر۔

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقيه واحد اشد على الشيطن من الف عابد۔ (رواہ ترمذی مشکوٰۃ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔

عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خصلتان لايجتمعان فى منافق حسن سمت وفقه فى الدين۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ۳۴)

ترجمہ: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہوتیں، نیک اخلاق اور دین کی سمجھ۔

مندرجہ بالا آیات واحادیث مبارکہ سے اہلبیت کرام وفقراء ومساکین اور علماء وطلباء کی فضیلت احسن طریقے سے معلوم ہوگئی۔

ہمارے علاقہ راجوری و پونچھ کشمیر میں بے شمار بزرگ تشریف لائے جن کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔ مگر اس خطے میں مشہدی سادات کرام جن کی اکثریت اس وقت ہے ان کے بزرگ آباؤ اجداد اس خطے میں تشریف لائے جن میں مشہور زمانہ بزرگ حضرت سیّد بابا پیر غلام شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے دو بھائی سیّد عبدالکریم صاحب و سیّد عبدالرحیم صاحب ہیں۔ سیّد عبدالکریم صاحب کا مزار شریف موضع کلر کٹل اور سنئی کے درمیان دریا کے بیچ میں واقع ہے جن کے تبرکات میں سے دو مشہور تبرک ایک عصا مبارک اور دوسرا تسبیح ہمارے مشہدی سادات کے پاس موجود ہیں۔

Marfat.com

اگر جانوروں کو کوئی بڑی مہلک بیماری گلگوٹی وغیرہ لگ جائے تو عصا شریف کو جانوروں سے مس کردیتے ہیں جس کی برکت سے بیماری ختم ہوجاتی ہے اور اگر کسی عورت کو پیدائش کے وقت مشکل ہو تو تسبیح شریف کو دھو کر پانی پلا دینے سے پیدائش میں آسانی ہو جاتی ہے اور حضرت بابا پیر غلام شاہ صاحب کے دوسرے بھائی سید عبدالرحیم صاحب کا مزار شریف موضع سنئی میں ہے اور حضرت پیر غلام بادشاہ کا مزار شاہدرہ شریف تحصیل تھنہ منڈی میں موجود ہے جو اس وقت مرجع خلائق ہے جہاں ہر روز ہزاروں زائرین فیض حاصل کرتے ہیں۔ ویسے تو حضرت بابا غلام شاہ صاحب کی کرامتیں تو بے شمار ہیں مگر اس اہم واقعہ سے ان کی بزرگی وعظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور اس واقعہ کے راوی کثیر التعداد میں موجود ہیں۔

کہ حضرت سلطان الواصلین بابا عبیداللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرف بابا جی صاحب سے کشمیر کا ایک ہندو راجہ مصافحہ کرنا چاہتا تھا مگر حضرت جی صاحب کسی ہندو سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے۔ حضرت جی صاحب کا ایک خادم تھا اس نے راجہ کو بتایا کہ حضرت شام کے وقت کشتی پر اس طرف سیر فرماتے ہیں۔ آپ فلاں موڑ کی آڑ میں رہیں۔ جوں ہی حضرت اس موڑ پر پہنچیں گے آپ فوراً ملنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دینا۔ اس طرح وہ راج ملاقات کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس طریقے سے راجہ حضرت سے ہاتھ ملا دیا باوجود اتنی کاوش سے حضرت نے اپنے ہاتھ مبارک پر اپنی چادر شریف بھی لپیٹی تھی مگر ہاتھ ملانے کے بعد انہیں اس مقدس محفل کی زیارت بند ہوگئی تھی جس میں سرکار کائنات فخرِ موجودات مع اپنے آل اصحاب جلوہ گر ہوتے تھے۔

حضرت جی صاحب نے اس محفل کی رکاوٹ کے بعد کئی مزارات مقدسہ پر پہنچ کر چلّے کیے مگر انہیں اس محفل کی حاضری دوبارہ نہ مل سکی۔ پھر انہیں کشف وکرامت سے اطلاع ہوئی کہ حضرت سیّد بابا غلام حیدر شاہ شاہدرہ شریف راجوری میں وہاں حاضر ہو کر مراقبہ کریں۔ چنانچہ حضرت جی صاحب نے اس مزار شریف پر مسلسل تین دِن چلّہ کیا۔ تیسرے روز حضرت جی صاحب نے دیکھا کہ وہ محفل لگی ہوئی ہے جس میں آقائے کونین اپنے جانثاروں کے ساتھ موجود ہیں اور حضرت بابا غلام شاہ صاحب، حضرت جی صاحب کو حضرت محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں

Marfat.com

پہنچا دیا۔ انہوں نے حضرت جی صاحب کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس بارگاہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد سے پھر حضرت جی صاحب کو اس محفل کی حاضری حاصل ہو گئی۔ فالحمد للہ رب العلمین!
چنانچہ اس اہم واقعہ کے بعد شاہدرہ شریف کی بزرگی اور عظمت اور واضح ہو گئی چونکہ حضرت بابا غلام شاہ صاحب کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ موضع سنئی جو اِن کا اُس وقت مسکن تھا حضرت کچھ لوگوں سے ناراض ہو کر شاہدرہ شریف کی طرف ہجرت کر گئے تھے اور ضلع پونچھ کے لئے ذلت وغربت و بیماری کی بددُعا کی تھی جس کے سبب سے ضلع پونچھ میں دورہ فرمانے لگے۔ جب لوگوں نے حضرت جی صاحب سے گزارش کی کہ آپ شاہدرہ شریف میں جا کر ہمیں معاف کرنے کے لئے بابا غلام شاہ صاحب کو منوالیں۔ چنانچہ حضرت جی صاحب وہاں دوبارہ گئے اور حضرت سے بذریعہ کشف معافی کرادی جس کے بعد ضلع پونچھ میں خوشحالی ہوئی۔ اس طرح پونچھ کے عوام حضرت قطب العارفین باباجی صاحب کے بھی احسان مند ہیں۔

اب کچھ لوگ حضرت جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بزرگی وعظمت سے انحراف کر رہے ہیں جبکہ سب سے زیادہ فیض انہیں کے بزرگوں سے ملا تھا۔

اس وقت ہمارے علاقہ کے کچھ سادات ایک اور مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ وہ مرض ہے فرقہ پرستی، کنبہ برادری اور شیعہ ازم اور ایک بقیہ دوسرے طبقہ کے مسلمانوں کو اپنے سے کم درجہ اور ذلیل تصور کرنا خاص کر حضرت مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثلاثہ صحابہ کرام پر فضیلت دینا۔

چونکہ کل ملا کر شیعہ کی اصل تین ہی قسمیں ہیں۔ اگرچہ اس کی شاخیں بہت ہیں۔

پہلی قسم: ثلاثہ صحابہ پر جو شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت دے وہ تفصیل رافض ہے۔

دوسری قسم: ثلاثہ صحابہ کو جو شخص طعن وتشنیع کرے وہ تبرائی رافضی ہے۔

تیسری قسم: جو شخص ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت زنا کا قائل ہو وہ غالی رافضی ہے۔

قسم اوّل اگرچہ اسلام سے خارج نہیں مگر گمراہ کن اور بے دین، ناقابل رشتہ داری، ناقابل امامت ضرور ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

Marfat.com

اور قسم دوم کو فقہائے کرام نے اسلام سے خارج مانا ہے کہ ان لوگوں نے ایسے صحابہ کرام پر تبرا کہا جن کی فضیلت میں بے شمار آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں۔ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا حرام اشد حرام ہے۔

اور قسم سوم تو مطلق اسلام سے خارج ہیں کہ انہوں نے قرآن کی ان آیات کا انکار کیا ہے جو حضرت سیّدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طہارت و پاک دامنی میں نازل ہوئیں۔

ہمارے علاقہ پونچھ راجوری وجموں میں رافضیوں کی یہ تینوں قسمیں موجود ہیں جن سے سادات وغیر سادات کو دور رہنا ضروری ہے اور ان سے میل جول حرام سخت حرام بد کام بدانجام ہے۔

ایسے لوگوں سے رشتہ داری کرنا اپنی لڑکی دینا یا ان کی لڑکی اپنے گھر لانا حرام ہے۔ان کی مجلسوں چاہے وہ شادی بیاہ کی ہوں یا غم والم کی یا مذہبی سب میں شرکت ناجائز ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

شجرہ نسب مشہدی سادات موضع سنئی تحصیل سرنکوٹ پونچھ

۱)۔ حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۲)۔ حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳)۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

۴)۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵)۔ حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶)۔ حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷)۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸)۔ حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹)۔ حضرت سیّدنا اسحاق اطواق رحمتہ اللہ علیہ

۱۰)۔ حضرت سیّدنا محمد اوّل رحمتہ اللہ علیہ

۱۱)۔ حضرت سیّدنا محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ

۱۲)۔ حضرت سیّدنا محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ

۱۳)۔ حضرت سیّدنا محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

۱۴)۔ حضرت سیّد شاہ محمد رحمتہ اللہ علیہ

۱۵)۔ حضرت سیّد اسحاق ثانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶)۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن رئیس الزماں رحمتہ اللہ علیہ

۱۷)۔ حضرت امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۸)۔ حضرت سیّد بہاؤالدین رحمتہ اللہ علیہ

۱۹)۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۰)۔ حضرت سیّد عبدالکریم ثانی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۱)۔ حضرت سیّد ابوالقاسم حسین مشہدی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲)۔ حضرت سیّد صدرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۳)۔ حضرت سیّد رضاالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۴)۔ حضرت سیّد محمد ثانی الغازی رحمتہ اللہ علیہ

۲۵)۔ حضرت سیّد ولی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۶)۔ حضرت سیّد وجیہہ الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۷)۔ حضرت سیّد عبدالکریم صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۸)۔ حضرت سیّد شاہ علی شیر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۹)۔ حضرت سیّد شاہ آدم صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۳۰)۔ حضرت سیّد حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۳۱)۔ حضرت سیّد کریم الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۳۲)۔ حضرت شاہ حسام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۳۳)۔ حضرت سیّد شاہ محمد کے دولڑکے (جلال الدین۔سیّد یار شاہ)

۳۴)۔ حضرت سیّد یار شاہ مشہور زمانہ بزرگ

۳۵)۔ حضرت سیّد محمد ادریس صاحب ان کے تین لڑکے

۱)۔ حضرت سیّد بابا غلام شاہ مزار شریف شاہدرہ شریف راجوری (لاولد)

۲)۔ حضرت سیّد رحیم صاحب مزار شریف سنئی

۳)۔ حضرت سیّد کریم شاہ مزار شریف بیلہ سنئی بیچ دریا (لاولد)

۳۶)۔ حضرت سیّد مامور شاہ ولد رحیم شاہ

۳۷)۔ حضرت سیّد علی شاہ صاحب

۳۸)۔ حضرت سیّد ہوشناک شاہ صاحب

۳۹)۔ حضرت سیّد منگے شاہ صاحب

Marfat.com

۴۰)۔ حضرت سیّد باغ علی شاہ صاحب

۴۱)۔ حضرت سیّد طفیل حسین شاہ صاحب

۴۲)۔ حضرت سیّد تاج حسین شاہ

۴۳)۔ حضرت سیّد منیر حسین شاہ صاحب

۴۴)۔ حضرت سیّد صغیر حسین شاہ صاحب

۴۵)۔ حضرت سیّد بشارت حسین رضوی برکاتی صاحب

۴۶)۔ حضرت سیّد اختر حسین شاہ صاحب

۴۷)۔ حضرت سیّد طارق حسین شاہ صاحب

۴۸)۔ حضرت سیّد جلال الدین ولد شاہ محمد صاحب

۴۹)۔ حضرت سیّد صالح محمد مشہور زمانہ بزرگ

۵۰)۔ حضرت سیّد فاضل شاہ صاحب

۵۱)۔ حضرت سیّد جیوے شاہ صاحب

۵۲)۔ حضرت سیّد بلند شاہ صاحب

۵۳)۔ حضرت سیّد بھلے شاہ صاحب مشہور زمانہ بزرگ ان کے اکثر مریدین ریاسی راجوری میں ہیں۔

۵۴)۔ حضرت سیّد شرف علی شاہ صاحب

۵۵)۔ حضرت سیّد نور حسن شاہ صاحب

۵۶)۔ حضرت سیّد باغ حسین شاہ صاحب

اس دور میں اکثر لوگ شجرہ بدل رہے ہیں جس کے پیش نظر ہم نے شجرہ کو کتابی شکل میں طبع کرایا۔ ویسے ہمارے خاندان کے پاس نسلاً بعد نسل شجرہ موجود رہا ہے اور ضلع راجوری و پونچھ میں اکثر مشہدی سادات ہیں اور صوبہ جموں میں مشہور ترین بزرگ حضرت بابا غلام شاہ صاحب بھی مشہدی ہی ہیں اور آپ کا سلسلہ مقدس سلسلہ قادریہ ہے۔ مزار شریف راجوری میں ہے۔

Marfat.com

ضلع راجوری و پونچھ میں مشہور اہلسنت و جماعت کا ادارہ دارالعلوم رضویہ سلطانیہ جامع مسجد سرنکوٹ بھی آپ کے ہی فیض فیض و کرم کا نتیجہ ہے جو ادارہ صوبہ و بیرون صوبہ تعلیم دین کی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں ہندوستان بھر سے مشہور ترین علمائے کرام، مشائخ عظام بار ہا تشریف لاتے رہتے ہیں۔ حضرت پیر غلام شاہ صاحب کے تمام عقیدت مند حضرات سے گزارش ہے کہ دارالعلوم رضویہ سلطانیہ جامع مسجد سرنکوٹ کی بھر پور امداد فرماتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جو اس ادارے کی اعانت میں شامل رہے گا ہر مشکل سے محفوظ رہے گا۔ مرکزی عیدگاہ چودہ کنال نزد کچہری سرنکوٹ بھی اس ادارے کی دَین ہے۔

راقم الحروف سیّد بشارت حسین رضوی برکاتی مہتمم دارالعلوم رضویہ سلطانیہ جامع مسجد سرنکوٹ کا خاندان مشہدی ہے اور حضرت بابا غلام شاہ صاحب ہی کے خاندان سے ہے اور سلسلہ قادریہ برکاتیہ جو ہندوستان کی مشہور ترین خانقاہیں بریلی شریف و مارہرہ شریف اتر پردیش سے ہے اور سلسلہ تعلیم بریلی شریف کی مشہور ترین درس گارہ دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف جس کے بانی حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مصطفیٰ رضا خاں صاحب ہیں مشہور اساتذہ۔

حضرت مفتی محمد اعظم صدر المدرسین مظہر اسلام بی بی جی مسجد بریلی شریف۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

حضرت صوفی عطا محمد خان رحمتہ اللہ علیہ پوٹھہ شریف سرنکوٹ پونچھ

آپ کا مزار شریف موضع پوٹھ تحصیل سرنکوٹ ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر، حضرت سیّد معصوم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کے متصل رین کے درختوں کے جُھنڈ میں واقع ہے۔ پوٹھ شریف قصبہ سرنکوٹ سے پونچھ جانے والی پختہ سڑک پر تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لوگ مزار شریف پر حاضری دیتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں، دعائیں مانگتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔ آپؒ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ علاقے میں گھوم پھر کر آوازے لگاتے تھے، ایک پیسہ دے دو۔ کوئی دُعا کے لئے کہتا تو آپؒ فرماتے "تُس جیتے رہو"۔ یعنی آپ جیتے رہیں۔ جس شخص کو زیادہ خوش ہو کر دعا دیتے تو فرماتے تھے "تُساں نے ککڑوی جینے رہن"۔ یعنی آپ کے مرغے بھی جیتے رہیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ گرمی سردی، دھوپ، برف میں ننگے پاؤں چلا کرتے تھے۔ جو دعا کرتے منظور ہوتی۔ آپؒ کے والد محترم سردار بہادر علی خان فیروزال موضع سنگھوٹ مہینڈر سے نقل مکانی کر کے پوٹھ تشریف لائے تھے۔ اُن کے تین بیٹے جعفر علی خان المعروف جافا خان، عطا محمد خان اور علی اکبر خان تھے۔ آپ مجرد تھے۔ باقی دو بھائیوں کی اولاد موضع پوٹھ اور موضع چھاد میں موجود ہے۔ آپ فیروزال گکھڑ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پوٹھ میں آپ کا خاندان صاحبِ حیثیت تھا۔ اس لئے آپ کے بھتیجے وغیرہ آپ کے دیہات میں پھر کر ایک پیسہ مانگنے کو اپنی توہین سمجھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے کئی بار آپ کو منع کیا۔ ایک بھتیجے طفیل حسین خان ولد جعفر علی خان نے ایک دفعہ لڑائی جھگڑا کیا۔ آپ نے بدُعا دی اور فرمایا کہ تمہیں گولی لگے گی اور مرو گے۔ چنانچہ طفیل حسین خان کو بارڈر کے نزدیک اچانک ہی گولی مار دی گئی اور وہ مر گیا۔

پوٹھ گاؤں کی ایک عورت نے آپؒ کے ساتھ جھگڑا کیا۔ آپؒ نے بدُعا دیتے ہوئے فرمایا کہ تو کوڑھی ہو کر مرے گی۔ چنانچہ وہ عورت کوڑھی ہو کر مر گئی۔ اسی طرح دوسری مثالیں بھی ہیں۔ آپ مجذوب فقیروں کی طرح ایک پیسہ دے دو کی آواز دیتے تھے لیکن جو چیز کوئی دے لے لیتے تھے۔ راقم الحروف مولف نے گورنمنٹ ہائی سکول سرنکوٹ میں طالب علمی کے دوران کئی بار انہیں بازار میں ڈھونڈ

Marfat.com

کر دعا کے لئے عرض کی۔ فرماتے تھے تُس جینے رہو...... تُساں نے ککڑ وی جینے رہن"۔ یعنی آپ جیتے رہیں، آپ کے مرغے بھی جیتے رہیں۔ آپ کے خاندان کا شجرہ نسب راقم الحروف محمد فضل شوق کی تصنیف جموں و کشمیر کی پہاڑی ریاستیں حصہ اوّل صفحات نمبر 340 تا 341 پر درج ہے۔ آپ نے 8 مگھر 2039 بکرمی مطابق 16 صفر 1403 ہجری مطابق 3 دسمبر 1982 عیسوی وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

حضرت سائیں جھلا رحمتہ اللہ علیہ چندیال سنگھوٹ، مہینڈر پونچھ

حضرت بابا سائیں جھلا رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف موضع سنگھوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ کے مرکزی مقام گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سنگھوٹ کے جنوب میں تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلے پر تحصیل مہینڈر اور تحصیل راجوری کی سرحد پر واقع ہے۔ ریکارڈ مال میں آپ کا نام سائیں جھلا ہی درج ہے۔

آپ کا شجرہ نسب تاریخی کتاب جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں حصہ اوّل مولفہ محمد فضل شوق کے صفحہ نمبر 317 پر درج ہے۔ محمد بخش خان فیروزال موہڑ چندیال، موضع سنگھوٹ تحصیل مہینڈر پونچھ، محمد بخش خان کے چار بیٹے اشرف خان، بابا جھلا رحمتہ اللہ علیہ، نواب خان اور بیرولی خان تھے۔ باقی تین لاولد تھے۔ صرف اشرف خان کے شاہ محمد خان، اُن کے گنجا خان، اُن کے ندیم اختر خان اور اُن کے بیٹے چنگیز خان وغیرہ موجود ہیں۔ آپ کا تعلق فیروزال گکھر قبیلہ سے تھا۔

آپ کا مزار شریف پختہ تعمیر شدہ ہے۔ متصل جامع مسجد شریف بھی ہے۔ دربار کی انتظامیہ موجود ہے۔ لوگ نیازیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔ حاجی گلاب خان موجودہ انتظامیہ کے نگران ہیں۔ آمدن وخرچ کا حساب رکھا جاتا ہے۔ لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ بچپن میں باؤلی کے پاس سوئے ہوئے تھے اور ایک بڑا سانپ (ناگ) آپ کے منہ کی رال چاٹ رہا تھا۔ آپ سکارا ٹائپ کے بزرگ تھے۔ زیادہ بات نہیں کرتے تھے۔ آپ کے دیگر معجزات بھی تھے۔

روایت ماسٹر گلاب خان ولد محمد حسین خان فیروزال سکنہ چندیال سنگھوٹ مہینڈر انچارج انتظامیہ کمٹی دربار شریف

☆☆☆

Marfat.com

حضرت بابا پیر غلام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ مزار شریف تکیہ سنگھوٹ مہینڈر پونچھ

روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کسی طرف سے موہڑہ ہٹیاں قلناڑیاں ایک اونچے ٹیلے پر تکیہ بنا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ تکیہ اب بھی سردار شاہ محمد خان انسپکٹر پولیس کی زمین اونچی جگہ پر چیڑوں کے درمیان واقع ہے۔ آس پاس پتھروں کی چار دیواری ہے۔ یہاں پر اب بھی نزدیکی آبادی نیازیں دیتی اور مراد پاتی ہے۔ وہاں سے آپ موضع بھاٹہ دھوڑیاں میں ہی سردار گوہر خان نمبردار کی زمین میں تکیہ بنا کر ریاضت کرنے لگے۔ یہ جگہ رکھ ڈھکی کے نیچے واقع ہے۔ اب بھی پتھروں کی چار دیواری اور مقامی آبادی اس جگہ کو متبرک مقام سمجھتی ہے۔ آپ نے وصیت کی ہوئی تھی کہ مرنے کے بعد میرا تابوت اٹھانا، جہاں چلتے چلتے ٹھہر جائے وہاں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصال کے بعد اسی جگہ غسل دیا گیا۔ مقامی لوگوں کی خواہش تھی کہ اسی جگہ دفن کیا جائے۔ موضع سنگھوٹ کے عقیدت مند لوگ آئے کہ ہم وہاں لے جا کر دفن کریں گے۔ چنانچہ آپ نے تابوت اٹھالیا اور موجودہ تکیہ سنگھوٹ جو کہ اس گاؤں کا مرکزی مقام اور مرکزی قبرستان ہے۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول اور ڈسپنسری وغیرہ ادارے ہیں۔ تابوت بھاری ہو کر ٹھہر گیا۔ چنانچہ آپ کو یہاں ہی دفن کر دیا گیا۔ پختہ مزار شریف رین کے چار بڑے درختوں کے جھنڈ میں ہے۔

قبرستان کے اردگرد پتھروں کی چار دیواری ہے۔ ایک پختہ جامع مسجد بھی ہے جہاں نماز جمعہ وغیرہ ہوتی ہے۔ راقم الحروف محمد فضل شوق نے ویزہ پر جا کر 1988ء میں مزار شریف پر حاضری دے کر اس جامع مسجد میں ایک نمازِ جمعہ کی ادائیگی کی ہے اور نومبر/ دسمبر 2012ء کے دورہ مہینڈر کے دوران بھی مزار شریف پر حاضری دے کر گورنمنٹ ہائی سکول سنگھوٹ کے عملہ اور معمر چیدہ چیدہ افراد سے معلومات اخذ کی ہیں۔ ان میں عمر رسیدہ اور معتبر حاجی حبیب اللہ خان (ر) معلم محکمہ تعلیم نے حالات بیان کیے۔ اسی تکیہ کے ساتھ 18/20 کنال اراضی مختص ہے جہاں خانقاہ شریف، قبرستان، ہائی سکول، ڈسپنسری وغیرہ ادارے قائم ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

بیٹھک حضرت سیّد موسیٰ ولی رحمتہ اللہ علیہ سنگھوٹ مہینڈر، پونچھ

موضع بھاٹہ دھوڑیاں، ناڑ فیروزالاں اور سنگھوٹ کی تین حدی اتصال پر رین کے درختوں کے جھرمٹ میں یہ تیکہ/ بیٹھک واقع ہے۔ یہ اونچی جگہ جنگل میں واقع ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے۔ بیٹھک کے اردگرد پتھروں کا چبوترہ ہے۔ چاروں طرف پتھر کی بڑی بڑی سلیں لگی ہوئی ہیں۔ یہاں پر نیاز، بکرے وغیرہ پکا کر برتون کے بجائے سلوں پر رکھ کر کھائے جاتے ہیں۔ نئی فصلوں کے پکنے کے وقت ژالہ باری سے بچنے کے لئے نیاز، بکرے وغیرہ چڑھائی جاتی ہے۔ مکئی اور دھان کی نئی فصل کا حلوہ بنا کر ختم شریف کھلوا کر پتھروں کی سلوں پر رکھ کر کھایا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ سیّد فاضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ دھڑائی شریف، سیّد موسیٰ ولیؒ سنگھوٹ اور سیّد باقر شاہؒ سیلاں شریف سرنکوٹ تینوں بھائی تھے۔ حضرت سیّد موسیٰ ولی کا مزار شریف بمقام موضع ہاڑی مڑہوٹ علاقہ سرنکوٹ بتایا جاتا ہے۔

روایت کنندہ تسلیم جاوید خان ولد محمد زمان خان فیروزال بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر بیٹھک متصل ایک مسجد شریف اور ایک کمرہ لنگر خانہ ٹائپ تعمیر شدہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت پیر جھنڈے شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھاٹہ ڈھوڑیاں مہینڈر۔ پونچھ

حضرت پیر جھنڈے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزارِ پاک موضع کلر موہڑا اور بھاٹہ ڈھوڑیاں کے اتصال پر بجانب بھاٹہ ڈھوڑیاں۔ جموں سے پونچھ پختہ سڑک کے کنارے پر چیڑ کے درختوں کے جھنڈ میں قدرے اونچے ٹیلے پر واقع ہے۔ قدیم زمانہ سے یہاں پر چیڑوں کے جھنڈ میں کچی قبر اور ارد گرد پتھر کی چار دیواری ہوتی تھی۔ گاؤں کے لوگ اِسے متبرک مقام سمجھتے تھے۔ چڑھاوے چڑھاتے اور دعائیں مانگتے تھے۔ خصوصاً نئی فصل کی نیاز دیتے تھے۔

راقم الحروف مولف محمد فضل شوق بھی خوش قسمتی سے ابتدائی طور پر موضع بھاٹہ ڈھوڑیاں تحصیل مہینڈر پونچھ کا باسی۔ بچپن میں راقم الحروف اور دیگر طلباء ساتھی یہاں سے گزرتے ہوئے قبر شریف پر سلام کر کے سکول جاتے تھے تا کہ پڑھائی اچھی طرح ہو۔ اِسے متبرک اور بابرکت مقام سمجھا جاتا تھا۔ بزرگ لوگ صاحبِ مزار کو ولی اللہ کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ جگہ غیر آباد اور گاؤں کے ایک کونا پر تھی۔ اس جگہ پر عموماً مال مویشی چرتے تھے۔ آہستہ آہستہ صاحبِ مزار کی برکتوں سے یہاں ایک چھوٹا سا بازار، ڈاک خانہ، ڈسپنسری بلکہ بڑا ہسپتال جہاں ایم بی ایس ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بھاٹہ ڈھوڑیاں وغیرہ بنے۔ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مزار شریف کو پختہ کر کے عمارت، صحن وغیرہ تعمیر کیے اور متصل ایک دومنزلہ کمرے، جامع مسجد زیر تعمیر ہے جہاں پانچوں وقت کی باجماعت نماز، نمازِ جمعہ کی ادائیگی اور درس وغیرہ ہوتا ہے۔

یہاں پر بڑی نیاز سالانہ عرس بھی ہوتا ہے۔ نزدیک آبادی چند مکانات بھی بن گئے ہیں۔ اس طرح یہ جگہ اب بابا رحمتہ اللہ علیہ کی برکت سے اس علاقہ کا تعلیمی، معاشی، روحانی مرکز بن گیا ہے۔ لوگ نیازیں چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔ راقم الحروف مولف نے بھی مورخہ 6 دسمبر 2012ء کو ایک عزیز ماسٹر محمد رفیق خان کی جانب سے منت ختم شریف کی ادائیگی کی۔ محفل میں دربار گوہر بار پر ختم شریف میں شرکت کی۔ اجتماعی دعا میں شرکت کر کے لنگر شریف تناول کیا۔ اس ختم شریف میں موضع سنگھوٹ، بھاٹہ ڈھوڑیاں، کلر موہڑہ، ناڑ فیروزالاں، نکہ منجھاڑی وغیرہ

Marfat.com

سے علماء کرام، چیدہ چیدہ افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ سب سے ملاقات ہوکر ایمان تازہ ہوا۔ بعد میں ماسٹر محمد رفیق خان کے نئے گھر کی افتتاحی نیاز میں شرکت کی۔ یہیں پر مولانا محمد خلیل جوہر مرحوم آف ناڑ خاص کے بیٹے سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم مولوی صاحب کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

روایت کثیر ہے کہ حضرت پیر صاحبؒ پانچ بھائی اور ایک بہن تھے جو اس علاقہ میں آئے جو کہ درج ذیل ہے۔

۱)۔ حضرت پیر جھنڈے شاہؒ مزار بھاٹہ ڈھوڑیاں مہینڈر

۲)۔ حضرت پیر غلام علی شاہؒ مزار شریف تکیہ سنگھوٹ

۳۔ حضرت پیر مستان شاہؒ مزار شریف منجھاڑی شریف نزد قبر سردار زبردست خان فیروزال جاگیردار ناڑ فیروزالاں مہینڈر

۴)۔ پیر ڈھیلے شاہؒ مزار شریف گلہوتہ ہرنی مہینڈر نزد پختہ سڑک

۵)۔ نام معلوم نہیں ہوسکا۔ مزار شریف سرنکوٹ میں کسی جگہ بتایا جاتا ہے۔

محترمہ بہن صاحبہؒ کا مزار کلر موہڑہ میں واقع ہے۔ یہاں بھی لوگ نیازیں وغیرہ چڑھاتے ہیں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

سائیں امتیاز حسین ولد محمد اسلم خان سکنہ سنگھوٹ مہینڈر۔ پونچھ

آپ موضع سنگھوٹ کے فیروزال گکھڑ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ باحیات ہیں۔ عمر تقریباً بتیس تینتیس برس ہے۔ ہر وقت رواں دواں رہتے ہیں۔ گرمی سردی میں ننگے پاؤں چلتے ہیں۔ برف پر چلنے سے پاؤں نہ ٹھٹھرتے، نہ ہی خراب ہوتے ہیں۔ عسکریت کے دور میں انڈین آرمی نے مجاہد سمجھ کر نشانہ باندھ کر گن سے برسٹ مارے۔ انہیں کسی گولی کا زخم نہیں آیا۔ بھاٹہ ڈھوڑیاں کے مقام پر سڑک میں بلاسٹک کے دوران متعدد ڈیٹانیٹروں کو آگ لگائی ہوئی تھی۔ آپ سامنے سے آہستہ آہستہ گزرے۔ گزرنے کے بعد بارود پھٹا۔ اسی طرح کی روزمرہ کرامات سرزد ہو رہی ہیں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

رانی ذِکّر و رحمتہ اللہ علیہا تکیہ ناڑ خاص مہیڈر، پونچھ

علاقہ ناڑ فیروزالاں مہینڈر میں سوفی خان فیروزال معروف بزرگ ہو گزرے ہیں۔مقدم نوراچیچی اور سوفی خان فیروزال کی لڑائی اس علاقہ کی مشہور داستان ہے اوراس سلسلہ میں ایک گوجری بار زبانِ زدعام ہے جس کا ذکر شیری خوش دیومینی نے اپنی کتابوں، رمزاں اور تاریخ پونچھ ثقافت کے آئینے میں کیا ہے۔راقم الحروف نے بھی اِس لڑائی کا ذکر اپنی تالیفات جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں اور مضامین شوق میں تفصیل سے کیا ہے۔خاندانی روایات کے مطابق رانی ذکرو رحمتہ اللہ علیہا، سوفی خان فیروزال کی اکلوتی بیٹی تھیں جو انتہائی زاہدہ، پارسا اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔اکثر ذکر ''اللہ ھو'' اُن کی زبان پر جاری رہتا تھا۔روایت ہے کہ اُن کی شادی کے روز بارات آئی، ڈولی روانہ ہوئی۔ذکر ''اللہ ھو'' جاری تھا جو یکدم بند ہو گیا۔ڈولی اتار کر دیکھا گیا تو وہ وفات پا چکی تھیں۔جہیز کے پلنگ سمیت انہیں دفن کیا گیا۔قبر میں بھی ''اللہ ھو'' کی آوازیں آتی رہیں۔اُن کی قبر تکیہ ناڑ خاص میں 12 فٹ لمبی اور 6 فٹ چوڑی اپنے والدمحترم کے ساتھ واقع ہے۔چونے سے تعمیر شدہ ہے۔راقم الحروف نے دورہ 1988ء کے دوران قبر پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کی۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

حضرت مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ منجہاڑی شریف مہینڈر۔ پونچھ

ہرنی مہینڈر سے ایک سڑک علاقہ فیروزالاں کی طرف آتی ہے۔ سڑک کے آغاز پر گورنمنٹ کی جانب سے ایک کتبہ نصب کیا ہوا ہے جس پر فیروز خان روڈ درج ہے جو سلطان فیروز خان گکھڑ گوت فیروزال کے جدِ امجد تھے جنہیں سلطان زین العابدین آف کشمیر نے منجہاڑی کے مقام پر جاگیر دی تھی۔ اُن کے بیٹے سردار متولی خان کی اولاد در اولاد علاقہ ناڑ فیروزالاں دیہات ہرنی، گلہوتہ، نکہ منجہاڑی، کلر موہڑہ، ناڑ خاص، بھاٹہ ڈھوڑیاں، سنگھوٹ، درابہ، پرروٹ، پوٹھ وغیرہ دیہات علاقہ میں آباد ہے۔ اِس سڑک پر جنوب مشرق کی طرف جاتے ہوئے کرناہ، ہلکو موہڑہ، محلہ چوکیداراں سے گزر کر خاص منجہاڑی سڑک کے بائیں جانب تقریباً دو اڑھائی صد گز کے فاصلہ پر حضرت پیر مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف ہے جو پختہ تعمیر شدہ ہے۔ مزار کے پاس باؤلی (چشمہ آب) بھی ہے۔ لنگر خانہ اور جامع مسجد تعمیر شدہ ہے۔ مزار شریف کے شمال مشرق میں چند گز کے فاصلہ پر مشہور جنگجو سردار راجہ زبردست خان فیروزال کی قبر ہے جو گلاب نامہ مصنفہ دیوان کرپا رام تاریخ راجگاں راجور مصنفہ مرزا ظفر اللہ خان، تاریخ راجوری مکمل۔ سوانح حیات حضرت پیر غلام شاہ بادشاہؒ شاہدرہ شریف مولفہ غلام ڈار ایڈمنسٹریٹر درگاہ شریف، سوانح حیات حضرت پیر غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف مولفہ شری خوشی دیو مینی اور تاریخ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں جلد اوّل مولفہ الحاج محمد فضل شوق وغیرہ کی روشنی میں علاقہ مہینڈر کے حکمران رہے ہیں۔ مزار شریف کے عقب میں سردار زبردست خان نور اللہ مرقدہ کا مشہور قلعہ منجہاڑی کے کھنڈرات موجود ہیں۔

مورخہ 8 دسمبر 2012ء کو برادر زادہ تسلیم جاوید خان اور ہمشیرہ زادہ چنگیز خان کی معیت میں حضرت مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر دو روزہ عرس کی تقریبات میں حاضری دی۔ ختم شریف کے بعد دعا ہوئی، لنگر تقسیم ہوا۔ سردار خورشید احمد خان ایم اے ایل ایل بی، بی۔ ایڈ ریٹائرڈ ڈائریکٹر محکمہ لوکل گورنمنٹ، پروفیسر صوفی محمد اعظم خان چشتی، سردار محمد نواز خان سیاسی رہنما، حاجی شکیل احمد خان اور اس علاقہ کے متعدد معززین سے ملاقات ہوئی۔ سردار خورشید احمد خان جو عرس پاک،

Marfat.com

تعمیرات کے کاموں میں پیش پیش ہیں کچھ حالات صاحب مزار بتائے اور تحریری طور پر دینے کا وعدہ فرمایا۔ سردار تنویر احمد خان سرپنچ حلقہ منجھاڑی اور سردار محمد نواز خان وغیرہ کو راجہ زبردست خان کی قبر شریف پختہ کروانے کی تاکید کی۔ حضرت مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی آمد کا زمانہ راجہ زبردست خان کے زمانہ سے پہلے بتایا جاتا ہے۔ راجہ زبردست خان اپنے بڑے بیٹے سردار ہاشم علی خان کی رسم دستار بندی سال 1823ء کے ایک دو سال بعد وفات پا گئے۔ اسی طرح حضرت مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ اٹھارویں صدی یا اس سے قبل علاقہ ہذا میں تشریف لائے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت ڈھیلے شاہؒ گلھوتہ ہرنی، حضرت مستان شاہؒ منجھاڑی، حضرت جھنڈے شاہؒ بھاٹہ ڈھوڑیاں، حضرت غلام علی شاہؒ سنگھوٹ، ایک اور بھائی جن کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ کل پانچ بھائی اور ایک بہن تھے۔ بہن صاحبہؒ کا مزار زیریں کلر موہڑہ میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت پیر سید مستان شاہ رحمتہ اللہ علیہ مستجاب الدعوات ولی اللہ گزرے ہیں۔ قدیم زمانہ سے لوگوں کی دعائیں اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

حضرت سیّد ڈھیلے شاہ رحمتہ اللہ علیہ گلہوتہ / ہرنی، مینڈر۔ پونچھ

ہرنی مینڈر بازار سے پختہ سڑک سب ڈویژن ہیڈ کوارٹر مینڈر جاتی ہے۔ ہرنی سے مینڈر دھرمسال جاتے ہوئے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر سڑک کے بائیں طرف حضرت بابا سیّد ڈھیلے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف برلب سڑک واقع ہے۔ مزار شریف پختہ تعمیر شدہ ہے۔ متصل مسجد شریف بھی ہے۔ یہ دربار عالیہ اس وقت محکمہ اوقاف مینڈر پونچھ کے زیر انتظام چل رہا ہے۔ لوگ نیازیں / چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ دعائیں کرتے اور مرادیں مانگتے ہیں جو پوری ہوتی ہے۔ یہ دربار عالیہ خاصی آمدنی والا ہے۔ اسی لئے محکمہ اوقاف نے اسے اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ یہ دربار قدیمی ہے۔ آپ راجی کے زمانہ سے پہلے یہ جگہ متبرک استھان کے طور پر جانی جاتی تھی اور لوگ یہاں پر نیاز وغیرہ دیتے تھے۔ راقم الحروف مولف 1953ء میں گورنمنٹ مڈل سکول دھرمسال مینڈر میں جماعت پنجم کا طالب علم تھا۔ بھاٹہ ڈھوڑیاں سے براستہ موہڑہ منجھاڑی، ہرنی سکول جاتا تھا۔

موجودہ زیارت کو اس وقت مقامی پہاڑی زبان میں ''پیر ڈھیلا شاہؒ'' کا حساب کہتے تھے۔ حساب مقامی زبان میں زیارت یا خانقاہ کو کہتے ہیں۔ جب میں اس جگہ سے گزرتا تو دعا اور سلام کرنے کے بعد گزرتا تھا۔ اس کے پیچھے بیلے کی طرف ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ ہے جہاں جاتے آتے پانی پیا کرتے تھے۔ اس وقت جگہ کچی اور باقی زمین سے اونچی ٹیلہ نما ہوا کرتی تھی۔ آپ راجی کے زمانہ میں مقدم نور اچیچی اور سوفی خان فیروزال کی لڑائی کے ضمن میں بابا ڈھیلے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر زبانِ زد عام ہے۔ سال 1981ء میں شری خوش دیو مینی نے اپنی کتاب ''رمزاں'' جس میں پنجابی / پہاڑی زبان کی لوک کہانیاں، لوک گیت وغیرہ اکٹھے کیے ہیں اس کتاب میں اس پاک استھان کا ذکر مقدم نور اچیچی اور سوفی خان فیروزال کی لڑائی کے حوالے سے کیا ہے۔ اس ضمن میں لکھی جانے والی گوجری بار کے عوام الناس میں مشہور 143 اشعار آپ نے اپنی کتب کے صفحہ نمبر 134 تا 140 پر درج کیے ہیں۔ پیر خواجہ

Marfat.com

سے مراد پانی کا چشمہ اور ڈاہڈی سرکار سے مراد حضرت بابا ڈھیلا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہے۔ علاقہ کے بزرگ مرد و زن یہ اشعار زبانی گاتے ہیں اور سینہ بسینہ گاتے چلے آ رہے ہیں۔

شری خوش دیو مینی کی اپنی مولفہ کتاب ''تاریخ پونچھ ثقافت کے آئینہ میں'' بھی مقدم نورا چیچی اور سوفی خان فیروزال کی لڑائی کے حالات لکھے ہوئے اس متبرک مقام کا ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف محمد فضل شوق نے اپنی مولفہ کتاب ''جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں'' حصہ اوّل میں آپ راجی کے دور کی اس لڑائی اور بابا ڈھیلا شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف اپنی کتاب مکاتیب بنام شوق مع مضامین شوق میں بعنوان مقدم نورا چیچی اور سوفی خان فیروزال کی لڑائی کا تحقیقی جائزہ برصفحہ نمبر 214 تا 221 تجزیہ کیا ہے جس کے اشعار پیر ڈھیلاؒ کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً نورا چیچی کے ماں باپ اسے بانڈی چڑھانے سے روکنے کے لئے کہتے ہیں۔

ہرنی کے ٹیڈے نوریا بانڈی نہ چاڑ
چھریں گی میں کھائیں گی سوفی کی باڑ
پیچھے پیر خواجہ اگے پیر ڈھیلا کو حساب
جگہ اے اُچ ڈاہڈی اِت بانڈی نہ چاڑ
خوجے دیوں گو بکرو، پھنڈر پیر ڈھیلا کی نیاز
بانڈی میں چاڑھتو چاڑوں گو دو لڑیو پیار
نالے بسنے گو نورو نالے بھائی کشال

موقع برگورنمنٹ ہائی سیکنڈری سکول ہرنی کے نیچے بیلہ کے ساتھ پانی کا چشمہ اور کچھ فاصلہ پر پیر ڈھیلا شاہؒ کا مزار ہے جو اَب پختہ تعمیر شدہ ہے۔ متصل مسجد شریف بھی ہے۔ مزار شریف کے سامنے ذیل کتبہ نصب کیا گیا ہے جس کی تصویر راقم الحروف مولف نے مورخہ 17 نومبر 2012ء کو دربارِ عالیہ پر حاضری کے وقت لی ہے جس کی عبارت مِن وعَن

Marfat.com

ذیل ہے۔

یااللہ یارسول اللہ

عرس مبارک

پیر باباڈھیلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ساکن گلھوتہ، تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر

تاریخ عرس 18 منگھر ختم شریف۔ 19 منگھر دعا ولنگر تقسیم

18 ہاڑ تلاوت ونعت خوانی۔ 19 ہاڑ دعا ولنگر تقسیم

لہذا تمام حضرات سے گزارش ہے کہ عرس پاک میں حاضر ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

روایت ہے کہ حضرت ڈھیلے شاہؒ گلھوتہ ہرنی، حضرت مستان شاہؒ منجھاڑی، حضرت جھنڈے شاہؒ بھاٹہ ڈھوڑیاں، حضرت غلام علی شاہ تکیہ سنگھوٹ اور ایک بھائی جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ پانچوں بھائی تھے اور بخارا سے آئے تھے۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت پیر فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ فضل آباد سرنکوٹ، پونچھ

آپ علاقہ سرن کوٹ مہینڈر کے طویل العمر ولی اللہ شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی عمر شریف زائد از سو برس تھی۔ علاقہ کے مشہور سادات میں شمار ہوتا تھا۔ حکومت جموں وکشمیر نے آپ کی روحانی شہرت کی وجہ سے موضع گنڈی کا نام تبدیل کر کے آپ کے نام کی مناسب سے فضل آباد کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ آپ عامل جنات اور ماہر ختمات/تعویذات وغیرہ تھے۔ آپ کے صاحبزادے سیّد منور حسین شاہ اور سیّد محمد یاسین شاہ بھی کامل درجہ کے روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ راقم الحروف مولف کے تین بیٹے اور ایک بیٹی بچپن میں وفات پا گئے۔ اولاد کے بچ جانے کے کے لئے کافی علاج کرایا۔ آخر روحانی علاج کی طرف رجوع کیا۔ آپ ضعیف العمر اور کمزور تھے۔ آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے منور حسین شاہ صاحب کو ہمارے ہاں بھاٹہ ڈھوڑیاں بھیج کر ہدایت کی کہ ختم شریف حضرت سلیمان علیہ السلام پڑھایا جائے۔ کالے رنگ کا بکرا ذبح کیا اور دیگر نیاز کھانا وغیرہ حسب ہدایت تیار کرایا۔ بکرے کی سری، کھر، ہڈیاں وغیرہ میرے ماموں اور سُسر فضل داد خان اور نوکر صدر دین نے سُوء کی گہری ڈاب میں حسب ہدایت پھینکے۔ اس طرح آسیب کی بیماری ختم ہوئی۔ بعد ازاں میری بیٹی پرویز پیدا ہوئی جو اب تک زندہ ہے۔ میرے چار بیٹے اور تین بیٹیاں حضرت پیر صاحبؒ کی دعاؤں اور تعویذوں کی وجہ سے صحت مند اور زندہ ہیں جو کہ پیر صاحب کے علاج کی کرامت ہے۔ مشہور عالم باعمل ولی اللہ حضرت پیر حبیب اللہ شاہؒ پمروٹی کے لخت جگر حضرت پیر محمد مقبول شاہ قادری نقشبندی کی صاحبزادی حضرت پیر منور حسین شاہ صاحب کے صاحبزادے کے نکاح میں ہے۔ دونوں صاحبزادگان بھی وفات پا چکے ہیں۔ مزار شریف مرجع خلائق ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت پیر شاہ ستار رحمتہ اللہ علیہ گورسائی، مہینڈر۔ پونچھ

آپؒ کا مزار شریف موضع گورسائی سنئی اور پٹھانہ پتر کی سرحد اونچی پہاڑی پر واقع ہے۔ وادی سرنکوٹ اور وادی مہینڈر یہاں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ جڑانوالی گلی کے مقام سے ایک سڑک پیر شاہ ستار کے مزار تک جاتی ہے جہاں فوج کا مستقر بھی ہے اور رات کو بجلی کے قمقمے دور دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کے نام کی مناسبت سے اِس پہاڑی علاقہ کا نام ڈنہ شاہ ستار ہے۔ یہاں نزدیک ہی غار میں بابا سیّد غلام شاہ بادشاہؒ شاہدرہ شریف والا نے ایک غار میں چلّہ کشی کی تھی۔ یہاں پر لوگ نیازیں چڑھاتے ہیں، مرادیں پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ جگہ ایک اچھا سیاحتی مرکز ہے۔

﴾☆☆☆﴿

Marfat.com

دربارِ عالیہ حضرت چھوٹے شاہ رحمتہ اللہ علیہ سخی میدان، مہینڈر۔ پونچھ

زیارت حضرت چھوٹے شاہ رحمتہ اللہ علیہ قصبہ مہینڈر سے چار کلومیٹر جنوب مغرب موضع سخی میدان میں نالہ مہینڈر کے نزدیک واقع ہے۔ علاقہ مہینڈر میں یہ زیارت سب سے بڑی اور اہم ہے۔ یہاں حضرت پیر چھوٹے شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور اُن کی بہن صاحبہ کے مزار ہیں۔ اِس زیارت کا انتظام محکمہ اوقاف مہینڈر چلاتا ہے۔ مزار تک سڑک جاتی ہے۔ مزار شریف کے علاوہ ایک خوبصورت جامع مسجد، لنگر خانہ، بچوں کے درس وتدریس کے لئے پختہ کمرے، بیرونی چار دیواری وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ خصوصاً عرس کے ایام میں خاصی بھیڑ۔ عموماً تحصیلدار مال مہینڈر اِس زیارت کا ایڈمنسٹریٹر ہوتا ہے۔ راقم الحروف مولف کے ہمشیرہ زادہ سردار یار محمد خان بی اے ایل ایل بی تحصیلدار مہینڈر بھی اسی زیارت کے ایڈمنسٹریٹر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں انتظامی ڈھانچے، کرامات، عرس وغیرہ کے انتظامات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ راقم الحروف مولف کتاب ہٰذا نے ویزہ مہینڈر کے مورخہ 17 نومبر 2012 کو سردار محمود احمد اسسٹنٹ انجینئر محکمہ تعمیرات عامہ جموں وکشمیر سکنہ ہوداں نکہ منجھاڑی اور بابو عنایت اللہ خان سفری ریٹائرڈ اسسٹنٹ محکمہ تعلیم ضلع پونچھ کی معیت میں زیارت تشریف پر حاضر ہو کر نیاز گزاری، دعا کی اور لنگر شریف میں شرکت کی۔ زیارت چھوٹے شاہ مہینڈر کا ذکر شری خوش دیو مینی نے اپنی معروف کتاب ''پہاڑی قبائل'' صفحہ نمبر 118 پر مختصر طور پر کیا ہے۔ تفصیلی معلومات جاننے کے لئے راقم الحروف نے صوفی مولانا محمد صدیق خان ولد رحمت اللہ خان قوم ڈومال سکنہ ڈھکی بھیرہ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ، خادم زیارت بطور کلرک حساب آمدن وخرچ وغیرہ کا انٹرویو کیا جو کہ ذیل ہے۔

روایت ہے کہ حضرت چھوٹے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم موجودہ دربار کے نزدیک رہائش پذیر تھے۔ آپ نیک بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ حضرت چھوٹے شاہؒ کے بھائی معصوم شاہؒ کا مزار بھی نزدیک ہے۔ آپ کی ایک بہن بھی تھی۔ اس طرح آپؒ تین بھائی بہن تھے۔ سگی کی ڈاب کی نزدیک مویشوں کی چھاؤں ہوا کرتی تھی۔ آپؒ نے کھیلتے کھیلتے بھینسیں پانی میں تیرتی دیکھیں۔ خیال

Marfat.com

آیا کہ ہمیں بھی بھینسیں ہونی چاہئیں۔ آپ نے جنگلی انار کے کچھ دانے پانی میں پھینکے جو بھینس بھینسیں بن گئیں۔ آپ کے والد صاحبؒ کو لوگوں نے کہا کہ آپ کے صاحبزادے نے بھینسیں بنائی ہیں۔ آپ نے بیٹے کو ڈانٹا کہ پردہ کیوں ظاہر کیا ہے؟ اُن کی دعا سے بھینسیں غائب ہوگئیں۔ آپ نے والد صاحب کے ڈر سے بھاگنا شروع کیا اور دعا کی کہ یا اللہ زمین میں زندہ سما جاؤں۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور موجودہ مزار کی جگہ زندہ سما گئے۔ والد صاحب نے گھر جا کر معصوم شاہ کو کہا کہ حقہ بھر کر آؤ۔ وہ آگ کپڑے میں رکھ کر لے آئے۔ وہ بھی زندہ زمین میں دھنس گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صدیوں پہلے کی بات ہے۔

1947ء میں درختوں کے جھنڈ ہونے کی وجہ سے انڈیا کی فوج آئی۔ رات کو قدرتی طور پر بھگدڑ مچ گئی۔ کچھ فوجی زخمی بھی ہوئے۔ فوجیوں کے پوچھنے پر لوگوں نے روایت بتائی اور یہاں پر آنا شروع کیا۔ اس وقت یہاں جھاڑیاں اور کچی قبر مبارک تھی۔ 1965ء کی جنگ میں مزید مشہوری ہوئی۔ لوگوں نے کچا مزار شریف بنایا۔ 83-1982ء میں محکمہ اوقاف نے پکا مزار شریف تعمیر کرایا اور اس کے ساتھ مسجد، لنگر خانہ، درس وغیرہ، کمرہ جات تعمیر کرائے۔ مزار شریف کے اندر حضرت چھوٹے شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ کی قبریں ہیں۔ مزار شریف کے ساتھ درس کی عمارت اور لنگر خانہ ہے۔ محکمہ اوقاف کی جانب سے کل بیس ملازم ہیں۔ موجودہ وقت میں علماء حضرات چار ہیں۔

۱)۔ مولانا محمد صدیق خان امام وخطیب جامع مسجد/انچارج حساب وکتاب

۲)۔ حافظ ریاضت علی خان جرال سکنہ کالاکوٹ راجوری

۳)۔ حافظ امداداللہ خان ولد عبدالرزاق خان تھکیال سکنہ سندروٹ مہینڈر

۴)۔ قاری محمد مشتاق قریشی سکنہ سخی میدان مہینڈر

۵)۔ محمد یعقوب خان سٹور کیپر

درس شریف میں 35/40 طلباء اسلامی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نصاب شعبہ قرات، شعبہ حفظ اور شعبہ مولویت ہیں۔ مزار شریف کے ساتھ چھ کنال رقبہ بابا صاحبؒ کی جاگیر ہے۔ سال میں دو عرس ہوتے ہیں۔ ایک عرس 15 مگھر 28-29 نومبر اور دوسرا عرس 15 ہاڑ 28-29 جون کو ہر سال

Marfat.com

ہوتا ہے۔محکمہ اوقاف کی نگرانی میں کل بیس ملازمین ہیں۔آمدنی، نیازیں وغیرہ اوسطاً پانچ لاکھ روپے ماہوار ہوتی ہے۔

مزار شریف خوبصورت جگہ پر واقع ہے۔درختوں کا جھرمٹ ہے۔صفائی وغیرہ کا بہترین انتظام ہے۔عموماً تحصیلدار مہینڈر ایڈمنسٹریٹر ہوتا ہے۔تحصیل مہینڈر میں یہ واحد زیارت ہے جہاں باقاعدہ طور پر لنگر جاری ہے۔پانچوں وقت باجماعت نماز اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہے۔راقم الحروف نے ریکارڈ کے طور پر عملہ کی اجازت سے مزار شریف، مسجد شریف، لنگر شریف، عمارت درس شریف کی تصاویر لیں۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

بیٹھک حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ سخی میدان مہینڈر۔ پونچھ

موضع سخی میدان مہینڈر میں پختہ سڑک سے کچھ فاصلہ پر جہاں کچی سڑک جاتی ہے حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک/تکیہ ہے۔ موقع پر کھڑوک، کہو اور منوں کے درختوں کے درمیان ایک کمرہ بطور بیٹھک تعمیر شدہ ہیں۔ متصل جامع مسجد ہے۔

سائیں فضل کریم ولد سائیں امیر علی سکنہ سخی میدان متولی ہیں۔ سائیں صاحبان کے پاس حضرت پیر سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی جاگیر 30/40 کنال موجود ہے۔ متصل پانڈووں کے وقت کھنڈرات ہیں۔ سائیں فضل کریم صاحب متولی نے بتایا کہ روایت ہے کہ حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ پانڈووں کے وقت یہاں آئے۔ پانڈوں نے پانی نکالنے کی شرط لگائی جو آپؒ نے پوری کی۔ پانڈووں کے آثار بڑے بڑے پتھراب بھی موجود ہیں۔ قلعہ کے کھنڈرات بھی ہیں۔ آپ سخی سرورؒ کے نام کی مناسبت سے اس گاؤں کا نام سخی میدان پڑا۔ قمری سن کی تیرہ تاریخ کو میلہ لگتا ہے۔ ساون بکرمی میلہ کے دن بازوگیری، کشتی، پتھر اٹھانا، (بگدر اٹھانا) گھوڑسواری، نیزہ بازی وغیرہ ڈھول کی تھاپ پر ہوتے ہیں۔ گانا بجانا، ڈھول کی تھاپ وغیرہ اولیاء اللہ کے طریقہ چشتی کے مطابق ہوتے ہیں۔ عرصہ دراز سے میلہ کے دن علاقہ کے لوگ اکٹھے ہوکر فیلہ میں شرکت کرتے ہیں۔ سخی پیر میلے کا ذکر مولانا محمد ابراہیم خان درانی سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر نے اپنی خودنوشت سوانح حیات بنام تاریخ ہند کے صفحہ نمبر 24 تا 25 پر کیا ہے اور لکھا ہے کہ سردار زبردست خان فیروزال، سردار زبردست خان تھکیال، سردار جگا خان بگیال اور دیگر عمائدین مہینڈر میلے کے دن اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نیزہ بازی وغیرہ کرتے رہے۔ ظہر کے بعد موضع کالابن سانگل میں حضرت غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے کہ لنگر کھلاؤ مرغی چاول وغیرہ۔ چنانچہ پیر صاحب نے سوا سیر چاول اور ایک مرغی پکا کر لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد آدمیوں نے کھانا کھایا۔ تب جگا خان نے برتنوں سے چادر اٹھائی اور کہا کہ یہ بابا جادوگر ہے۔ چنانچہ حضرت غلام شاہ بادشاہ نے بددعا کی۔ فرمایا جگا نہ گھر نہ چنگا۔ اس بددعا سے جگا خان کا مکان دوپہر کے وقت آگ لگنے سے جل گیا۔ وغیرہ۔

Marfat.com

بیٹھک پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ چھجلہ شریف مہینڈر۔ پونچھ

پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ مست قلندر موضع چھجلہ تحصیل مہینڈر، ضلع پونچھ کے رہنے والے تھے۔ آپ سال 1947ء میں برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے وقت ہجرت کر کے پناگ شریف ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر گئے جہاں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔

آپ کا تکیہ/ بیٹھک شریف موضع چھجلہ مہینڈر میں واقع ہے جہاں پر پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ سائیں عمر دین اور سائیں لال دین کے مزار واقع ہیں۔ ساتھ ہی میاں چراغ دین رحمتہ اللہ علیہ کی بیٹھک اور بابا جمال شاہ ولی کا مزار بھی واقع ہے۔ چھجلہ میں سیّد معصوم شاہ غازی برادر اصغر حضرت پیر چھوٹے شاہ کا مزار ہے۔

مورخہ 17 نومبر 2012ء کو حاضری بیٹھک شریف کے منتظم و متولی صوفی محمد ابراہیم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ خلیق اور ملنسار بزرگ ہین۔ چائے نوشی کے بعد حالات معلوم کیے تو آپ نے فرمایا کہ بیٹھک شریف پر ہر سال 17-18-19 جیٹھ کو عرس شریف ہوتا ہے۔ تقریباً پچاس ہزار لوگ ہر سال عرس پاک میں شرکت کرتے ہیں۔ قمری ماہ کی دس تاریخ کو گیارھویں شریف ہوتی ہے۔ قمری مہینہ کی اکیس تاریخ کو مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دن منایا جاتا ہے۔ حاجی غلام عباس کی زیر نگرانی لنگر ہوتا ہے۔ موجودہ وقت میں چوہدری ظفر اللہ ایڈووکیٹ اور صوفی محمد ابراہیم انتظام چلا رہے ہیں۔

مہینڈر پونچھ مقبوضہ جموں وکشمیر سے واپسی پر راقم الحروف نے حضرت پیر سیّد کریم حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی کے سلسلہ میں تحقیق شروع کی۔ یوں راقم الحروف محمد فضل شوقؔ عرصہ طویل سے دربارِ عالیہ حیدریہ پناگ شریف حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا ہے۔ خصوصاً 1974-75ء سے جبکہ راقم الحروف بحیثیت اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ضلع کوٹلی سالانہ امتحان لینے جایا کرتا تھا۔ ذیلدار ملک سخی ولایت خان جنھوں نے حضرت ممدوح کو پناگ شریف لایا تھا۔ ذیلدار صاحب کے بڑے صاحبزادے بانی وخطیب جامع مسجد حیدریہ دربار پناگ شریف ملک نظر

Marfat.com

محمد خان (ر) مدرس سے شناسائی اور رفاقت رہی۔ مختلف موقعوں پر دربارِ عالیہ پر حاضری دی لیکن وہ محض عقیدت مندانہ تھی تحقیق نہ تھی۔ بہر حال اب کی بار دربارِ عالیہ پر حاضری دے کر حضرت سجادہ نشین صاحب حاجی ملک نظر محمد خان خطیب جامع مسجد دربارِ عالیہ پناگ شریف و دیگر بزرگ عقیدت مندوں سے حالات دریافت کیے۔ حضرت پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ''علوم الاولیاء'' کا مطالعہ کیا۔ رسالہ شعور اور بزم سرور میں لکھے گئے مضامین کو پڑھنے کے بعد آپؒ کے ذیل حالاتِ زندگی سپردِ قلم کیے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ خواجگان پیر سیّد کریم حیدر شاہ مست قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد موضع ٹاہلیان موہڑہ ٹپ تحصیل سدھنوتی ضلع پونچھ کے علاقہ بارل ضلع پلندری کے رہنے والے تھے۔ آپؒ کے والد محترم کا نام سیّد زند علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور دادا کا نام سیّد شیر شاہ تھا۔ آپ نسبی اعتبار سے گیلانی سیّد تھے۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن تھی۔ بھائیوں کے نام سیّد مدت حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ، سیّد فضل حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور سیّد کرم حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سب سے چھوٹے تھے۔

آپ 1914ء کو برطانوی فوج بچہ پلٹن میں بھرتی ہو گئے۔ ٹریننگ کے بعد آپ کو بحری جہازوں کے بیڑے میں تعینات کر دیا گیا۔ برطانوی نو آبادیاتی ہانگ کانگ میں خواب کے دوران آپ کو واپس گھر آنے کے لئے کسی بزرگ نے حکم دیا۔ چنانچہ 1924ء میں اچانک گھر آ پہنچے۔ خواب میں آنے والے بزرگ سائیں فتح الدین مست قلندر رحمتہ اللہ علیہ ساکن دوان نزد نیریاں شریف تھے۔ ان کے دستِ حق پرست پر آپ بیعت ہو گئے۔ والد محترم رحمتہ اللہ علیہ اور مُرشِد گرامی کے حکم پر ہجرت کر کے ملک پورہ گوہلد مہینڈر آ گئے جہاں وہ اپنے سُسرال سیّد حسین شاہ ولد سیّد رحیم شاہ بخاری کے ہاں موضع ڈھرانہ پہنچے۔ آپ کے مُرشِد پاک نے آپ کو خلافت دے کر لنگر جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ بے شمار لوگ بیعت ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے۔ پھر وہاں سے مقدم لعل دین نمبردار کے اصرار پر جھجلہ شریف قیام پذیر ہوئے۔ آپؒ نے 1947ء میں ہجرت کرنے کے بعد چک جمال کیمپ اور دیگر جگہوں پر قیام کیا۔ آخر ذیلدار ملک سخی ولایت خان مرحوم کی درخواست پر

Marfat.com

پناگ شریف 1951ء تشریف لائے۔ ذیلدار صاحب نے سات کنال زمین رہائش کے لئے دی جہاں آج کل دربارِ عالیہ پناگ شریف اور آپ کی آل اولاد رہائش پذیر ہیں۔ آپ واقفِ حال، صاحب کرامت، مست قلندر ولی اللہ تھے جس کا اندازہ آپ کی تصنیف لطیف علوم الاولیاء سے ہوتا ہے۔ علم معرفت اشعار کی صورت میں، خطوط نثر ونظم کی صورت میں بحر بیکراں معلوم ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 1961ء میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دربارِ عالیہ پناگ شریف دنیا بھر میں مشہور ومعروف ہے۔ ہزاروں عقیدت مند لوگ ہیں۔ مرجع خاص وعام ہے۔ سہ روزہ عرس شریف 30-31 مئی اور یکم جون کو ہر سال ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اوّل پیر سیّد سرور حسین شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار بھی پہلو میں ہے۔ ان دنوں پیر سیّد صادق حسین شاہ گدی نشین ہیں۔ آپ کے پوتے سیّد عارف حسین شاہ گیلانی بن سیّد سرور حسین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ معروف عالم دین، علماء ومشائخ کونسل کے صدر اور شعلہ بیان مقرر ہیں۔

آپ کی اولادِ امجاد پاک آٹھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹوں کے نام سیّد سرور حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ اوّل دربارِ عالیہ پناگ شریف، سیّد صادق حسین شاہ گدی نشین دربار عالیہ پناگ شریف، سیّد قادر حسین شاہ، سیّد حبیب حسین شاہ، سیّد مقبول حسین شاہ، سیّد الطاف حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ، سیّد مہدی حسین شاہ اور سیّد تاج علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ۔

آپ کا شجرہ طریقت ذیل ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم رحمتہ اللہ علیہ، حضرت جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت یوسف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محمود رحمتہ اللہ علیہ، حضرت علی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محمد رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ، حضرت یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محمد بدخشی رحمتہ اللہ علیہ،

Marfat.com

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت صادق حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت باسط رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قادر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عنایت رحمۃ اللہ علیہ، حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالصبور رحمۃ اللہ علیہ، حضرت گل محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان الملوک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نظام الدین کیانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فتح الدین جمالی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

﴿☆☆☆﴾

حضرت پیر سیّد سرور حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پناگ شریف

آپ خواجہ خواجگان پیر طریقت حضرت پیر سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پناگ شریف ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر کے سب سے بڑے صاحبزادے اور خلیفہ اوّل ہیں۔ آپ کی پیدائش 1921ء میں موضع ڈھرانہ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر میں اپنے ننھیال کے ہاں ہوئی۔ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد محترم پیر سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے مُرشد پاک حضرت فتح الدین جمالی ساکن موضع دڈّاں نیریاں شریف ضلع راولاکوٹ حال ضلع پلندری نے خوش خبری دی تھی کہ آپ کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوگا جو مادرزاد ولی ہوگا اور دنیا میں اعلیٰ مقام پائے گا اور ان ہی دنوں میرا وصال ہوگا۔

والد محترم نے ابھی تک آپ کا نام تجویز نہیں کیا تھا کہ ایک مجذوب سائیں مکھن ساکن پھاوڑا ناڑ گورسائی مہینڈر تشریف لائے اور صاحبزادہ کو اٹھا کر جنگل کی طرف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد سرور شاہ جی سرور شاہ جی پکارتے ہوئے واپس آ گئے۔ چنانچہ آپ کا نام سیّد سرور حسین شاہ رکھ دیا گیا۔ آپ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد صاحب اور مُرشد پاک کے حکم سے موضع باءل تحصیل وضلع پلندری چھوڑ کر مہینڈر چلے گئے تھے۔ ڈھرانہ ملک پورہ سے ہوتے ہوئے چھجلہ شریف مقیم

Marfat.com

ہوئے۔ حضرت پیر سرور حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم پرائمری تک چھجلہ سکول میں حاصل کی۔ قرآن پڑھا اور شیخ طریقت حضرت پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی تربیت حاصل کی۔ 1947ء میں اپنے والد محترم کے نام سے منسوب حیدری بٹالین میں شامل ہو گئے جس کا نام بعد میں 16۔ آزاد کشمیر بٹالین رکھا گیا۔ آزاد کشمیر میں حالات معمول پر آنے کے بعد آپ نے کوارٹر ماسٹر کے رینک سے فوج کو الوداع کہا اور پناگ شریف میں تشریف لائے۔ 1961ء میں حضرت پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات پر آپ خلیفہ اوّل کے طور پر گدی نشین ہوئے اور عقیدت مندوں/مریدوں کی روحانی تربیت، دربارِ عالیہ کے انتظامی معاملات وغیرہ سنبھال لئے۔ آپ جسمانی طور پر طاقتور پہلوان تھے۔ کبڈی، کشتی، بازوگیری کے ماہر تھے۔ آپ کا عارفانہ کلام ''عشق پریم دیاں سالی'' طبع ہو چکا ہے۔ معاصرین حضرت میاں مزمل حسین رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ روحانی شاعری میں خط و کتابت میں معرفت، رازونیاز کے واقعات بیان کیے ہیں۔ آپ غریب نواز اور غریب پرور تھے۔ نفاذ شریعت کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ دربارِ عالیہ کے انتظامات میں بہتری کے ساتھ ساتھ عقیدت مندوں/مریدوں کی حوصلہ افزائی میں لگے رہتے تھے۔ ان کی موجودگی میں دربارِ عالیہ کی عمارت نے ایک کمپلیکس کی حیثیت اختیار کر لی۔ اب پناگ شریف ایک خوبصورت قصبہ معلوم ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو شہنشاہِ ولایت یہاں مقیم ہیں۔

آپ نے 31 جنوری 2001ء کی صبح کو وصال فرمایا۔ آپ کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح آزاد جموں وکشمیر، پاکستان اور بیرون ملک پھیل گئی۔ آپ کی پہلی نمازِ جنازہ یکم فروری کو خطیب جامع مسجد حیدریہ حاجی ملک نظر محمد خان نے پڑھائی جبکہ 2 فروری 2001ء کو آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے صاحبزادے سیّد عارف حسین شاہ گیلانی نے پڑھائی۔

راقم الحروف محمد فضل شوق اُس وقت پرنسپل گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول دھنواں ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں تعینات تھا۔ سٹاف ممبران اور طلباء کے ہمراہ میلوں پیدل سفر چل کر نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اُمڈ آیا تھا۔ تقریباً 3 کلومیٹر پناگ گلی تک گاڑیوں کی

Marfat.com

قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ آہوں اور سسکیوں میں آپ کو اپنے والد محترم پیر سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی اولا امجاد میں سیّد صفدر حسین شاہ گیلانی، سیّد عارف حسین شاہ گیلانی سند یافتہ عالم دین، شعلہ بیان مقرر اور آستانہ عالیہ حیدریہ پناگ شریف کے رخشندہ ستارے ہیں۔ تبلیغ اسلام اور نفاذِ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شب وروز کوشاں ہیں۔ علماء ومشائخ کونسل آزاد جموں وکشمیر کے صدر اور پاکستان وآزاد کشمیر میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ تیسرے صاحبزادے سیّد معروف حسین شاہ، چوتھے صاحبزادے سیّد فاروق حسین شاہ گیلانی

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

دربار پیر سیّد فاضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ دھڑائی بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ

یہ دربار شریف جموں وکشمیر پونچھ روڈ کے مقام بھمبر گلی سے سات کلومیٹر اوپر پہاڑی چوٹی پر داخلی موضع دھڑائی واقع ہے۔ یہاں بارڈ لائن کے ساتھ ساتھ پختہ سڑک جاتی ہے اور فوجی ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ تحصیل مہینڈر کی نئی بفر تحصیل بالاکوٹ کے موضع دھڑائی میں واقع ہے۔

مقامی روایت ہے کہ حضرت پیر سیّد فاضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ عرب شریف سے تشریف لائے۔ مُرشد پاک نے حکم دیا کہ ہوا میں پرواز کر جاؤ۔ جہاں تمہارے پاؤں زمین پر لگیں وہاں قیام کر کے تبلیغ دین کرو۔ چنانچہ جب آپ بھمبر گلی سے سات کلومیٹر اونچی پہاڑی پر پہنچے تو پاؤں زمین پر لگے۔ یہاں ہی حسب الحکم مُرشد پاک قیام کر کے تبلیغ دین شروع کی۔ اُس وقت پہاڑی پر جنگل تھا۔ آپ آگ جلا کر بیٹھ گئے۔ کوئی شخص وہاں سے گزر رہا تھا اُس نے دیکھا کہ ایک شخص آگ جلا کر بیٹھا ہوا ہے۔ اُس نے پوچھا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں دوں گا۔ اُس نے اپنے بیمار بھائی کو لایا جو آپ کی دعا سے صحت یاب ہو گیا۔ پتہ چلنے پر دیگر لوگ بھی آنے لگے۔ علاقہ کی مشہور قوم ڈومال کے جدِ امجد راجہ دوئم خان بھی آپ کے دست حق پر مسلمان ہوئے جن کا مزار ناروتی راجدھانی علاقہ منجاکوٹ ضلع راجوری ریاست جموں وکشمیر میں ہے۔ آپ نے تبلیغ دین کا کام جاری رکھا۔ پہاڑی پر دربار شریف ہے۔ ساتھ ہی فوجی ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ لوگ نذرانے چڑھاتے ہیں۔ موجودہ سٹیٹ منسٹر ریاست جموں وکشمیر سردار شبیر احمد خان جب ایم ایل اے کامیاب ہوئے تو سب سے پہلے اِس دربار شریف پر حاضر ہو کر نیاز چڑھائی۔ یہ اِس علاقہ کا متبرک استھان ہے۔ یہ واقعات ماسٹر عنایت اللہ خان ولد محمد شیر خان قوم ڈومال سکنہ بھروتی بالاکوٹ تحصیل مہینڈر پونچھ ریاست جموں وکشمیر نے مورخہ 3 دسمبر 2012ء کو بیان کیے۔

نوٹ: پیر فاضل شاہؒ کے دست حق پرست پر مسلمان ہونے کا واقعہ تاریخ اولیائے راجپوت مولفہ راجہ محمد انور خان جنجوعہ کے صفحہ نمبر 97 پر بحوالہ تاریخ چب مصنفہ زین العابدین مطبوعہ 1945ء صفحہ نمبر 22 پر درج ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ محمد دین فوقؔ میں بھی مسلمان ہونے کا واقع درج ہے۔

Marfat.com

زیارت سیّد شریف شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھروتی، بالاکوٹ، پونچھ

علاقہ کے بزرگ لوگوں سے روایت چلی آ رہی ہے کہ آپ صغیر سنی میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ اس علاقہ میں آئے۔ جب معجزات ظاہر ہوئے تو لوگ آ کر دعائیں کرانے لگے۔ آپ بہت مشہور ہوئے۔ آپ وفات 16/17 سال کی عمر میں ہوگئی جبکہ والدہ صاحبہ کا انتقال بعد میں ہوا۔ اُن کی قبر مزار شریف کے ساتھ ہے۔

مزار شریف پختہ تعمیر شدہ ہے۔ متصل جامع مسجد ہے۔ لوگ نیازیں/ چڑھاوے چڑھانے جوق در جوق آتے ہیں۔ سالانہ عرس شریف دو بار ہوتا ہے۔ ایک عرس ہر سال دس بیساکھ بکرمی اور دوسرا عرس پندرہ منگھر بکرمی کو ہوتا ہے۔ اسلامی درس شریف قائم ہے۔ اس دربار شریف کی نگرانی میں علاقے کے چھ درس چلتے ہیں۔ مقررہ کردہ مولوی صاحبان کو ایک ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

کرامات

نمبر ۱۔ آپ کے دربار شریف پر بھی گھی برتن چھنے میں رکھا ہوا تھا۔ ایک شخص بدنیتی سے چرا کر لے گیا۔ اس شخص کو خواب میں آئے اور فرمایا میرا گھی واپس دو۔ وہ شخص پریشان ہوا اور گھی واپس کر دیا۔

نمبر ۲۔ آپ کی والدہ صاحبہ دودھ سے لسّی بنا رہی تھیں۔ آپ کو حکم دیا کہ چشمے سے پانی لا کر دو۔ آپ نے خالی گڈوی برتن مانگا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ خالی برتن خود بخود پانی سے بھر گیا ہے۔

بروایت ماسٹر عنایت اللہ خان ولد محمد شیر خان سکنہ بھروٹی بالاکوٹ مہینڈر، ممبر دربار کمیٹی سید شریف شاہ رحمتہ اللہ علیہ۔

☆☆☆

Marfat.com

دربار رانی کلاں رحمتہ اللہ علیہا سندوٹ، بالاکوٹ، مہینڈر۔ پونچھ

رانی کلاں رحمتہ اللہ علیہا کا مزار شریف گورنمنٹ ہائی سکول سندوٹ کے نزدیک واقع ہے جو کہ گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول دھار گلھون کے جنوب میں تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں تک سڑک بھی جاتی ہے۔ رانی رحمتہ اللہ علیہا کا دربار (گگانی بلکیؒ) کے نام سے مشہور ہے۔

روایت ہے کہ آپؒ بہت خوبصورت تھیں۔ کسی ٹھکیال نے آپ سے شادی کرنا چاہی تو آپ نے انکار کیا۔ اس کے باوجود والدین نے رشتہ دے دیا۔ بارات آئی تو آپؒ کے دعا کرنے پر آپؒ زندہ درگور ہوگئیں۔ زیارت موجود ہے۔ لوگ چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ پاکستان کی فائرنگ کے دوران گولے مزار کے اردگرد گرتے رہے۔ مزار شریف محفوظ رہا۔ روایت ماسٹر سردار حفیظ الرحمٰن خان ولد مشتاق احمد خان سکنہ سندوٹ مہینڈر۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

دربار شریف دادی بٹکی رحمتہ اللہ علیہا دھارگلھون مہینڈر۔ پونچھ

یہ دربار شریف گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول دھارگلھون مہینڈر کے مشرق میں ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہے۔لوگ نیازیں چڑھاتے اور مرادیں پاتے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہا کا تعلق گکھڑ قبیلہ سے تھا۔والدین شادی کر کے دینا چاہتے تھے۔آپ نے انکار کیا۔رشتہ ہوا تھا۔رشتہ داروں نے انکار کرنے پر پتھر مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔تیر پہاڑی پر لگا جس سے پہاڑ کے دوٹکڑے ہو گئے۔ یہ ٹکڑے اب بھی موقع پر موجود ہیں۔والدین کے مجبور کرنے پر دعا کر کے زندہ درگور ہو گئیں۔پھروٹ شریف کے روحانی پیشوا پیر سیّد محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی المعروف متو پیر صاحب کا تکیہ بھی متصل واقع ہے۔سالانہ عرس ہر سال ماہ پھاگن کا تکیہ بکری میں ہوتا ہے۔لوگ منتیں مانتے ہیں۔ مرادیں پوری ہوتی ہیں۔کرامات

نمبر۱۔ دربار شریف پر کسی عقیدت مند نے چڑھاوے کے طور پر انڈہ چڑھایا۔ایک آدمی نے وہاں سے انڈہ اٹھا کر پینے کی کوشش کی لیکن توڑنے پر اندر سے سانپ نکلا۔

نمبر۲۔ دربار شریف پر کہو کے درخت کے پتے دم کر کے دینے سے بھینسیں گابھن ہو جاتی ہیں۔عوام الناس عقیدت مند ہیں۔

روایت: پروفیسر سردار محمد امین خان ولد سردار فیروز خان ڈیلیکیٹ لیکچرر معاشیات گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول دھارگلھون مہینڈر۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

زیارت پیر سیّد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ رھیلاں شریف، گوہلد، مہینڈر۔ پونچھ

(بروایت سیّد کاظم حسین شاہ ایڈووکیٹ سکنہ چکڑالی ڈبسی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر)

حضرت پیر سیّد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار مبارک موضع رھیلاں گوہلد تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے آباؤاجداد سیّداں کسرواں ضلع راولپنڈی پنجاب سے پہلے ڈھوڑیاں نزد گوئی اور پھر موضع چکڑالی ڈبسی آئے۔ میراں گوڈر شاہ رحمتہ اللہ علیہ چکڑالی آئے، یہاں رہائش اختیار کی۔ علاقہ میں مذہبی تعلیم شروع کی۔

آپ کے دو بیٹے ۱)۔ میراں حیدر علی شاہ رحمتہ اللہ علی۔ ۲)۔ میراں دلاور شاہ رحمتہ اللہ علیہ۔

میراں سیّد دلاور حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے سیّد حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

سیّد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے چکڑالی ڈبسی سے مہینڈر جانے کا واقعہ یوں ہے کہ راجہ پونچھ کی بیوی کو آسیب یعنی جنّ چمٹ گیا جس کی وجہ سے وہ بیمار ہوگئی۔ ڈاکٹر علاج سے عاجز آ گئے۔ راجہ صاحب کو کسی پیر فقیر سے علاج کروانے کا مشورہ دیا گیا۔ اِس ضمن میں سیّد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ جو عملیات کے ماہر تھے آپ کو بلایا گیا۔ آپ نے عملیات کے ذریعے جنّ کو مار بھگایا اور جنّ نے چلے جانے کی نشانی کے طور پر راجہ صاحب کے دربار کے پاس ایک بڑے پیپل کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ راجہ صاحب نے انعام کے لئے پوچھا تو چکڑالی میں اُن پر قائم شدہ ایک جھوٹے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ راجہ صاحب نے حکم صادر فرمایا اور انعام کے طور پر موضع گوہلد موہڑہ ھیلاں تحصیل مہینڈر میں جاگیر عطا کی جہاں آپ منتقل ہو گئے۔ بعداز وفات وہیں پر دفن ہوئے۔ آپ کے بے شمار مریدین تھے جنہوں نے خانقاہ تعمیر کی جو مرجع خلائق ہے۔ آپ کے تین بیٹے سیّد محمد حسین شاہ المعروف سائیں شاہ، سیّد طفیل حسین شاہ اور سیّد امیر حسین شاہ تھے جو 1947ء میں ہجرت کر کے آبائی جگہ چکڑالی آ گئے۔ مزار

Marfat.com

مبارک والی جگہ کو مقامی طور پر گلی سیداں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

تینوں بیٹے چکڑالی میں وفات پا گئے۔ اُن کی اولاد یہاں پر آباد و شاد ہے۔ راوی موصوف بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

شجرہ نسب شریف

سیّد میراں گودڑ شاہ

۱)۔ میراں سیّد حیدر علی شاہ — میراں سیّد دلاور شاہ

میراں سیّد دلاور شاہ ← سیّد حسن شاہ

سیّد حسن شاہ ← ۱)۔ سیّد محمد حسین شاہ — ۲)۔ سیّد طفیل حسین شاہ — ۳)۔ سیّد امیر حسین شاہ

سیّد محمد حسین شاہ ← وزیر حسین شاہ — نذیر حسین شاہ — سلیم حسین شاہ — مقصود حسین شاہ — حمد حسین شاہ — کاظم حسین شاہ اڈووکیٹ

سیّد طفیل حسین شاہ کے بیٹے

۱)۔ شفاعت حسین شاہ مرحوم، ۲)۔ نزاکت حسین شاہ مرحوم، ۳)۔ مسعود حسین شاہ مرحوم، ۴)۔ ذاکر حسین شاہ، ۵)۔ ریاض حسین شاہ، ۶)۔ شفقت حسین شاہ ہیں جبکہ سیّد امیر حسین شاہ کے بیٹے غفور حسین شاہ اور لعل حسین شاہ تھے جن کی اولاد موضع چکڑالی ڈبسی میں آباد ہے۔ ان میں سے کچھ یعنی سیّد سلیم حسین شاہ صاحب اور سیّد مقصود حسین شاہ صاحب بیرون ملک انگلستان کافی عرصہ پہلے سے گئے ہوئے ہیں۔ دیگر بھی ملازم پیشہ اور زمیندار مرفع حال ہیں۔ بڑے بااخلاق، ہمدرد اور علاقہ میں ہر دلعزیز ہیں۔ سیّد لعل حسین شاہ کے تین بیٹے سیّد عابد حسین شاہ، سیّد اظہر حسین شاہ اور سیّد زاہد حسین شاہ ہیں۔ رھیلاں شریف میں زیارت کا انتظام رشتہ دار سیّد امداد حسین شاہ اور سیّد صادق حسین شاہ چلاتے ہیں۔ سالانہ عرس ہوتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مریدین ہیں۔

Marfat.com

زیارت میراں سیّد گوڈر شاہ رحمتہ اللہ علیہ ڈبسی مہینڈر فتح پور تھکیالہ

دربار شریف موضع ڈبسی تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر حال تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر کے مرکزی مقام پر برلب پختہ سڑک و نالہ ڈبسی واقع ہے۔ دربار کے اندرونی حصہ میں حضرت میراں محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ، میراں سیّد محمد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور میراں سیّد گوڈر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزارات ہیں جبکہ بیرونی حصہ میں چنار کے درخت کے پاس میراں سیّد دلاور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ یہاں ایک بڑا قبرستان ہے جہاں تھکیال برادری ڈبسی کے سردار مختار خان، سردار لعل محمد خان، سردار علی شیر خان، سردار فرمان علی خان، سردار محمد افسر خان نمبردار اور منشی محمد ممتاز خان گرداور وغیرہ کی قبریں ہیں۔ دربار تک پختہ سڑک قصبہ فتح پور تا ڈبسی جاتی ہے۔ نزدیک ہی ڈبسی بازار، ہائی سکول، ڈسپنسری وغیرہ ادارے ہیں۔ لوگ دربار شریف پر نیازیں چڑھاتے ہیں۔ سیّد شبیر حسین شاہ صاحب گدی نشین ہیں۔ واقعات بروایت سیّد شبیر حسین شاہ مدظلہ العالی درج ہوئے ہیں۔

صاحبانِ مزار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد حسینی سیّد ہیں۔ حضرت سیّد اسحاق شاہ ثانی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سیّد عبدالرحمٰن شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور سیّد ابوالقاسم حسینی المشہدی تقریباً پانچ صد سال پہلے مشہد سے سیر کی غرض سے ہندوستان آئے اور کلر سیّداں ضلع راولپنڈی پہنچے۔ اُن کی اولاد میں سیّد محمد شاہ ثانی الغازی پیدا ہوئے جن کے بیٹے سیّد ولی الدین شاہ، اُن کے سیّد وجیہہ الدین شاہ، اُن کے سیّد عبدالکریم شاہ، اُن کے سیّد شاہ علی شیر، اُن کے سیّد نصیر الدین شاہ، اُن کے سیّد زین العابدین شاہ، اُن کے سیّد حسن علی شاہ، اُن کے سیّد کمال الدین شاہ، اُن کے سیّد بلاول شاہ، اُن کے سیّد شاہ علی محمد غازی المعروف میراں صفدر شاہ رحمتہ اللہ ہوئے ہیں۔

سیّد میراں صفدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہجرت کر کے موضع سیری بناہ کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی تشریف لائے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ ۱)۔ سیّد میراں محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ، ۲)۔ سیّد میراں حنیف شاہ رحمتہ اللہ علیہ، ۳)۔ سیّد میراں عاشق علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ۔

Marfat.com

سیّد میراں شاہ رحمتہ اللہ علیہ مزار شریف ڈبسی کے بیٹے میراں سیّد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے میراں سیّد گودڑ شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ حضرت میراں سیّد گودڑ شاہ رحمتہ اللہ علیہ مزار ڈبسی شریف کی اولاد ذیل ہے۔

شجرہ نسب شریف

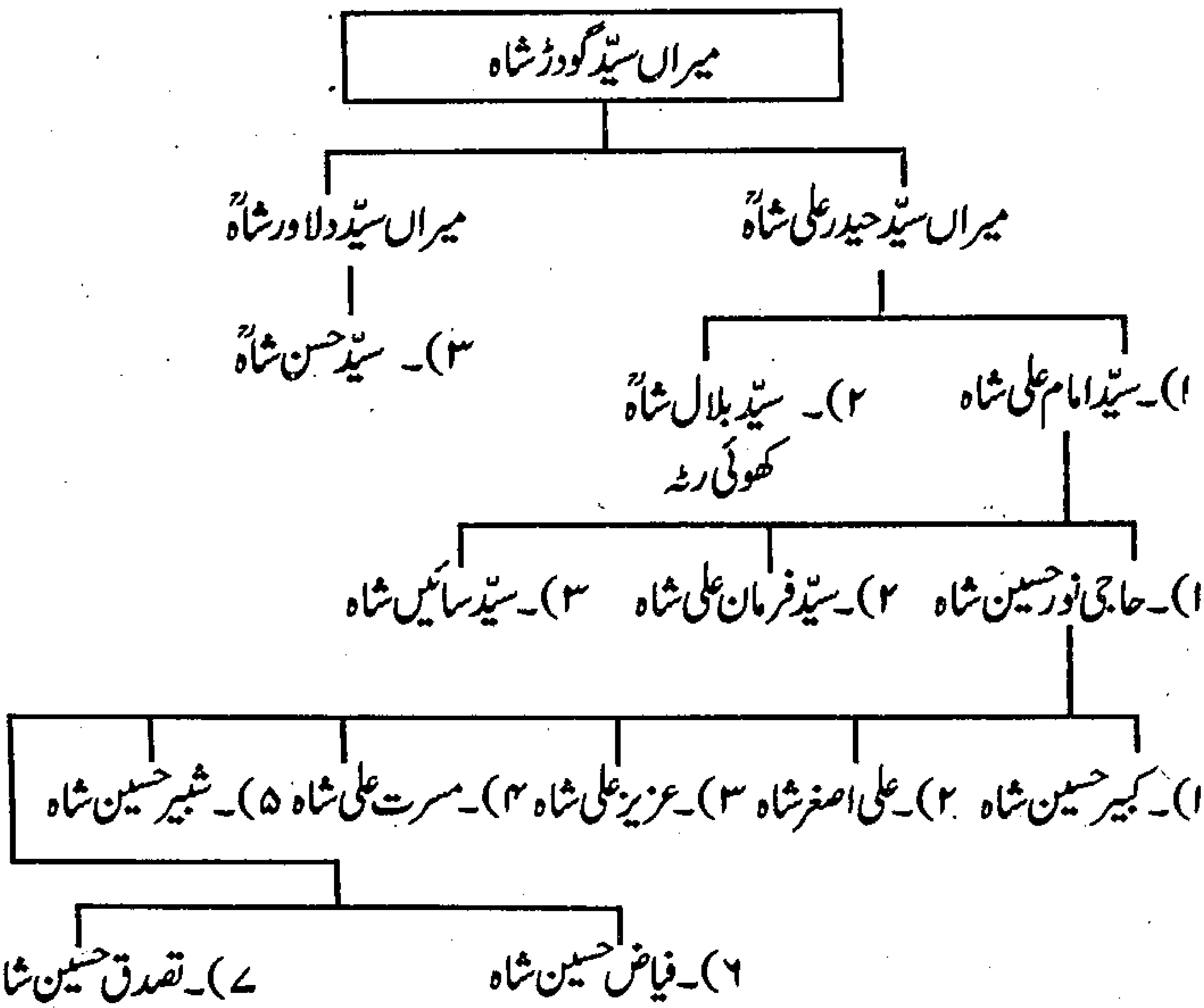

Marfat.com

زیارت حضرت سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ موہڑہ شریف مہنڈر

حال فتح پور تھکیالہ

زیارت حضرت سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ موضع موہڑہ شریف، تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں واقع ہے۔ موہڑہ شریف تحصیل ہیڈکوارٹر فتح پور تھکیالہ سے جنوب مشرق کی جانب دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جو کہ اب شہری صورت اختیار کر گیا ہے۔ اچھا خاص بازار، سائنس کالج موہڑہ شریف، ہسپتال، ڈاک خانہ، جامع مسجد اور دیگر سرکاری ادارے موجود ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر سے پختہ سڑک موہڑہ شریف جاتی ہے۔ بازار کے عین مشرق میں چند سو گز کے فاصلہ پر اونچی جگہ پر مزار شریف واقع ہے۔

مزار شریف کی دیدہ زیب عمارت کے علاوہ پختہ رہائشی کمرہ جات، مرد اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ لنگر خانے، دو منزلہ جامع مسجد، درس شریف جس میں زائد از صد طلباء اور لگ بھگ 60 طالبات ناظرہ، حفظ قرآن پاک اور دینی کتب شہادۃ العالمیہ تک پڑھتی ہیں۔ طالبات کو پڑھانے کے لئے علیحدہ طور پر قاریات زنانہ تعینات ہیں لنگر شب و روز جاری رہتا ہے۔ موجودہ تحصیل فتح پور تھکیالہ میں یہ پہلی زیارت گاہ ہے جہاں دور ونزدیک سے آنے زائرین کو باقاعدہ طور پر لنگر دیا جاتا ہے۔ طلباء وطالبات بھی لنگر میں شرکت کرتے ہیں۔

زیارت شریف کی آمدنی نیازیں وغیرہ خاصی ہزاروں روپے ماہوار ہوتی ہے۔ 1980ء میں یہ زیارت حکومت آزاد جموں وکشمیر نے اپنی تحویل میں لے کر محکمہ اوقاف کو دے دی تھی لیکن عدالت عظمٰی میں کیس کے بعد اصل وارثوں کو واپس کر دی گئی۔ اس وقت سائیں غلام احمد نثار اور سائیں نذر حسین گدی نشیں ہیں۔ سالانہ عرس مبارک ہر سال 15-16-17 مئی کو ہوتا ہے۔ گیارہویں شریف ہر ماہ ہوتی ہے۔ حضرت بابا سائیں کملہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ 16 مارچ 1834ء کو موضع دھڑہ داخلی نکیال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق مغل خاندان سے تھا۔ پیشہ لوہار تھا۔ آپ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ بچپن سے ہی کرامات ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ آپ کا سلسلہ بیعت نوشاہیہ قادریہ گجرات تھا۔

Marfat.com

شب وروز عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ چلہ کشی کے لئے جنگلوں، غاروں میں جا کر سخت عبادت کی۔ آپ شیخ الشیوخ منبع کمالات حضرت فتوح الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے جن کا مزار مبارک موضع مالل قمروٹی تحصیل کوٹلی میں ہے۔ دونوں حضرات کی کرامات بھی زبان زدعام ہیں۔

خاندانی حالات: آپ کا خاندان موضع دھڑہ اب ٹاؤن فتح پور تھکیالہ میں آباد تھا۔ دادا کا نام گرامی شرف دین اور والد محترم کا نام کرم اللہؒ تھا جو انتہائی پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور متشرع بزرگ تھے۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔

شجرہ نسب شریف

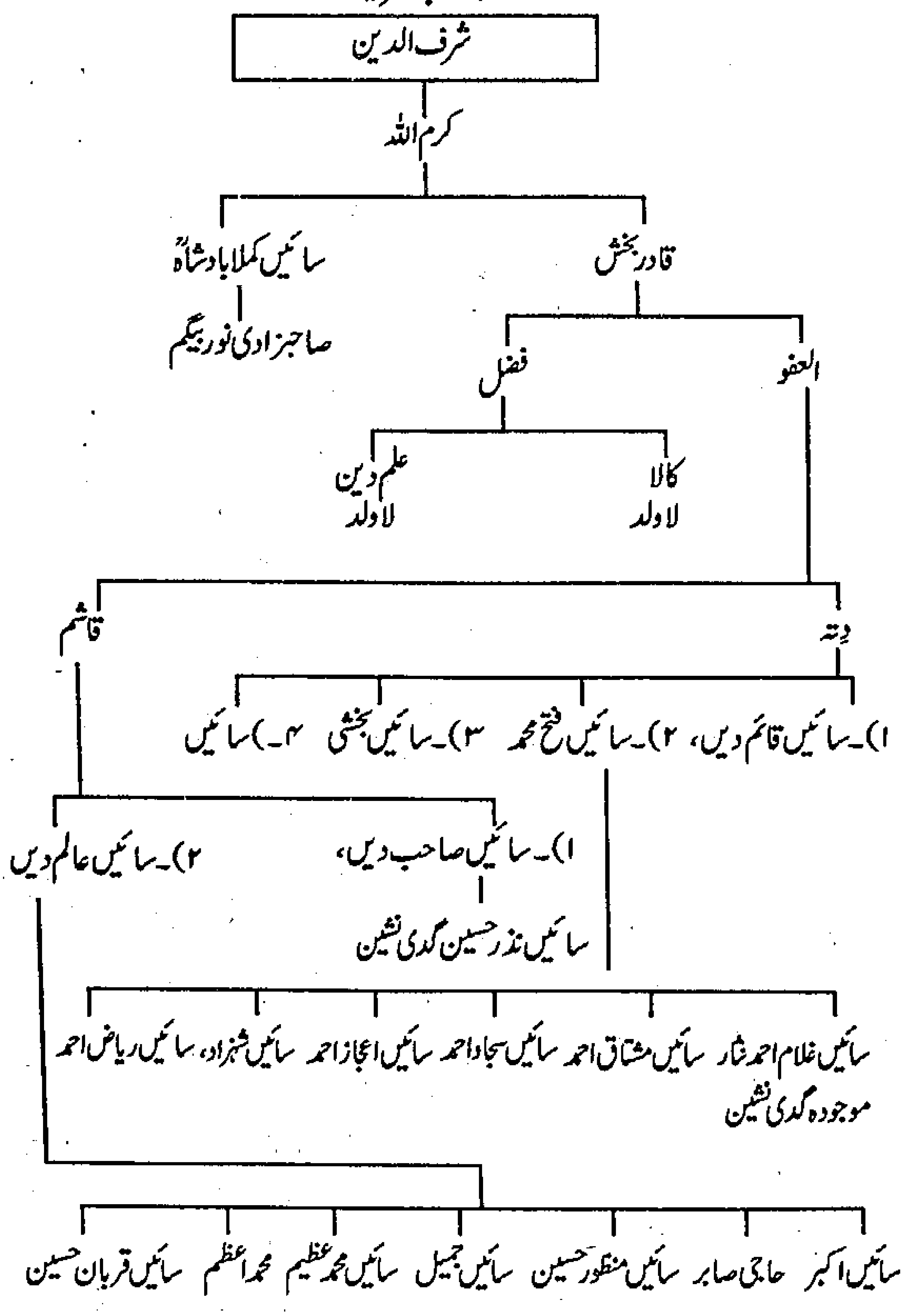

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ نے یکے بعد دیگرے سات شادیاں کیں جن میں سے ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں تولّد ہوئیں۔ایک صاحبزادی اور صاحبزادہ کم عمری میں وفات پا گئے۔صرف ایک صاحبزادی نور بیگم جوان ہوئیں جو نہایت پرہیزگار اور عابدہ تھیں۔ حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں لنگر وغیرہ کا انتظام کرتی تھیں۔اُن کا مزار شریف حضرت بابا رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں ہے۔آپ کے دوسرے بھائی قادر بخش کی اولاد در اولاد موجود ہے جن میں سے کچھ موضع دھڑا، کچھ موضع کھنڈ ہار، اور کچھ موہڑہ شریف نزد زیارت اقامت گزیں ہیں۔یہی آپ کے وارث ہیں۔

دینی علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ آپ کھیتی باڑی میں اپنے والدِ مکرم کی مدد فرماتے تھے۔ بھیڑ بکریاں بھی چراتے رہے۔طبیعت گوشہ نشینی کی طرف مائل تھی۔کرامات ظاہر ہونے پر والد محترم نے بکریاں چرانے کا کام ترک کروادیا۔آپ دھمول کوٹلی میں اپنی بھتیجی نیاز بی کے پاس جایا کرتے تھے۔

وہ اتباعِ سنت پر بہت زور دیتے تھے۔آپ قول و فعل کا نمونہ تھے۔عموماً مرید کے گھر جاتے جو صاحب شریعت ہوتا۔آپ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔آپ نے غریبوں کے لئے لنگر جاری کیا۔اپنی زمین سے حاصل شدہ غلہ اور دیگر ذرائع آمدنی لنگر کے لئے وقف کیے۔اپنی بھینسوں کے دودھ، مکھن وغیرہ سے زائرین کی خدمت کرتے۔مجلس میں قرآن، حدیث اور اولیاء اللہ کے حالات بیان کرتے۔آپ گھوڑی یا خچر پر سفر کیا کرتے۔ہم عصر بزرگوں میں حضرت سائیں فتو بادشاہ اور گاؤں پوٹھی نکیال کے سائیں سید محمدؒ سے روابط رکھتے۔اسی طرح منڈی کوٹلی اور چوکی منگ کے پیر صاحب سے بھی راہ و رسم رکھتے تھے۔

آپ کا قد میانہ، رنگ گندمی، پیشانی مبارک اُبھری ہوئی، آنکھیں سیاہ، سر مبارک قدرے بڑا تھا۔چہرہ مبارک بارونق اور پُر جلال تھا۔عموماً کھدر کا لباس پہنتے تھے۔قمیض، تہبند، ٹوپی یا پگڑی شریف اور اوپر چادر اوڑھتے تھے۔دودھ اکثر غذا تھی۔پھل پسند تھے۔احکام دین کی پابندی پر زور دیتے تھے۔نکیال کے معمر لوگ ان کے اکثر اقوال و افعال کا ذکر کرتے ہیں۔آپ کی بیٹھکیں دھمول

Marfat.com

شریف، پیر کناں لسوڑ، پہاڑی، درہ بنالہ، کڑاہی ڈاب بٹلی اور چھچھرین راجوری میں ہیں۔ آپ کا وصال 55 برس کی عمر میں 16 مارچ 1888 کو ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش اور وصال کی تاریخ ایک ہی 16 مارچ ہے اور دوسرے جس جگہ پیدا ہوئے وہیں موضع دھڑہ نکیال میں دفن ہوئے۔ وصال فرما جانے کے 25 برس بعد صاحبزادی نور بیگم کو بذریعہ خواب جسدِ خاکی دھڑہ شریف سے موہڑہ شریف منتقل کرنے کا حکم ملا۔

آپؒ نے عدالت سے اجازت لے کر 12 مارچ 1913ء کو آپ کا جسدِ مبارک موہڑہ شریف منتقل کروایا۔ دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کا جسم مبارک صحیح سلامت تھا بلکہ روایت ہے کہ حجام کا اُسترا لگنے سے خون نکل آیا۔ یہ حجام بعد میں کوڑھی ہو کر مر گیا۔ یہ آپ کی کرامت تھی۔ دیگر بے شمار کرامات بیان کی جاتی ہیں لیکن آپ کی مربوط سوانح حیات لکھنے کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل آپؒ کا ذکر مولانا محمد دین فوق نے اپنی کتاب تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ 264 تا 265 پر مختصر سا کیا ہے۔ تاریخ اولیائے راجپوت مولفہ راجہ محمد انور خان جنجوعہ کے صفحہ نمبر 75 تا 77 پر آپؒ اور حضرت سائیں فتوحؒ کے مختصر حالات درج ہوئے ہیں۔ مزید برآں حضرت مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ پمروٹ سرن کوٹ کی سوانح حیات بنام مخزن اسرار آفتاب غوثیہ مولفہ پیر کامل رہبر شریعت حضرت پیر سیّد محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی پمروٹی نے بھی صفحہ نمبر 64 تا 65 پر حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ صاحبؒ کا دورہ مزار شریف حضرت سائیں کملا بادشاہؒ کا ذکر کیا ہے اور آپ کا اسم گرامی سائیں کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ درج فرمایا ہے۔

آپ کی سوانح حیات محکمہ اوقاف کی زیرِ نگرانی پروفیسر مولوی باغ حسین صاحب گورنمنٹ کالج کوٹلی نے 120 صفحات پر مشتمل کتاب لکھی ہے جس کے بعد آپ کی زندگی کے اکثر واقعات منظرِ عام پر آئے ہیں۔ راقم الحروف مولف محمد فضل شوقؔ عرصہ پینتالیس سال سے محکمہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر تحصیل فتح پور تھکیالہ میں تعینات رہا اور یہیں موضع بنالہ کالونی میں آباد ہوں۔ عوام میں حضرت ممدوحؒ کی بہت سی کرامات کا ذکر سنا گیا ہے جو ابھی تک تحریر نہیں ہو سکا۔ اس ضمن میں سائیں صاحبان کو مزید کاوش کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد باقر حسین شاہ نارہ شریف تحصیل فتح پور تھکیالہ

حضرت پیر باقر حسین شاہ اِس علاقہ کے نامور اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ آپ کا آستانہ موضع نارہ تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں و کشمیر میں واقع ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر فتح پور تھکیالہ سے دس کلومیٹر مشرق میں حضرت بابا سائیں کملا رحمتہ اللہ علیہ کا دربار موہڑہ شریف ہے۔ یہاں اچھا خاصا بازار، سائنس کالج، ہسپتال، ڈاک خانہ وغیرہ ادارے موجود ہیں۔ موہڑہ شریف سے تقریباً دو کلومیٹر مشرق میں فتح پور سے ڈبسی جانے والی پختہ سڑک کے کنارے پر دائیں طرف آپ کی رہائش گاہ ہے۔ آپ طویل العمر بزرگ ہیں اور پیرانہ سالی میں ہیں۔ عمر تقریباً ڈیڑھ سو سال کے لگ بھگ ہوگی۔
آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور ولی اللہ حضرت پیر سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ آف چیچیاں جہلم کے مرید خاص بلکہ خلفاء میں ہیں۔ حضرت قاری محمد صادقؒ المعروف حضرت صاحب گلہار شریف والے آپ کا انتہائی احترام کرتے تھے اور نکیال کے مریدوں کو آپ کے پاس حاضری کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کے آستانہ پر ہر روز مرد و خواتین آتے ہیں۔ دعائیں مانگتے، فیض پاتے اور نیازیں گزارتے ہیں۔ آپ نے جوانی کی عمر میں جنگلوں، پہاڑوں اور غاروں میں چلہ کشی کر کے زہد و ریاضت کی۔ مریدانِ خاص کے مطابق آپ نے چالیس سے زائد چلے کیے۔ راجوری، مہینڈر، پونچھ وغیرہ علاقوں میں چلہ کشی کی۔ پیر پنجال کی پہاڑیوں تتہ کوٹی وغیرہ میں چلہ کش رہے۔

راقم الحروف مولف محمد فضل شوقؔ کچھ سال قبل آپ کے ایک مرید خاص پروفیسر محمد معروف چوہان کی معیت میں نارہ شریف حاضر ہوا۔ لنگر کے بعد ملاقات میں تعارف ہوا تو آپ نے ازراہ شفقت چٹائی پر بیٹھے ہوئے مریدوں میں سے ایک راقم الحروف کو بلا کر اپنے پاس چارپائی پر بٹھایا۔ دوبارہ چائے منگوائی اور فرمایا کہ میں نے جوانی میں بیٹھک پیر سید موسیٰ ولیؒ جو بھاٹہ ڈھوڑیاں اور سنگھوٹ کے اتصال پر گھنے جنگل میں واقع ہے۔ اکتالیس دن کا چلہ کیا۔ کسی شخص کو وہاں آنے کی اجازت نہ تھی۔ صرف آپ کے یعنی راقم الحروف (محمد فضل شوقؔ) کے والد فرمان علی خان ولد سردار گوہر خان نمبردار بھاٹہ ڈھوڑیاں اور میری اہلیہ محترمہ کے ماموں بہادی خان نمبردار سنگھوٹ کو روزانہ صبح

Marfat.com

وشام ایک گلاس دودھ پاس رکھ کر جانے کی اجازت تھی۔یہی چلہ کے دوران میری غذا رہی۔آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔آپ کسی دن میرے پاس رات کوٹھہریں۔اس کے بعد ہم نے اجازت لی۔ دنیاوی دھندوں اور غفلت کی وجہ سے بندہ ناچیز اِس حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔جون 2013ء میں حاضر آستانہ ہوا تو آپ بوجہ پیرانہ سالی استراحت فرمارہے تھے۔بات کرنا بھی چھوڑ دی ہے۔روزہ سے رہتے ہیں۔کبھی کبھار شاید بات کرتے ہوں گے۔نیاز گزاری، بی بی صاحبہ صاجزادی سے دعا کروائی اور واپس آیا۔

مورخہ 3 ستمبر 2013ء کو ریڈیو آزاد کشمیر میر پور سے اعلان ہوا کہ روحانی پیشوا پیر باقر شاہ رحمتہ اللہ علیہ نارا شریف والے وفات پاگئے ہیں۔نمازِ جنازہ مورخہ 4 ستمبر 2013ء بمقام نارہ شریف موہڑہ ہوگی۔چنانچہ راقم الحروف نے پیران سالی کے باوجود نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔موہڑہ بازار سے آگے گاڑی جانے کی کوئی صورت نہ تھی۔نارا شریف سے لے کر موہڑہ بازار کے اِس پار صوفی محمد اسلم ملک کے گھر تک گاڑیاں، بسیں، ویگنیں، سوزوکیاں، کاریں، موٹر سائیکل، پیدل انسانوں کا جم غفیر تھا۔موہڑہ شریف دربار پر حاضری اور نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد پیدل دو کلومیٹر سفر نارا شریف پہنچے۔ہر طرف انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا 3:30 بجے سہ پہر نمازِ جنازہ مرحوم ومغفور کے پوتے مراد علی شاہ نے پڑھائی۔بڑی مشکل سے آخری دیدار کیا اور پیدل ہی موہڑہ تک اور پھر شاگر دِرشید عبدالکریم منہاس صدر معلم کی گاڑی پر گھر واپس آئے۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت سائیں بہادر علی خان رحمتہ اللہ علیہ دھڑائی شریف مہینڈر۔ پونچھ

دھڑائی بلاک بالاکوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر کا ایک مشہور گاؤں ہے۔اس کوہ پیر سیّد فاضل شاہ کی بلند و بالا چوٹی سات ہزار کی بلندی پر ہے۔اس چوٹی پر پیر سیّد فاضل شاہؒ نے قیام کیا اور ارد گرد علاقے میں دین اسلام کی تبلیغ کی۔ ڈومال قوم کے جدِ امجد راجہ دوئم خان نے بھی پیر سیّد فاضل شاہؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر اسلام قبول کیا۔ لوگ اس وقت بھی نیازیں چڑھاتے اور مرادیں پاتے ہیں۔حضرت سائیں بہادر علی خانؒ موضع دھڑائی کے رہنے والے تھے۔مولانا محمد دین فوقؔ نے اپنی کتاب تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ نمبر 324 پر ''مشاہیر قوم ڈومال راجپوت'' کے عنوان سے سب سے پہلے سائیں بہادر علی خانؒ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ جید عالم دین تھے۔انہوں نے ذاتی گرہ سے خرچ کر کے ایک کتب خانہ قائم کیا تھا۔طریقہ قادریہ نوشاہیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ہزاروں مریدوں کے پیر تھے۔حکومت بھی انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔28 ماگھ 1983 بکرمی کو چہار شنبہ کے دن نماز ظہر کا سجدہ ادا کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ہر سال چھ شعبان کو آپ کا عرس ہوتا ہے وغیرہ۔

سردار محمد عارف خان ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے اپنی کتاب ''پراوہ اور پریوار'' کے صفحہ نمبر 221 تا 231 پر موضع دھڑائی کی مشہور روحانی شخصیت سائیں بہادر علی خانؒ اور ان کی ذریات کا حال تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے۔اِس کے مطابق سائیں بہادر علی خانؒ وہ شخصیت تھے جنہوں نے تاریکی میں ڈوبے علاقے اسلامی علوم کی روشنی سے روشناس کیا۔اس علاقہ میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کروائی۔آپ ڈومال خاندان کے چشم و چراغ تھے۔آپ کی عبادت گزاری اور پرہیزگاری کی وجہ سے لوگوں نے انہیں سردار بہادر علی خان کے بجائے سائیں بہادر علی خان کا خطاب دیا جو برصغیر کی اکثر روحانی شخصیات کا طرہ امتیاز ہے۔حضرت سائیں بہادر علی خان کے چھ بیٹے تھے۔سب سے بڑے مولوی شیر علی خان تھے۔ان کے علاوہ

Marfat.com

اسماعیل خان، غلام حسین خان، ماسٹر امیر محمد خان، شاہ محمد خان اور علی اکبر خان تھے۔ مولوی شیر علی خان اس علاقے کے سب سے بڑے عالم اور خطیب تھے اور اس علاقہ کے قاضی گرداور اور ہیڈ نکاح خواں ریاست پونچھ تھے۔ آپ سال 48-1947ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ صحت خراب ہونے کی وجہ سے اپنے گاؤں دھڑاٹی چلے گئے جہاں وہ 1959ء میں فوت ہوئے۔ آپ کے چار بیٹے تھے۔ ماسٹر بشیر علی خان، سردار نذیر علی خان، پروفیسر افتخار الزمان خان اور سردار وحید الزمان خان ایڈووکیٹ، ڈومال قبیلہ میں پروفیسر افتخار الزمان خان مرحوم کو پہلا گریجویٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وحید الزمان خان مرحوم میں بیرسٹری تک تعلیم حاصل کی۔ اس طرح دونوں بھائی پہلے اعلیٰ تعلیم یافتہ درڈومال قبیلہ تھے۔ سائیں بہادر علی خانؒ کے دوسرے قابل ذکر فرزند ماسٹر امیر محمد خان تھے۔ دھڑاٹی سکول میں استاد رہے۔ بے شمار نوجوانوں کو علم کے نور سے آراستہ کیا۔ سال 1943ء میں چوالیس برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے تین بیٹے سردار محمد اسلم خان (ر) صوبیدار میجر امتیاز حسین خان اور (ر) کرنل محمد ریاض خان ہیں۔ کرنل صاحب گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔ (ر) صوبیدار میجر امتیاز حسین خان بھی گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔ سردار محمد اسلم خان سال 1965ء میں موضع دھڑاٹی سے مہاجر ہو کر موضع جنگ پور خواص ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں دیگر رشتہ داروں کے ساتھ رہائش پذیر ہوئے۔ آپ انتہائی زیرک، ہردلعزیز، ہمدرد اور باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ اکثر فتح پور تھکیالہ میں آتے رہتے تھے۔ سردار سرمست خان مرحوم کے چھوٹے بیٹے سردار ہدایت اللہ خان بے باک مرحوم اور راقم الحروف مولف محمد فضل شوقؔ کے ساتھ ضرور ملاقات کر جاتے تھے۔ پُر مذاق اور پُر مزاح تھے۔ ان کے بیٹے سردار مجیب ظفر، سردار خضر حیات خان، سرفراز احمد خان، محمد الیاس خان، قاری ذوالفقار احمد صدیقی سب کے سب پڑھے لکھے اور باروزگار ہیں۔ ان کا ایک بیٹا نام اچھی طرح یاد نہیں۔ غالباً امتیاز احمد خان گورنمنٹ ہائی سکول نکیال میں راقم الحروف کا شاگرد بھی رہا ہے۔

الغرض علاقہ پڑاوہ میں سائیں بہادر علی خان رحمتہ اللہ علیہ اور ان کی اولاد در اولاد

Marfat.com

دینی اور دنیاوی ترقی میں پیش پیش رہی ہے۔ خدا تعالیٰ مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین!

نوٹ: مولانا محمد دین فوقؔ نے اپنی کتاب تاریخ پونچھ کے صفحہ نمبر 212 منیال برادری علاقہ کھکیالہ پڑاوہ کے ایک بزرگ سائیں بہادر علی کا ذکر بھی کیا ہے جو سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تعویذ لکھتے تھے اور علاقہ میں گھومتے رہتے تھے۔ اُن کے تین فرزند بیان ہوئے ہیں۔ ایک سید محمد جو موضع گوتھل میں اراضیات پر رہتا تھا۔ دوسرا شاہ محمد جو ریلوے میں ملازم تھا اور تیسرا دوست محمد جو ریلوے جنرل سٹور میں ملازم تھا۔ سائیں بہادر علیؒ بھی خاصی شہرت رکھتے تھے۔ تاریخ اولیاء راجپوت مولفہ راجہ محمد انور خان جنجوعہ صفحہ 75-74 پر بھی اِن کا ذکر موجود ہے

☆☆☆

Marfat.com

حضرت میاں اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ ناڑا شریف/کلر گالہ شریف فتح پور تھکیالہ

حضرت میاں اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف موضع کلر گالہ تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں ہے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر فتح پور تھکیالہ سے تقریباً 15/16 کلومیٹر شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ سابق وزیر اعظم سردار سکندر حیات خان کے دور کی پختہ سڑک فتح پور تا کلر گالہ تر کنڈی پر واقع ہے۔ موقع پر مزار شریف کے اِردگرد چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ حضرت میاں دیوان خاکی بادشاہؒ کے سلسلہ کے بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ کے جدِ امجد حضرت دیوان خاکیؒ کوٹھ ضلع گجرات کے ذیلدار تھے۔ آپ کو حضرت شاہدولہ گنج بخش دریائیؒ سے فیوض و برکات حاصل ہوئے۔ حضرت شاہدولہؒ نے آپ کو ایک کوزہ، مصلّٰی، بکری اور کبوتروں کا جوڑا دے کر کہا کہ کبوتر جہاں بیٹھیں اُس جگہ کو مسکن بنائیں۔ کبوتر میانہ پوٹھ گوجر خان آ کر بیٹھے۔ آپ نے وہاں اپنا مسکن بنایا اور لوگوں کی خدمت کرنے لگے۔ رانی منگو نے یہاں پر جاگیر دی۔ میاں اللہ دتہ بادشاہؒ میانہ پوٹھ گوجر خان سے ناڑا شریف علاقہ پڑاوہ تھکیالہ آئے۔ یہ جگہ تحصیل ہیڈ کوارٹر فتح پور تھکیالہ سے براستہ پلائی تقریباً 18 کلومیٹر ہے۔ یہاں جنگل تھا۔ آباد کر کے قیام کیا۔ آپ ریاست جموں کشمیر اور پنجاب کے دور دراز علاقوں کا دورہ کر کے تبلیغ دین کرتے رہے۔ یہ پہلے صوفی تھے جنہوں نے پوٹھ میانہ گوجر خان سے سفر کر کے ناڑا شریف آ کر قیام کیا۔ یہ مُرشد کا حکم تھا۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے راجوری، پونچھ، پیر پنجال کے پہاڑوں تک سلسلہ قادریہ کے فیوض و برکات پہنچے۔ آپ نے بہت سے چلّے کر کے نفس کشی کی۔ بھلوٹ کے سفر میں ایک اَسّی سالہ بڑھیا کو بیٹے کی بشارت دی جو پوری ہوئی۔ سائل کے خیالات سننے سے پہلے ہی جواب بیان کرنا شروع کر دیتے تھے۔ آپ نے ناڑا شریف میں وفات پائی۔ نعش میانہ پوٹھ گوجر خان کے لئے روانہ ہوئی۔ راستے میں ٹھارو مجہان کے مقام پر چارپائی بھاری ہوگئی۔ میانہ پوٹھ، ڈلڑ شریف اور کلر گالہ کے رشتہ دار آئے تھے۔ میانہ پوٹھ اور ڈلڑ شریف کے لئے چارپائی بھاری ہوگئی۔ کلر گالہ کے لئے چارپائی اٹھائی گئی تو ہلکی تھی۔ چنانچہ موضع مجہان کے جاگیردار رائے کالا خان نے مزید کپڑا کفن پر رکھا اور کلر گالہ لے جا کر دفنا دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آپؒ رائے کالا خان کو رات کے وقت خواب میں آئے اور فرمایا کہ میں کشمیر کی سیر کو جا رہا ہوں، تمہارا کپڑا امانت ہے جو

Marfat.com

قبر کے پاس ہاڑی دو جگلی درخت میں ہے۔ صبح آ کر لے جانا۔ چنانچہ رائے کالا خان خواب کے مطابق گیا تو کپڑا وہاں ہی تھا۔ آپ کا عرس شریف ہر سال 16 مئی کو کلر گالہ میں ہوتا ہے۔

اِس خاندان کے دوسرے مشہور بزرگ میاں محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی ناڑا شریف میں مقیم تھے۔ اُن کی دو شادیاں تھیں۔ ایک زوجہ محترمہ ڈُلڑ شریف میر پور میں رہتی تھیں۔ میاں محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ڈُلڑ شریف چکسواری میر پور میں ہے۔ اِس خاندان کے دیگر بزرگ میاں بدیع زمان بادشاہؒ، حضرت شاہ عالم غازی بادشاہؒ، حضرت میاں محمد سلطان بادشاہؒ دیگر کے مزارات ڈُلڑ سلطان شریف چکسواری میر پور میں ہیں۔

اِس خاندان کی ایک بزرگ ہستی میاں بقراط حسین جو کہ باحیات ہیں نے اپنے انٹرویو میں ناڑا شریف میں اِس خاندان کا شجرہ نسب ذیل بیان کیا ہے۔

میاں اللہ دِتہؒ ناڑا شریف/مزار کلر گالہ شریف

- میاں محمد عالمؒ ناڑا شریف (مزار ڈُلڑ شریف چکسواری، میر پور)
  - میاں سرورؒ — مزار شریف ناڑا کوٹ
    - میاں جہانگیرؒ
    - میاں شاجہانؒ
    - میاں اجمل
    - میاں جالینوسؒ
    - میاں بقراط حسینؒ
    - میاں انور حسینؒ
      - میاں انور حسینؒ — مزار پلانی
      - میاں لقمان — پلولیاں راجوری
  - میاں بدیع زمان — مزار ڈُلڑ شریف میر پور

Marfat.com

میاں جہانگیرؒ کے بیٹے میاں بابر، میاں تبذیر، میاں محبوب، میاں ابرار، میاں ظفر، میاں استخار، میاں ببو، میاں عرفان ہیں۔ اس وقت ناڑاشریف کے گدی نشین میاں بابر مدظلہ العالی ہیں۔ میاں سرورؒ اور میاں جہانگیرؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 28 مئی کو ناڑاشریف میں ہوتا ہے۔

خاندانی حالات بروایت میاں بقراط حسین مدظلہ العالی تحریر ہیں۔ علاوہ ازیں کامل لوگ مولہ غلام سرور رانا کے صفحات نمبر 88 تا نمبر 93 سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

حضرت میاں اللہ دتہؒ/میاں محمد عالمؒ ناڑاشریف فتح پور تھکیالہ

روایت میجر (ر) غلام حسین چوہدری سکنہ اندراوٹھ (ناڑاشریف)

میاں اللہ دتہؒ کی وفات اندازاً 1885ء میں ہوئی۔ ان کے بیٹے میاں محمد عالمؒ کی وفات 1932ء ڈلڑشریف۔

میاں محمد عالمؒ کا فوٹو میاں بابر صاحب کے پاس موجود ہے۔

کرامات میاں اللہ دتہ!

۱)۔ کھنکھڑی شریف کے پیر صاحب سے مقابلہ۔ ایک پہاڑی جو کہ پیر چکوہ سے موضع بھرمٹ راجوری کی جانب لڑھک رہی تھی۔ میاں صاحب اور پیر صاحب کا آمنا سامنا ہوا۔ پیر صاحب نے کہا اگر تم ولی اللہ ہو تو اِس پہاڑی کو واپس کرو۔ پیر صاحب نے خود چلائی تو گاؤں کی جانب سے چل پڑی۔ میاںؒ نے پہاڑی کو حکم دیا اپنی جگہ پر اللہ کے حکم سے چلی جا۔ پہاڑی واپس اپنی جگہ چلی گئی جو وہاں آج تک موجود ہے۔ یہ کرامت دیکھ کر کچھ ہندو بھی مسلمان ہو گئے۔ ذیلدار مرزا محمد حسین خان کا خاندان جس طرف پہاڑی جا رہی تھی سب مرید بن گئے۔ جونہیں مانے اُنہیں خارش ہوئی۔ اُن کے دعا کرنے پر خارش چلی گئی اور نشانی بتائی کہ آپ کے خاندا کے ناک ٹیڑھے ہوں گے۔

۲)۔ مہینڈر میں ایک مکان پر وضو کر رہے تھے۔ میانہ پوٹھ میں شیر نے اُن کے کتے کو پکڑنے کی کوشش کی۔ آپ نے مٹی کا کوزہ جس سے وضو کر رہے تھے پھینکا۔ وہ شیر کو لگا۔ شیر مر گیا۔ اس کوزے کے ٹکڑے آج بھی میانہ پوٹھ میں تبرکاً موجود ہیں۔ وضو والے مکان پر ایک پتھر پر ان کے پاؤں کے

Marfat.com

نشانات لگے ہوئے ہیں۔

۳)۔ کھنکھڑی راجوری کے پیر صاحب کو لوگوں نے کہا کہ میاں صاحب کی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوتی ہے جس پر پیر صاحب نے کہا کہ میں نے اُن کو نہیں دیکھا۔ اسی رات میاں صاحب نے اپنی کرامت کے ذریعہ پیر صاحب کو بتایا کہ جہاں آپ ہوتے ہیں۔ میں اس سے آگے جاتا ہوں۔ پھر دکھایا کہ یہ میری منزل آگے ہے۔ پیر صاحب قائل ہو کر متحیر ہو گئے۔

۴)۔ ایک دفعہ میاں اللہ دتہ کشمیر جا رہے تھے۔ کلر گالہ دو جہانیاں جو انڈیا کے قبضہ میں ہے رات کو قیام کیا۔ آگ جلائی، صبح جب چلنے لگے تو ساتھیوں کو حکم دیا اس آگ کو مٹی میں دبا دو۔ ساتھیوں نے مٹی ڈال دی۔ سال کے بعد کشمیر سے واپس آئے، وہاں بیٹھے، مٹی ہٹائی گئی تو آگ نکل ائی۔

۵)۔ مینڈھر میں ایک گاؤں سے جاتے ہوئے گزر رہے تھے۔ تھکیال برادری کا گاؤں تھا۔ رات کو رہنے کی جگہ نہ دی۔ ساتھ جنگل میں چلے گئے۔ ایک مکان بن رہا تھا جس پر لادی نہ ہوئی تھی۔ لکڑیوں پر آگ جلا کر بیٹھ گئے۔ بالے اور چالیاں نہیں جلیں۔ رات کو وہاں رہے اور پھر صبح لوگ آ کر مرید ہو گئے۔ وہ جگہ آج بھی موجود ہے۔

۶)۔ کلر گالہ کے میاں باقران کے برادر نسبتی تھے اس لئے وہاں لے جا کر دفن ہوئے۔ قبر کچی ہے۔ پکی نہیں کرنے دیتے۔ کوشش کی گئی لیکن زمین کانپنے لگتی ہے۔ معمولی چار دیواری ہے۔ پکی کرنے کی کوشش کرنے والے میاں شاجہاں بادشاہ بن میاں محمد سرورؒ نے کدل سے کھودنا شروع کیا تو ان کی بصارت اور سماعت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد میاں سلطان نے پکی کرنے کی کوشش کی، اُن کی قوتِ سماعت بھی کم ہو گئی۔ پھر چھوڑ دیا۔ میاں سلطانؒ نے اردگرد پتھر لگائے جو کہ قبر شریف کے نشانات ہیں۔ البتہ میاں سلطانؒ نے قریب ہی ایک مسجد بنوائی ہوئی ہے جس میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

۷)۔ میاں اللہ دتہ بادشاہؒ نے بہت سی جگہوں پر چلّے کاٹے ہیں جہاں تکیے بنا کر لوگ چڑھاوے وغیرہ چڑھاتے ہیں۔

۸)۔ ایک دفعہ پیر صاحب گھوڑے پر جا رہے تھے۔ میاں صاحبؒ کے پاس سے گزرنے لگے کہ

Marfat.com

تم بھی گھوڑے کا بندوبست کرلو۔ اکٹھے چلیں۔ میاں اللہ دتہؒ ایک دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں اسی دیوار پر چلوں گا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے دیوار چل پڑی۔ لار شریف کے نزدیک گاؤں میں جا کر دیوار سے اُتر گئے۔ وہ دیوار اینٹوں والی آج بھی موجود ہے۔ میاں اللہ دتہؒ اور لاروی خاندان کے قریبی تعلقات تھے۔ میاں بشیر صاحب نے دورہ آزاد جموں و کشمیر کے دورہ کلر گالہ آنے کا ارادہ فرمایا تھا لیکن وہ منسٹر تھے، انڈین گورنمنٹ نے واپس بلا لیا۔

۱)۔ میاں محمد عالمؒ دھار گلھون صلاح محمد مغل کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُن کی والدہ صاحبہ ان کو گائے کا دودھ دیتی تھیں۔ سردار سیف علی خان المعروف سفلی خان نمبردار بن سردار زبردست خان تھکیال نے گائے ضبط کر لی۔ آپ گائے چھڑانے اس کے پاس گئے، وہ نہ مانے۔ میاں محمد عالمؒ نے غصہ میں آ کر کہا کہ تم ایک ہفتہ کے اندر مر جاؤ گے۔ اگر ہفتہ کے اندر مر گئے تو میاں محمد عالمؒ نے مارا ورنہ اپنی موت مرا ہے۔ دوسرے دن راجہ پونچھ شکار کے لئے دھار گلھون آیا۔ راستے میں کسی نے باڑ لگا دی۔ شکایت ہوئی کہ سفلی خان نمبردار نے لگوائی۔ راجہ نے حکم دے کر گرفتار کرایا۔ پونچھ لے جا کر پھانسی دے دی۔

۲)۔ نارا پانی کے پاس جن پانی نہیں بھرنے دیتا تھا۔ اُس کے ساتھ لڑائی کر کے آپ نے زیر کر کے پیر پیر کلفر کالا کھٹا کے مقام پر جن کو قید کر کے دیوار بنا کر کیل لگا کر قید کر دیا۔ ہفتے میں ایک دفعہ باہر آنے کی اجازت دی۔ جنات اُن کے مرید تھے۔

۳)۔ میاں بابر مدظلہ العالی نے میاں بقراط مدظلہ العالی کے گھر سے دوسری شادی کی۔ روٹی کھا کر بارات چلی، ساٹھ ستر آدمی تھے۔ اچانک دو ڈھائی ہزار آدمی ہو گئے جو کھانا کھائے بغیر غائب ہو گئے۔

۴)۔ بابا بہادی چوہدری سکنہ اندروٹھ (بعد میں الحروف ڈاکٹر بہادی) برٹش آرمی میں نرسنگ اسسٹنٹ تھے وہاں سے آئے۔ میاں محمد عالمؒ کے پاس گئے، اُن کو زخم تھا۔ درد کی وجہ سے ہفتہ بھر سے سو نہیں سکتے تھے۔ بابا بہادیؒ نے زخم دھو کر دوائی لگائی۔ وہ سو گئے۔ گھنٹے کے بعد جاگے تو پوچھا کہ بہادی کدھر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ فرمایا تیری دوائی سے آرام آیا۔ آج کے بعد تجھے ڈاکٹر بہادر علی کہیں گے۔ تمہارے ہاتھ میں اتنی شفاء ہوگی کہ مٹی دو گے اسے سے بھی شفا ہوگی۔ فی

Marfat.com

الواقع ایسا ہی ہوا کہ ڈاکٹر بہادر علی مشہور حکیم ہوئے۔

نبض دیکھ کر بیماری بتاتے تھے۔ راقم الحروف مولف نے بھی 75-1974ء کے دوران جبکہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز تحصیل نکیال تھا۔ ڈاکٹر بہادر علی صاحب کے گھر نزدیک سکول کا معائنہ کیا۔ ان کے ہاتھ کھانا کھایا اور دوائی حاصل کی۔

دربار حضرت پیر مولوی سیّد نور محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نکیال غربی، فتح پور تھکیالہ

دربار حضرت پیر مولوی نور محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بمقام موضع نکیال غربی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر، نکیال تا کوٹلی پختہ روڈ تحصیل ہیڈ کوارٹر نکیال سے تین کلو میٹر کے فاصلہ پر جامع مسجد فیضانِ مدینہ کے جنوب مشرق میں پختہ سڑک سے چند سو گز کے فاصلہ پر خوبصورت اونچی جگہ پر واقع ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد موضع رہسیاں جاتلاں علاقہ کھڑی شریف ضلع میرپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد محترم سیّد گلاب حسین شاہؒ نے وہاں سے ہجرت کر کے موضع گاہوتہ ہرنی موہڑا ''سراں نیاں پٹیاں'' مہینڈر پہنچے۔ وہاں سے شادی کی اور وہاں سے نقل مکانی کر کے پنج گراں ریکی کھوڑ تحصیل راجوری میں قیام کیا۔ تقسیم ہند 1947ء میں ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔ حضرت ممدوح مولوی سیّد نور محمد شاہ بخاریؒ ان کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ سیّد گلاب حسین شاہؒ کا مزار شریف موضع پنڈی سکھر وال چیچیاں شریف علاقہ کھڑی ضلع میرپور میں مائی گلی رحمۃ اللہ علیہا کے دربار کے اندر ہے۔ آپ معروف ولی اللہ بزرگ ہیں۔

حضرت پیر گلاب حسین شاہ بن پیر نواب شاہؒ کی اولاد امجاد پانچ بیٹے اور ایک بیٹی تھی جن کی تفصیل ذیل ہے۔

ا)۔ سیّد ولایت حسین شاہ بخاری: آپ انتہائی دیندار، صوم وصلوٰۃ کے پابند صاحب کرامت اور صاحب شریعت بزرگ تھے۔ بڑے نرم مزاج، دیندار، ہمدرد، خوبصورت اور خوب سیرت ولی اللہ تھے۔ راقم الحروف مولف کتاب ہذا محمد فضل شوقؔ کو بارہا آپ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ پیرانہ سالی میں بھی قرآن خوانی اور ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔ مستجاب الدعوات تھے اور سادات کرام

Marfat.com

کی جملہ خوبیاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ 1970ء میں جبکہ راقم الحروف کھنڈہار سکول میں ہیڈ ماسٹر تعینات تھا داڑھ میں درد کا علاج ان کے بڑے بیٹے (ر) صوبیدار ڈاکٹر محمد شاہ نے کیا۔ ایک دن معاً ڈاکٹر صاحب نے مجھے بابا ولایت حسین شاہؒ کے پاس بھیجا اور کہا کہ وہ دم کرتے ہیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو اُن سے دم بھی کروالیں۔ راقم الحروف ان کے کمرے میں حاضر ہوا۔ آپ نے قرآن پاک کے اٹھائیسویں پارہ کے آخر سے "حدید" والی آیات پڑھ کر مجھے دم کیا۔ یہ آپؒ کی بیّن کرامت اور فیض ہے کہ تاایں دم تقریباً 45 سال گزرے ہیں مجھے دانتوں کا درد نہیں ہوا۔ اُن کے بڑے بیٹے (ر) صوبیدار ڈاکٹر محمد شاہ صاحب بھی صاحب شفاء اور صاحبِ دعا ہیں۔

دوسرے بیٹے (ر) صوبیدار عبدالرزاق شاہ بخاری، تیسرے سیّد قاسم شاہ بخاری اور چوتھے (ر) صوبیدار سیّد صابر حسین شاہ بخاری شہید، خوب شکل اور گوناگوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ آپ کے داماد حضرات پیر مولوی حکیم سیّد محمد شاہؒ اور پیر مولوی سیّد انور حسین شاہؒ جیّد علمائے دین، راسخ العقیدہ اہل سنت والجماعت ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے اِس علاقہ میں دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔ تیسرے داماد پیر سیّد حاکم شاہ بخاریؒ نکیالوی، خوش اخلاق، خوش گفتار اور عاملِ جنّات تھے۔ ہر سہ صاحبان سے راقم الحروف مولف کے عقیدت مندانہ تعلقات رہے ہیں۔

۲)۔ سیّد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ قبلہ حضرت گلاب حسین شاہؒ کے دوسرے بیٹے تھے جنہوں نے 1947ء میں ہجرت کر کے منڈی بہاؤالدین آباد ہوئے۔ آپؒ انتہائی عبادت گزار تھے۔ ان کے دو بیٹے سیّد عبدالرحمٰن شاہ مرحوم اور سیّد عبدالغفور شاہ ہوئے۔

۳)۔ مولوی سیّد احمد شاہؒ حضرت گلاب شاہؒ کے تیسرے بیٹے تھے۔ جید عالم دین تھے۔ شریعت کے معاملہ میں شدت اختیار کرتے تھے۔ کسی اور ولایت کے قائل نہیں تھے۔ یہاں نکیال سے واپس راجدھانی چلے گئے۔ وہیں مزار شریف ہے۔ ان کے صاحبزادے عبدالعزیز شاہ بخاری بقیدِ حیات ہیں۔

۴)۔ سیّد محمد عالم شاہؒ حضرت بابا گلاب شاہؒ کے چوتھے بیٹے تھے۔ ان کے بیٹے سیّد یعقوب شاہ صاحب خلیق اور ہمدرد ہیں۔ نکیال غربی میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

۵)۔ حضرت مولوی سیّد نور محمد شاہ بخاریؒ، حضرت بابا گلاب شاہؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ راسخ العقیدہ، سنی حنفی عالم دین تھے اور مسلک حقہ اہل سنت کے حقانیت براہین قاطع سے ثابت کرتے تھے۔ مسالک باطلہ کا رد بھی سختی سے کیا کرتے تھے۔ آپؒ خوش شکل، خوش اطوار، خوش اخلاق اور خوش گفتار تھے اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے میں اسلاف سلف الصالحین کا نمونہ تھے۔ آپ 1947ء میں ہجرت سے قبل جامع مسجد راجوری شہر میں بیس سال تک خطیب و امام رہے۔ پاکستان میں ہجرت کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب گجراتی اور مولوی سلام اللہ صاحب عمر چک جہلم والوں سے فارسی پڑھی۔ منڈی بہاؤالدین میں قیام دوران جامع مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ سال 56-1955ء میں نکیال تشریف لائے۔ یہاں زمین الاٹ کروا کر مستقل سکونت اختیار کی اور یہیں آپ کا مزار پاک بنا۔ نکیال کے علاقے میں آپ نے گرانقدر دینی خدمات انجام دیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جامع مسجد کہوٹہ کھنڈ ہار، جامع مسجد ٹنگل، جامع مسجد پوٹھی، جامع مسجد محلہ کھوکھراں نکیال، جامع مسجد شیخاں والی کی تعمیر کروا کر طلباء و طالبات کو درسِ قرآن پاک دیتے رہے۔ آپ نے گھروں میں جا کر خواتین و مرد حضرات کو دینی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ چنانچہ مولانا سیّد محمد قادری خطیب جامع مسجد فتح پور تھکیالہ، مولانا محمد شریف، خطیب جامع مسجد ٹنگل، سائیں عالم دینؒ اور دیگر بیشمار لوگوں نے آپ سے قرآنِ پاک و دیگر اسلامی کتب پڑھیں۔ آپ عربی، فارسی کے جید عالم تھے۔ راقم الحروف کے بڑے بیٹے ماسٹر محمد اشتیاق خان اور بیٹی پرویز بیگم معلمہ نے بھی آپ سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا۔ راقم الحروف مولف کو بھی اس خانوادہ عالی سادات کے صاحبزادوں صاحبزادیوں کو بحیثیت ہیڈ ماسٹر پڑھانے کا شرف حاصل ہے۔ شاید یہی خدمت عاقبت میں نجات کا سبب بنے۔

مزید برآں حضرت پیر مولوی سیّد نور محمد شاہؒ اس ناچیز حقیر پر بڑی شفقت کی نظر رکھتے تھے اور دعاؤں سے نوازتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل آپؒ نے اپنے صاحبزادوں سلیمان شاہ بخاری کے ذریعے راقم الحروف کو اپنے گھر پر ملاقات کے لئے بلایا۔ حاضری پر بڑی شفقت سے دعائے خیر فرمائی اور قریباً 2 گھنٹے تک اپنے کمرے میں تنہائی میں مختلف دینی اور دنیاوی اُمور پر گفتگو فرمائی اور

Marfat.com

ایرانی علماء/اولیاء کرام حافظ شیرازیؒ اور مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کی معروف فارسی مناجاتیں نوٹ کروا کر نماز کے بعد پڑھنے کی تلقین کی۔ اُن کے صاحبزادگان سیّد محمد یاسین شاہ بخاری مزار شریف کراچی، سیّد محمد یونس حسین شاہ بخاری نکیالوی، سیّد سلیمان حسین شاہ بخاری، سیّد عبدالباری شاہ بخاری اور سیّد عبدالواحد شاہ بخاری ہیں۔ سب ہی والدِ بزرگوار کے نقشِ قدم پر چل کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

سیّد یونس حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی نے نکیال غربی بازار کے پاس مسجد تعمیر کروا کر درس وتدریس کا کام شروع کروایا ہے۔

راقم الحروف کی خوش قسمتی ہے کہ صاحبزادگان غالباً یاسین شاہؒ کے علاوہ سب ہی میرے شاگردانِ رشید ہیں۔ اِس گناہ گار اُستاد کو یقیناً دعاؤں میں رکھتے ہوں گے۔ ان شاءاللہ

حضرت پیر سیّد نور محمد شاہؒ بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور انہوں نے کثیر عوام کو دینی علوم سکھا کر فیض یاب کیا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔

کرامات:

۱)۔ ایک بار جامع مسجد محلہ کھوکھراں میں نمازِ تراویح پڑھا رہے تھے۔ اللہ کی آواز آئی اور آپ محراب سے غائب ہو گئے۔ لوگ مسجد سے باہر بھاگے۔ صاحبزادہ محمد یونس شاہ بخاری چھوٹے تھے، رونے لگے، شاہ جی کہاں گئے؟ دیکھا کہ مسجد کے باہر محراب کے سامنے سجدہ ریز تھے۔ لوگوں کو بھی سجدہ کرنے کا اشارہ فرمایا۔

۲)۔ صاحبزادہ محمد یونس شاہ بخاری نے نکیال بازار کے پاس مسجد شریف بنانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا نہ بناؤ، اصرار پر فرمایا، اچھا بناؤ۔ چنانچہ بعد میں صاحبزادہ صاحب کو مسجد بناتے وقت حکم امتناعی وغیرہ بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۳)۔ صاحبزادہ یونس شاہ بخاری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم نمازِ تراویح پڑھ کر آ رہے تھے۔ پیچھے سے کوئی بڑا جانور آیا۔ میں ڈر کے مارے بھاگ کر آگے ہو گیا۔ شاہ جی کو بتایا کہ شیر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی نہیں، کوئی کتا وغیرہ ہو گا۔ پیچھے ڈنڈا مارا، جانور غائب ہو گیا۔

۴)۔ صاحبزادہ عبدالباری شاہ نے عرض کی۔ میرے لئے ایک بیٹے کی دعا کریں۔ آپ نے دعا

Marfat.com

فرمائی۔ایک ہی بیٹا پیدا ہوا۔ بعد میں کہنے لگا زیادہ ہوں۔ مگر ایسا نہ ہو سکا۔

۵)۔ صاحبزادہ محمد یونس شاہ بخاری نے کہا کہ مجھے بلا کر فرمایا! قلم لاؤ، میں زمین وغیرہ کا حصہ تمہیں لکھ کر دوں۔ پھر خود قلم لے کر میرا حصہ لکھ کر دیا۔

۶)۔ صاحبزادہ محمد یونس شاہ بخاری نے بتایا کہ وہ کراچی میں کاروبار کرتے تھے۔ دو بار خواب میں فرمایا! گھر نکیال آجاؤ۔ تیسری بار خواب میں فرمایا! کراچی سے گھر آؤ۔ چنانچہ آپ کے وصال فرمانے سے آٹھ دِن پہلے صاحبزادہ صاحب کراچی سے گھر آ گئے۔ فرمایا! میں نے پہچان لیا۔ شکر ہے تم آ گئے ہو۔ میں پاس بیٹھا ہوا تھا۔ عہد نامہ مکمل پڑھا۔ پھر خاموش ہو گئے۔ وصال کے وقت صاحبزادے پاس تھے۔ پسینہ آیا، بوتل (ڈرپ) لگائی گئی۔ کچھ پڑھ کر آگے پیچھے کمرے میں دیکھا اور ہاتھ گھمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ وصال کے ایک گھنٹہ بعد تک بوتل چلتی رہی۔ آپ بعد مرگ بھی زندہ معلوم ہو رہے تھے۔

صاحبزادہ محمد یونس شاہ بخاری، صاحبزادہ عبدالواحد شاہ بخاری اور ایک تیسرے شخص نے غسل دیا۔

آپ زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بھنگار گالہ کے قبرستان میں دفن کرنا کیونکہ وہاں دوسرے عزیز بھی دفن ہیں۔ صاحبزادہ یونس بخاری نے اصرار کیا کہ یہاں موجودہ مزار والی جگہ پر دفن کریں گے۔ پھر فرمایا، جس طرح تمہاری مرضی، گناہگار ہوں۔ مزار کس لئے بناؤ گے۔ حضرت پیر سیّد باقر حسین شاہ صاحب نارہ شریف والوں نے فرمایا کہ ماموں کو وہاں نکیال غربی ہی دفن کرنا ہے اور چھوٹا سا کمرہ یعنی مزار شریف بھی بنانا ہے۔

۷)۔ آپ کی قبر مبارک سے چادریں اٹھائیں تو آپ نے خواب میں فرمایا! مجھے ننگا کر دیا ہے۔ چنانچہ چادریں دوبارہ ڈالی گئیں۔

۸)۔ صاحبزادہ سیّد یونس شاہ بخاری کا بیان ہے کہ میں خواب میں قبر پر آیا تو قبر سے اُسی طرح میت اوپر آ گئی اور فرمایا کہ تو مجھے مرا ہوا سمجھتا ہے، میں تو زندہ ہوں۔ پھر میت واپس قبر میں چلی گئی۔

۹)۔ فقیر وخان پٹھان نے زمین پر قبضہ کر کے جھگڑا کیا۔ تیسرے دن فوت ہو گیا۔ ایک اور شخص جھگڑا کرنے پر کوڑھی ہو کر مرا۔

Marfat.com

۱۰)۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 19 اگست 2006ء کو تقریباً 110/112 سال کی عمر میں وفات پائی۔ گھر کے نزدیک اونچی جگہ پر مزار مبارک بنایا گیا ہے جہاں سالانہ عرس شریف ہوتا ہے۔ لوگ مزار شریف پر حاضری دیتے ہیں۔ نیازیں دیتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔

دربارِ عالیہ حضرت سیّد عبدالستار شاہ رحمتہ اللہ علیہ کنیٹ دتوٹ فتح پور تھکیالہ

حضرت پیر سیّد عبدالستار شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف موضع کنیٹ دتوٹ سابق تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ حال تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں بارڈر لائن کے نزدیک واقع ہے۔ آپ کی ولادت لگ بھگ 1850ء عیسوی میں نارہ شریف میں ہوئی جو کہ دربارِ عالیہ حضرت بابا کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ سے بجانب شمال مشرق واقع ہے۔ آپ کے تین بیٹے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادے سیّد رسول شاہؒ، سیّد محمد شاہؒ المعروف تھانیدار محمد شاہؒ اور سیّد نور حسین شاہ تھے۔ آپ نے نار سے دتوٹ نقل مکانی کر گئے تھے۔ وہاں آپ نے لگ بھگ 1930ء میں وصال فرمایا اور وہیں آپ کا مزار مبارک بنایا گیا۔ آپ نے اپنی زندگی ذکر و فکر، زہد و ریاضت میں گزاری۔ آپ شریعت مطہرہ کے پابند، خلیق و ملنسار، مستجاب الدعوت اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کے دربار عالیہ پر لوگ حاضری دے کر چڑھاوے چڑھاتے ہیں، دعائیں مانگتے اور مرادیں پاتے ہیں۔ سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے۔ آپؒ کے خاندانی و روحانی حالات آپؒ کے پوتے سیّد محمد یوسف شاہ کاظمی نقشبندی ولد سیّد رسول شاہؒ نے تحریری طور پر لکھ دیئے ہیں جو من و عن شامل اشاعت کیے جا رہے ہیں۔ سیّد محمد یوسف شاہ صاحب کاظمی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، آستانہ عالیہ گلہار شریف کوٹلی کے عقیدت مند، سادات کرام کے طور اطوار رکھنے والے صاحب بصیرت بزرگ ہیں۔ لہٰذا اُن کی تحریر میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ اور ترمیم کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

میرے دادا حضور پیر عبدالستار شاہؒ کی پیدائش قریب 1850ء نارہ میں ہوئی۔ تقریباً 80 سال 1930ء تک وہ حیات رہے۔ اُن کی زندگی میں جو اُن کی بزرگی کے حوالہ سے کمالات ظہور پذیر ہوئے یا جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد عطا فرمائی وہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں۔

Marfat.com

بیٹوں میں سیّد رسول شاہ بڑے اور سیّد محمد شاہ ونور حسین شاہ چھوٹے بیٹے تھے۔ آگے اُن کی اولاد سیّد رسول شاہ کے تین بیٹے، سیّد محمد شاہ کے دو بیٹے اور سیّد نور حسین شاہ کے ہاں ایک بیٹا ہوا۔ سیّد رسول شاہ صاحب کے تین بیٹوں میں سے ایک نارہ اور دو کنیٹ دتوٹ رہائش پذیر رہے۔ دادا حضور جن کے بارے میں، میں سیّد محمد یوسف شاہ ولد سیّد رسول شاہ، اُن کی زندگی کے بارے میں زیرِ قلم لاتا ہوں۔ مجھے اِس کی ضرورت اس لئے پڑی کہ میرے ایک دوست پرنسپل محمد فضل شوقؔ پرانے زمانے کے بزرگوں کے حالاتِ زندگی لکھتے رہے ہیں اور وہ سیّد عبدالستار شاہ مرحوم کی سوانح عمری اپنی تحریروں میں لکھنے کو سعادت مندی سمجھتے ہیں۔ پرنسپل محمد فضل شوق صاحب 1965ء کی جنگ میں موضع بھاٹہ ڈھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ سے ہجرت کر کے آزاد جموں وکشمیر میں تشریف لائے ہیں۔ گذشتہ عرصہ قریباً چالیس پینتالیس سالوں سے یہاں تحصیل فتح پور تھکیالہ میں درس وتدریس کی وسعت اور بلندیوں سے لوگوں کی تعلیم وتربیت میں مصروف رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے کتابیں لکھنا اپنا شعار بنالیا۔ اِس وقت تک کافی کتب ہائے کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں یہ کام جاری رکھیں اور قیامت کے دن بھی بخشش کا توشہ بنے۔ آمین۔

میں سیّد محمد یوسف شاہ اُن سے ملاقات کے بعد دادا حضور سیّد عبدالستار شاہ صاحب کے متعلق کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں اپنے والد صاحب کی یادوں کے حوالہ سے یا اپنی والدہ مرحومہ کے وقتاً فوقتاً بتائے گئے حوالہ سے لکھوں گا۔ میری اپنی کوئی بساط نہیں۔ اس کے علاوہ میرے علاقہ میں بسنے والے کچھ لوگ جو پیر صاحب کے مریدوں سنگیوں میں سے تھے اور اکثر اوقات ان کے ساتھ گزارتے تھے۔ علاقہ نکیال میں سردار اللہ دتہ خان، سردار منصو خان، علی اکبر خان، سائیں عالم دین متولی دربار دھڑا کملا بادشاہؒ دتوٹ سے میاں عبداللہ خان، حاکم خان، چوکیدار کالا، سردار امان اللہ خان ٹھیال وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ مجھے صحیح بات لکھنے کی ہمت دے۔ ان کے حوالہ جات اپنی تحریر میں سمانے کی کوشش کروں گا۔ میرے والد صاحب مرحوم سیّد رسول شاہ صاحب جن کی عمر تقریباً 95 سال تھی آخری لمحہ تک

Marfat.com

اپنے ہوش میں رہے۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ نارہ سے لوگوں کے اصرار پر دتوٹ مقیم ہوئے۔ یہاں کسی مرید نے تھوڑی سی جگہ دے کر کہا کہ آپ سیّد ہیں۔ یہاں سیّد کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو دین سکھائیں۔ آپ جہاں مقیم ہوئے اردگرد جنگل تھا۔ محنت سے جنگل کاٹ کر قابل کاشت زمین بنائی ار جب یہ کام کرتے تھے روزہ رکھا ہوتا تھا۔ شام کو کھانا کھاتے۔ سحری کو پانی پی کر روزہ رکھ لیتے۔ اس طرح ان کی زندگی عام لوگوں کی زندگی سے مختلف تھی۔ اس منزل میں انہوں نے 12 سال کا عرصہ گزار دیا۔ لوگ آتے اور پند و نصائح سننے کے بعد واپس چلے جاتے۔ وہ امیر نہیں تھے مگر گھر میں ہر وقت کھانے پینے کا سامان موجود ہوتا۔ لوگ آکر کھا پی کر چلے جاتے۔ مریدوں کے ہاں جاتے۔ اُن دنوں لوگ گائے، بھینس، بھیڑ بکریاں وغیرہ پیروں کی نذر کرتے تھے۔ راستے میں جو مانگتا خدا کے راستے میں دے دیتے۔ میری والدہ حضور عبادت کی جگہ کو صاف کر کے رکھتیں۔ وہ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے۔ امّی حضور نے بتایا کہ ایک بار میں ان کے نزدیک تھی کہ آسمان کی طرف سے ایک چمکتا ہوا نور شاہ جی کے قدموں میں آ کر ختم ہوا۔ میں بہت ڈر گئی۔ میری والدہ حضور نے قرآن پاک کی بہت سی آیتیں زبانی یاد کر رکھی تھیں جو وہ سنتے رہتے تھے۔ پتھریلی جگہ قبر کے لئے بنائی اور وہاں پر قبر نکل گئی۔ ہمسائیوں اللہ دتہ خان وغیرہ کو کہا کہ جاؤ شہر سے تین من شکر لے آؤ۔ وہ گئے، کھتری سے شکر لینا چاہی، بوریاں تلاش کیں۔ شکر نہ ملی۔ بوریوں میں کھانڈ بھری تھی۔ کھتری نے کہا کہ یہ ساری شکر تھی۔ آج پیر صاحب نے اسے کھانڈ میں تبدیل کر دیا ہے اِسی بھاؤ سے لے جاؤ۔ کھتری نے پیسے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ پیر صاحب کو کہنا میرے لئے دعا کریں۔ اسی دن صبح 3 بجے کی رخصتی پیر صاحب نے بتا دی تھی۔ اس کے بعد وہ دنیا سے چلے گئے۔

میاں عبداللہ خان مرحوم نے بتایا کہ علمو جولاہا اور پیر صاحب کی زمین کے مشرقی کنارے ملتے ہیں۔ نالے کے کنارے ایک بڑا پتھر اور درخت ہے جہاں بیٹھ کر پیر صاحب نماز ادا کرتے تھے۔ علمو آیا اور اس نے کہا کہ آپ یہاں نالے کا پانی میری زمین کی طرف موڑ دیتے ہیں جبکہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ ان سے تکرار کرنے لگا۔ آپ نے غصہ میں فرمایا! علمو! تم بھونکتے رہو گے۔ وہ پاگل ہو گیا اور بھوں بھوں کرنے لگا۔ اسی بیماری میں مر گیا۔

Marfat.com

اُن کے پڑوس میں ایک ساٹھ سالہ شہادو نامی عورت رہتی تھی جو صبح و شام زور سے روتی رہتی تھی۔ آپ نے اُسے بلوایا اور کہا کہ نہ رویا کرو۔ اس نے کہا میرے چھ بچے بچیاں فوت ہو گئے ہیں۔ اگر آپ سچے پیر اور سیّد ہیں تو میرا علاج کریں۔ پیر صاحب نے اپنی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اُسے خبر دی کہ تمہارے ہاں دو بچے پیدا ہوں گے ان کے نام محمد دین اور اللہ دتہ رکھ دینا۔ خدا نے اسے اولادِ نرینہ دو بچوں سے نوازا۔ ایک واقعہ نمبردار امان اللہ خان نے مجھے بتایا کہ میں گھر سے دانے پسوانے کے لئے گھراٹ پر گیا۔ پیر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اُسی وقت ایک نوجوان پانی میں غسل کر رہا تھا جس کا پیراں دِتہ نام تھا۔ میں نے کہا یہ میرا چچازاد بھائی ہے۔ اکیلا ماں باپ کا بیٹا ہے۔ ان کے گھر اولاد نہ تھی۔ میری چچی نے پیر صاحب کے گھر جا کر اولاد کے لئے دعا کروائی۔ یہی لڑکا پیدا ہوا جس کا نام پیراں دتہ رکھا گیا تھا۔

انڈین فورس نے دادا حضور کے مزار کے قریب پکٹ لگائی۔ نزدیک کرم کلیہ عورت کا گھر تھا۔ اُسے تنگی ہوئی۔ مزار شریف پر دعا مانگی۔ پکٹ وہاں سے چلی گئی کیونکہ دشمن کے سپاہیوں کو وہاں پر سانپوں نے کھانا شروع کیا۔ اسی طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ لوگ دربار پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ میرے دادا صاحب مرحوم پنج گرائیں راجوری میں سیّد گلاب شاہ صاحب مرحوم کے گھر گئے اور اپنے بیٹے سیّد رسول شاہ کی شادی ان کی بیٹی سے کروائی اور میں سیّد یوسف شاہ اور صدیق شاہ ان کے ہاں پیدا ہوئے۔ سیّد گلاب شاہ صاحب اور ان کی اولاد نے 1947ء میں اپنے علاقہ کو انڈین کے قبضہ کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ شاہ صاحب نے میرپور پنڈی سکھر وال کے مقام پر وفات پائی۔ وہاں پر مائی کلی کے دربار کے اندر ان کی آخری آرام گاہ ہے اور ان کی اولاد میں سے مولوی نور محمد شاہ صاحب سب سے چھوٹے بیٹے تھے جو بعد میں نکیال آ کر مقیم ہوئے۔ اللہ پاک کے کرم سے میرے دادا حضور بارہ سال کے روزہ کے بعد دنیا سے رخصت ہوئے۔

میرے نانا حضور سیّد گلاب شاہ مرحوم راتوں کو جاگنے والے، عبادت گزار ہوئے ہیں۔ ان کے خادم مولوی سراج دین نے بتایا کہ وہ اونچی آواز سے مسجد کے صحن میں قرآن پاک پڑھتے تھے اور وہاں شیر آیا کرتا تھا اور قرآن سنا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی شیر کو منع کریں، صبح سے پہلے چلا جائے ورنہ

Marfat.com

نمازیوں کو مارے گا۔شاہ صاحب نے فرمایا! سراج دین فکر نہ کرو، یہ ایسا نہیں کرے گا۔

یہاں یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ سیّد میراں عبدالستار شاہ مرحوم اور ان کے آباؤ اجداد سیّد میراں نار شاہؒ و سیّد میراں سلطان شاہ بادشاہؒ جن کے مزار موہڑہ نارہ والی سڑک اور خط متارکہ کی طرف سے بالاکوٹ گاؤں سے نیچے کی طرف قریب ڈیڑھ میل تک آئیں یہاں ایک محلہ نارہ بالا واقع ہے۔ بہت پرانا قبرستان ہے۔ پرانے کھو کے درخت ہیں۔ مسجد ہے۔ درس بزرگوں کے نام سے چل رہا ہے۔اکثر لوگ وہاں بھی زیارت پر جاتے ہیں۔ایک بات مشہور چلی آ رہی ہے کہ سادات گرامی اپنے محلے سے انڈیا جا رہے تھے۔اس سے پہلے ایک بڑی نیاز کا بندوبست کیا گیا۔سیّد میراں شاہ مرحوم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ لکڑی کا خشک اور جلا ہوا حصہ آگ بجھا کر زمین میں گاڑ دو۔دعا کی کہ ہماری واپسی تک ان شاء اللہ یہ بہت بڑا کھو کا درخت ہوگا۔ایسا ہی ہوا۔یہاں پر چند پتھروں پر نشانیاں موجود ہیں۔دادا حضور کو خواب میں سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ آتے رہے اور فرماتے رہے مجھے دھڑا نکیال سے دُھروتی موہڑہ لے جایا جائے چونکہ سائیں صاحب حضور اِن ہی پیروں کے مرید چلے آئے تھے اور ذاتی معاملات بھی ان سے طے کرتے تھے۔پیر صاحب نے اس کا بندوبست کر کے لوگوں کے بڑے جُھرمٹ میں سائیں صاحب کو دھڑا سے موہڑہ لایا۔اس وقت وقت کی ڈوگرہ حکومت نے مداخلت کی لیکن مسلمانوں کے اتحاد اور مل جل کر بڑی انسانی تعداد کی وجہ سے ان کی نہ چلی۔تین دن تک سائیں صاحب حضور کا جنازہ باہر رہا اور ان کی دوبارہ 250 سال بعد حجامت بنوائی گی اور پیر عبدالستار شاہ صاحب نے دوبارہ جنازہ کروانے کے بعد سپردِ خاک کر دیا۔یہ باتیں میں نے اپنے والد صاحب اور مستری سائیں علم دین موہڑہ والے مرحوم اور سائیں عالم دین دھڑا نکیال والے مرحومین سے الگ الگ اوقات میں سنی ہیں۔تجسس ہوا۔اس وقت میرے حقیقی چچا 1947ء کے بعد نکیال میں پہلے پہلے ایس ایچ او تھے ان سے پوچھا۔انہوں نے بتایا کہ سائیں لوگ ہمارے اسلاف کے مرید نہیں۔سادات کو ماننے والے ہیں۔اس لئے پیر سیّد میراں عبدالستار شاہ صاحب نے ان کی مرضی کے مطابق سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کشائی کروا کر موہڑہ میں لا کر ان کا دوبرہ کفن دفن کر کے یہ بات ثابت کر دی تھی کہ اللہ والے مرتے نہیں صرف دنیا سے پردہ کر جاتے ہیں اور ان کی رسائی اللہ

Marfat.com

پاک اور نبی پاک ﷺ سے قیامت تک رہے گی۔ مسلمان سُنّی حنفی عقیدہ اس پر قائم ودائم ہے۔ خدا ہمارے ایمان کو سلامت رکھے۔

نیز مجھے قاری علامہ طالب حسین صاحب نے یہ بھی بتایا کہ کٹھیڑا میں بابا منصور رہتے تھے۔ ان کی زبانی میں نے سنا کہ بابا کملار رحمتہ اللہ علیہ کی حجامت جس حجام نے بنائی تھی اس سے ذرا اُسترا جسم کو لگ گیا تھا، خون نکلا۔ خون نکالنے والا شخص کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

سیّد محمد یوسف شاہ کاظمی (ر) ڈی ایس پی حال نزد مسجد فیضان مدینہ نکیال غربی ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

راجہ رسمی خان رحمتہ اللہ علیہ ڈھروتی مینڈر فتح پور تھکیالہ

علاقہ تھکیالہ پڑاوہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ 1947ء سے قبل یہ تحصیل مینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر کا حصہ تھا۔ اس علاقہ کا حصہ تھکیالہ علاقہ کی مشہور قوم تھکیال کے نام سے منسوب ہے اور علاقہ پڑاوہ میں ڈومال قوم کی اکثریت آباد ہے۔ آپ راجی کے زمانہ میں علاقہ تھکیالہ پڑاوہ میں تھکیالہ اور ڈومال قومیں برسر اقتدار رہی ہیں۔ یہ علاقہ 1947ء تک تحصیل مینڈر کی نیابت تھی۔ 1947ء کے بعد آزاد ہو کر ضلع میرپور میں شامل ہوا اور 1974ء میں ضلع کوٹلی بننے پر اسے تحصیل کا درجہ دیا گیا۔ اب یہ علاقہ تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر کے نام سے موسوم ہے۔ تحصیل ہیڈکوارٹر سے تقریباً 12/13 کلومیٹر مشرق کی جانب موضع ڈھروتی واقع ہے جہاں کے قدیم قبرستان میں راجہ رسم دیو، بعد ازاں راجہ رسمی خانؒ کا مزار شریف ہے۔

راقم الحروف مہاجر 1965ء موضع بھاٹہ ڈھوڑیاں علاقہ ناڑ فیروزالاں تحصیل مینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر کا ہے اور 1968ء سے علاقہ فتح پور تھکیالہ میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر مڈل/ہائی سکول اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، پرنسپل ہائیر سیکنڈری وغیرہ مختلف عہدوں پر تعینات رہا اور اس علاقہ میں قریہ قریہ جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ مقامی روایات کے مطابق قدیم قبرستان میں ایک کچی قبر کے متعلق بیان کیا جاتا تھا کہ یہ راجہ رسمی خانؒ کی قبر ہے۔ راقم الحروف نے بھی کئی بار اس قبرستان میں

Marfat.com

خصوصاً اس قبر شریف پر فاتحہ خوانی کی۔ ہمسائیگان/ بزرگان سے استفسار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ قبر اس علاقہ میں تھکیال برادری کے جدِ امجد راجہ رسمی خانؒ کی ہے۔

مولانا محمد دین فوق نے اپنی مشہور تاریخی کتاب تاریخ اقوام پونچھ میں تھکیال قوم کے حالات صفحہ نمبر 264 تا 279 پر درج کیے ہیں۔ صفحہ نمبر 266 پر تھکیال خاندان کا تعلق راجگان اجودھیا سورج بنسی سے بتایا جاتا ہے۔ ریاست بھمبر کے آخری تھکیال راجہ سیری پت کی وفات کے، بعد ان کے داماد چپ چند نے ریاست بھمبر پر قبضہ کر لیا۔ تھکیالوں نے مزاحمت کی۔ کچھ مارے گئے اور بقیہ راجہ رستم دیو کی سرکردگی میں بھمبر چھوڑ کر اس علاقہ میں چلے آئے جو اَب تھکیالہ کہلاتا ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ نمبر 271 کے مطابق تھکیال تیرہویں صدی عیسوی میں بھمبر سے نقل مکانی کرتے ہیں۔ اگلے صفحہ پر راجہ رستم دیو بعد میں راجہ رسمی خان مرحوم کی قبر موضع دُھروتی میں تحریر کی ہے۔ بعض کے مصنفین نے مولانا محمد دین فوقؒ کی پیروی کی ہے۔

(ر) جسٹس محمد اکرم خان مظفر آبادی نے نومبر 2000ء میں "نسب نامہ تھکیال خاندان" مرتب کی ہے جس کے مندرجات خاصے معلوماتی ہیں۔ اگرچہ نسب نامہ کے اعتبار سے یہ بھی نامکمل اور وضاحت طلب ہے۔ آپ شجرہ نسب کے صفحہ نمبر 5 آئٹم نمبر 14 پر لکھتے ہیں۔

"راجہ رسمی دیو مابعد رسمی خان راجہ کنبھ لیسر جگدیو کی اولاد سے تھا جو بائیس دھار علاقہ جموں سے 803 ہجری میں نقل مکانی کر کے گہتون پہنچا۔ گہتون کو اب تھکیالہ کہا جاتا ہے۔ آج بھی ایک جگہ کا نام دھار گہتون ہے"۔

اسی شجرہ نسب کے آئٹم نمبر 72 پر لکھتے ہیں۔ "بہر حال جب تھکیال راجپوتوں کو راجہ چپ چند نے بھمبر سے نکال دیا تو یہ لوگ بھاگ کر گہتون آ گئے جسے مابعد انہوں نے تھکیالہ کا نام دیا۔

ڈاکٹر محمد صادق ملک نے اپنی کتاب تاریخ ملکاں جموں وکشمیر کے صفحہ نمبر 697 پر راجہ بھمبر سری پت تھکیال کا دورِ حکومت نمبر 1398ء تا 1430ء تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ 1430ء میں چپ چند نے تھکیال خاندان سے اقتدار چھین لیا تھا۔ اس طرح ڈاکٹر محمد صادق ملک کے مطابق تھکیال پندرہویں صدی عیسوی میں بھمبر سے بے دخل ہوئے۔

Marfat.com

اقوام پاکستان کا انسائیکلو پیڈیا مرتبہ انجم سلطان شہباز اور تاریخ پہاڑی قبائل مرتبہ خوش دیو مَنی میں مولانا محمد دین فوق مرحوم کے بیان کردہ حالات کی تقلید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تاریخی کتاب راقم الحروف کی نظر سے نہیں گزری۔ راجہ رسی خانؒ کے حالات بھی جدِ امجد قوم ٹھکیال اور دُھروتی میں قبر شریف کا ذکر ہوا ہے اور بس۔

اکابرین قوم ٹھکیال اور قوم ڈومال ہمیشہ سے یعنی آپ راجی کے زمانہ سے لے کر تا حال ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہے ہیں۔ سردار فتح محمد خان کریلوی مرحوم کو بارہ سال تک کشمیر اسمبلی (پرجا سبھا) میں ممبر قانون ساز اسمبلی بنانے میں علاقہ کی دیگر برادریوں فیروزال گکھڑ، ملدیال، دُلی وغیرہ کے ساتھ ساتھ ٹھکیال برادری کا تعاون بھی حاصل رہا ہے۔ 1970ء میں آزاد جموں وکشمیر میں پہلے جمہوری انتخاب میں متفقہ طور پر سردار فتح محمد خان کریلوی کے فرزند ارجمند سردار سکندر حیات خان کو اس علاقہ کی تمام برادریوں نے متفقہ طور پر انتخاب لڑنے کے لئے نامزد کیا۔ وہ ممبر اسمبلی کامیاب ہو کر وزیر مال بھی بنے۔ دریں اثناء ٹھکیال برادری کو یہ احساس پیدا ہوا کہ ان کا کوئی فرد بھی انتخاب میں حصہ لے اور سردار سکندر حیات خان ان کے حق میں دستبردار ہو جائیں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور سردار سکندر حیات خان 1985ء میں انتخاب میں حصہ لے کر ممبر قانون ساز اسمبلی کامیاب ہوئے اور ریاست کے وزیر اعظم بن گئے۔ ٹھکیال برادری نے آزاد اُمیدوار کھڑا کیا جو کامیاب نہ ہو سکا۔ چنانچہ ٹھکیال برادری نے آئندہ کے لئے منظم ہو کر سیاسی طور پر مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ اس طرح بعض اکابرین کی ایماء پر نوجوانوں کی تنظیم (ٹھکیال سٹوڈنٹس آرگنائزیشن T.S.O) تشکیل دے کر برادری کو یک جا کرنے کی سعی کی گئی۔ راجہ رسی خان مرحومؒ کی قبر پختہ کی گئی۔ مزار شریف تعمیر کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سردار احمد حسین خان صاحب کو صدر منتخب کیا گیا۔ چنانچہ کمیٹی کی زیر سرکردگی مزار شریف تعمیر ہوا۔ متصل درس شریف کی ابتداء کی گئی اور مولانا عصمت اللہ خان بالاکوٹی کی سربراہی میں درس و تدریس کا کام شروع ہوا اور ہر سال مئی کے آخری ہفتہ میں عرس شریف بھی منایا جاتا ہے۔ یہ چشم دید حالات درج ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں "واللہ اعلم"۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت بابا سائیں حسین علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ ٹاؤن فتح پور تھکیالہ

آپ کا مزار شریف تحصیل ہیڈ کوارٹر فتح پور تھکیالہ کے مغربی حصہ میں جہاں سے پختہ سڑک کوٹلی کی جانب جاتی ہے ایک قدیم قبرستان میں واقع ہے۔ نزدیک ہی اڈہ لاریاں، مرکزی جامع مسجد غوثیہ/ دارالعلوم اسلامیہ قادریہ فتح پور، آرمی گراؤنڈ، سردار فتح محمد کریلوی مرحوم کا مزار، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، دوکانات وغیرہ ہیں۔ ایک پختہ سڑک جندروٹ کی جانب جاتی ہے۔ آپؒ کے بارہ میں کسی کتاب میں ذکر نہیں۔ صرف زبانی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ قاری طالب حسین قادری مہتمم دارالعلوم اسلامیہ قادریہ فتح پور تھکیالہ روایت کرتے ہیں کہ یہاں پر تر ناڑی کی جھاڑیوں کے جھنڈ میں ایک قبر تھی جس پر بابا فتح عالم خان نمبردار کھنڈہار آ کر فاتحہ خوانی اور دیکھ بھال کرتے تھے۔ کوئی نمایاں صورت نہ تھی۔ نزدیک ہی ملٹری ہیڈ کوارٹر تھا۔ اُن دنوں یہاں 16- آزاد کشمیر رجمنٹ تعینات تھی جس کے خلاف سیکورٹی رپورٹ ہوئی کہ اس کے مقامی جوان گھروں کو چلے جاتے ہیں صحیح ڈیوٹی نہیں کرتے۔ چنانچہ اس یونٹ کا یہاں سے تبادلہ ہو گیا۔ جانے سے پہلے ایک دن شام کو اس یونٹ کے کرنل صاحب اس طرف آئے اور بابا فتح عالم خان کو کہا کہ ہمارے لئے صاحب قبر کی وساطت سے دعا کرو کہ تبادلہ مہینہ بھر کے لئے رُک جائے۔ بعد میں ہم باعزت یہاں سے جائیں۔ میں ایک بکرا نیاز دوں گا۔ بابا نے دعا کی۔ کچھ دنوں بعد جی ایچ کیو سے تبادلہ کی منسوخی کا حکم آ گیا۔ کرنل صاحب نے بکرا نیاز دی۔ قبر سے جھاڑیاں وغیرہ کٹوا کر درست کی۔ آس پاس پتھروں کا چبوترہ بنوایا۔ لوگ نیازیں/ چڑھاوے چڑھانے لگے۔ مرادیں بھی پوری ہونے لگیں۔ بعد ازاں مرزا عبدالقیوم ڈرائیور اور دیگر عقیدت مندوں نے مولانا محمد یوسف خان قادری مرحوم خطیب اعظم جامع مسجد غوثیہ بھنگار گالہ حال فتح پور سے فتویٰ لے کر ان کی سرکردگی میں قبر شریف پر کچا کمرہ بنوایا جسے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پختہ مزار شریف کی صورت میں تعمیر کی گئی۔ بابا فتح عالم خان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے سائیں غلام محمد خان اور پھر دوسرے بیٹے اللہ دتہ خان المعروف پیر اندتہ خان مجاور رہے۔ اب بابا فتح عالم خان کے پوتے محمد اعظم خان ولد بابا اللہ دتہ خان کے زیر نگرانی مزار شریف کا انتظام ہو رہا ہے۔ لوگ نیازیں چڑھاتے

Marfat.com

ہیں۔ سالانہ عرس شریف بھی ہوتا ہے اور اس دربار کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ دیگر معمر لوگ بھی اسی قسم کی روایات بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں موجودہ منتظم/ مجاور سردار محمد اعظم خان ایڈووکیٹ سے بسلسلہ تحقیق سوانح حیات حضرت بابا حسین علی شاہؒ رجوع کیا گیا۔ انہوں نے تحریری طور پر حالات لکھ دیئے ہیں جو کہ مختصراً درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت بابا حسین علی شاہؒ کا خاندان ہندوستان سے کشمیر آیا۔ آپؒ بچپن ہی سے خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ بات چیت نہ کرتے تھے۔ لگ بھگ چودہ پندرہ سال کی عمر میں والدین سے علیحدہ ہو کر کشمیر راجوری کی جانب سے شاہلی چیڑ کراس کر کے ڈھروتی موہڑہ آئے اور مولانا نور محمد خان محدث تھکیالوی کے محلہ میں چند روز رہے۔ بعد میں وہاں سے غائب ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد بھنگار گالہ جہاں اب اُن کا مقبرہ ہے درختوں کے جھنڈ میں قیام کیا۔ اس نے مقبرہ شریف کے پہلے خدمت گار بابا فتح عالم خان مرحوم جو راقم الحروف محمد اعظم خان ایڈووکیٹ کے دادا جان تھے بیان کیا کرتے تھے کہ بابا حسین علی 1880ء میں یہاں بھنگار گالہ آئے۔ کچھ دن اِدھر گھومتے رہے۔ آخر مقبرہ والی جگہ ترناڑی کے درختوں کے جھنڈ میں چھپ کر آرام کرنے لگے۔ آپ درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ نزدیک ہندوؤں کی آبادی تھی۔ گنگارام عطر چند وغیرہ ہندوؤں نے شور مچایا کہ یہاں کوئی پاگل مجذوب آدمی درختوں میں چھپا ہوا ہے نزدیک پانی کے تالاب پر ہماری بھینسیں بھیڑ بکریاں جانے سے ڈرتی ہیں۔

آخر کار بابا فتح عالم خان نمبردار کو بلا کر درختوں میں تلاش شروع کی تو ایک مرد قلندر سویا ہوا نظر آیا جو صرف آنکھیں کھول کر دیکھتا تھا مگر کوئی بات نہ کرتا تھا۔ چند دنوں کے بعد وہ بزرگ اِسی جگہ فوت ہو گئے۔ بابا فتح عالم خان کا ہندوؤں کے ساتھ نمبرداری کا جھگڑا چل رہا تھا۔ گنگارام براہمن نے ڈھروتی موہڑہ پولیس سٹیشن پر رپورٹ درج کرائی کہ پردیسی شخص کو قتل کیا گیا ہے اور نعش فتح عالم خان نمبردار کی زمین پڑی ہوئی ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر علاقہ تھکیالہ پڑاوہ کے تمام نمبرداروں کو بلا کر پابند کیا۔ آخر کار باقی کو فارغ کر کے صرف فتح عالم خان نمبردار کو گرفتار کر کے تفتیش جاری رکھی گئی۔ اسی اثناء میں بابا حسین علی کے ایک چچا اور کچھ اشخاص ڈھونڈنے آئے۔ پولیس تھانہ ڈھروتی رپورٹ درج

Marfat.com

کرائی۔ پولیس نے بتایا کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ ملزم گرفتار کیا گیا ہے۔ وارثوں نے کہا کہ وہ مجذوب اور خدادوست تھا۔ جنگلوں میں گھومتا رہتا تھا۔ ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ جلدی وفات پا جائے گا۔ وصیت کے مطابق ہم معاف کرتے ہیں۔ اسے دفنادیا جائے۔ انہوں نے بیان قلمبند کرائے کہ اس کا نام حسین علی ہے اور والد کا نام علی شاہ ہے۔ انہوں نے فتح عالم خان سے ملاقات کر کے تجہیز و تکفین کا کام ان کے سپرد کیا اور واپس چلے گئے۔

بابا فتح عالم خان نے گھر آ کر والدہ صاحبہ کی چادروں اور کپڑا کفن بنا کر دفن کرایا۔ بابا فتح عالم خان کا کہنا تھا کہ اس کے بعد ڈر کے مارے کہ شاید پولیس دوبارہ گرفتار نہ کر لے بھاگ کر گولڑہ شریف چلا گیا۔ تقریباً دس سال وہاں جھاڑو دیتا رہا۔ وہاں سے حکم ہوا کہ پیر حیدر شاہ قلندر کے پاس پناگ شریف چلے جاؤ۔ یہاں آیا تو پیر حیدر شاہؒ نے ساتھ رکھ لیا۔ رات کو دریا پر لے جاتے ہوئے بعض دفعہ ساری ساری رات دریا پر گزر جاتی۔

تقریباً پندرہ سال کے بعد پیر حیدر شاہؒ نے میرے اصرار پر مجھے بیعت کیا اور بتایا کہ آپ کے گھر کے قریب ایک بزرگ دفن ہیں۔ ان کی قبر پر جا کر خدمت کرنا ہوگی۔ اس سے پہلے مائی طوطی صاحبہ کھوئی رٹہ والی کے پاس جانا۔ مائی طوطی صاحبہ ٹھکیالہ پڑاوہ کی رہنے والی تھیں۔ شادی موضع بناہ ہوئی تھی۔ گھر آباد نہ ہوئیں۔ بھاگ کر درکوٹی یا ارد گرد چلی جاتی تھیں۔ بابا کملا بادشاہؒ نے کہا کہ دوستو! اُسے تنگ نہ کرو۔ وہ بہت ہوشیار ہے اور طوطی سی طبیعت کی مالکہ ہے۔ چنانچہ اُن کا نام طوطی پڑ گیا۔ اصل نام کچھ اور تھا۔ یہ کہنے پر مائی طوطی کی دنیا بدل گئی اور بھاگ کر مقام کھوئی رٹہ قیام کیا۔

بابا فتح عالم خان حسب الحکم پیر حیدر شاہ قلندرؒ کے مائی طوطی کے پاس گئے۔ بابا روٹی اور انڈے کے چل پکا کر لے گئے تھے۔ اُن پر دعا کی، کچھ روٹی کھائی اور باقی تقسیم کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا نے بابا فتح عالم خان کو فرمایا کہ بابا جی آپ کو خدمت کی عادت پڑ گئی ہے۔ پیر حیدر شاہ، بابا کملا اور میں نے آپ کو بابا حسین علی کا خدمت گار بنا لیا ہے۔ وہاں جاؤ اور خدمت کرو۔ چنانچہ بابا فتح عالم خان بھنگار گالہ آئے اور بڑی تلاش کے بعد درختوں کے جھنڈ کے نیچے قبر تلاش کر کے ارد گرد کے درخت کاٹے اور دن خواب میں درج جل گئے۔ نیچے قبر اور ٹل وغیرہ نشانات دیکھے۔ از سرِ نو تعمیر کی۔ میں نے

Marfat.com

دیوار لگا کر پابند لگا دی۔ ایک دن ہندوؤں کی بھینس قبر پر چڑھ آئی۔ میں پریشان ہوا۔ دعا کی، گنگا رام عطر چند کی دو تین بھینسیں باڑی میں مری ہوئی ملیں۔ ہندوؤں نے ڈر کر نیاز مانی۔ ایک بکری کے دو بکرے تھے۔ ایک کمزور اور دوسرا مضبوط۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمزور بکرا بڑا ہوگا تو نیاز چڑھائیں گے۔ چنانچہ کمزور بکرا صحت مند ہونے لگا اور صحت مند بکرا کمزور ہونے لگا۔ دونوں بکرے جنگل میں گئے۔ شیر نے بابے والے بکرے کو چھوڑ دیا اور دوسرے کو کھا گیا۔ اس طرح ہندو بھی پریشان ہو کر ماننے لگے۔ 48-1947ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں چپقلش کے بعد گنگا رام اور عطر چند مارے گئے۔ سردار فتح محمد خان کریلوی کی سرکردگی میں یہ علاقہ ڈوگروں سے آزاد کرالیا گیا۔ بابا فتح عالم خان فرماتے تھے کہ میں نے ساری زندگی خدمت میں گزاری۔ جھاڑو دیتا رہا۔ ایک دن سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ باباؒ نے فرمایا فکر نہ کرو روٹی لنگر سے ملے گی۔ دوسرے دن پونٹ کا انگریز کرنل اس طرف آیا۔ میں نے فوج کا نعرہ لگایا۔ کرنل کے پوچھنے پر باباؒ کے حالات بتائے۔ اس نے فوج کے لنگر سے روٹی لگا دی۔ بابا فتح عالم خان 1968ء میں وفات پا گئے اور اپنے بیٹے سائیں غلام محمد خان کو خدمت گار مقرر کیا کیونکہ بڑا بیٹا اللہ دتہ خان نمبرداری کا کام کرتا تھا۔ کسی غلطی کی وجہ سے باباؒ نے بڑے بیٹے اللہ دتہ خان کو کہا تم خدمت کے لئے آؤ اور قران خوانی کرو۔ تقریباً 20 سال تک اللہ دتہ خان المعروف پیر اندتہ خان سے خدمت کی۔ انہوں نے وفات سے قبل اپنے بیٹے سردار محمد اعظم خان ایڈووکیٹ کو خدمت کے لئے مامور کیا۔ انہوں نے آج تک خدمت کا سلسلہ قائم رکھا ہوا ہے۔ خود نگرانی کرتے ہیں۔ عرس شریف کرواتے ہیں۔ بابا حیدر علی شاہؒ کا کوئی وارث یا متولی نہ ہے۔ بابا فتح عالم خانؒ اور اُن کی اولاد ہی خدمت کرتی چلی آرہی ہے اور یہی روحانی ورثاء کا درج رکھتی ہے۔

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

دربارِ عالیہ حضرت پیر مختار حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ سُکاکس شریف متھرانی فتح پور تھکیالہ

حضرت پیر سید مختار حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شریف بمقام سُکاکس شریف موضع متھرانی تحصیل فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں واقع ہے۔ مزار شریف نکیال کھوئی رٹہ پختہ سڑک کے کنارے اوپر کی طرف چیل، کہو اور یوکپلٹس کے درختوں کے درمیان ہے۔ خانقاہ شریف کے اندر پیر مختار شاہؒ کا مزار ہے جبکہ باہر سید بغداد حسین شاہؒ، کالو شاہؒ، سید صابر حسین شاہؒ اور دیگر قبور ہیں جو کہ خاندان سادات کی ہیں۔

آپ کے آباؤ اجداد قبیلہ سادات کا تعلق پیر مکی رحمتہ اللہ علیہ لاہوری سے جاملتا ہے۔ سید علی شاہؒ، سید میراں شاہؒ مدفون ڈبسی اور سید عشق علی شاہؒ تینوں بھائی تھے۔ سید علی شاہؒ کے ایک بیٹے حضرت پیر گودڑ شاہ رحمتہ اللہ علیہ دربار عالیہ ڈبسی شریف فتح پور تھکیالہ میں ہے اور ان کی اولاد اب بھی وہاں پر آباد ہے۔ دوسرے بیٹے سید فتاح شاہؒ تھے جن کے تین بیٹے سید برکت شاہؒ، سید روڈے شاہؒ اور سید نادر علی شاہؒ تھے۔ سید نادر علی شاہؒ کے تین بیٹے سید بالا شاہؒ، سید نواب علی شاہؒ اور پیر سید مختار حسین شاہؒ تھے۔ پیر مختار حسین شاہؒ کے چھ بیٹے سید سائیں شاہؒ، سید کالو شاہ، سید میراں شاہ، سید حاکم شاہ، سید بغداد حسین شاہؒ اور سید صابر شاہؒ ہوئے ہیں۔

سید مختار حسین شاہؒ تحریک آزادی کشمیر 1947ء کے دوران مع قبیلہ مہاجر ہو کر پہلے موضع ڈبسی اور پھر موضع متھرانی تحصیل میہنڈر حال فتح پور تھکیالہ آباد ہوئے۔ موضع رھیلاں گوہلد تحصیل میہنڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر سے مہاجر ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ متھرانی قیام کے بعد آپؒ واپس رھیلاں شریف چلے گئے اور پھر پاک بھارت جنگ 1965ء کے دوران دوبارہ مہاجر ہو کر موضع متھرانی چلے آئے۔ آپؒ نے 21 جنوری 1974ء میں موضع سُکاکس متھرانی میں وفات پائی جہاں اب آپ کا مزارِ پاک ہے۔ آپؒ کا عرس مبارک ہر سال 21 جنوری عیسوی 8 ماگھ بکرمی ہوتا ہے۔ لوگ نیازیں مانتے ہیں۔ مرادیں پوری ہوتی ہیں اور فیوض و برکات کا سلسلہ جاری ہے۔

دربارِ عالیہ شریف کے گدی نشین آپؒ کے بیٹے بغداد حسین شاہؒ رہے جو انتہائی متقی، پرہیزگار اور سلف سادات کی پہچان تھے۔ کچھ عرصہ مدرس اور پھر محکمہ مال آزاد کشمیر میں گرداور کے طور پر

Marfat.com

ریٹائر ہوئے۔ راقم الحروف بحیثیت اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز تحصیل نکیال ضلع کوٹلی، تعلیمی دوروں کے وقت آپ کے پاس حاضری دے کر نیاز حاصل کرتا رہا۔ آپ بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے بیٹے انتظار حسین شاہ اور زبیر حسین شاہ موجود ہیں۔ آپ کا دولت خانہ دربار شریف کے نزدیک ہے۔ دربار شریف پر آنے والوں کی حوصلہ افزائی، لنگر وغیرہ حضرت بی بی صاحبہ بیوہ سید بغداد حسین شاہؒ کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ آپ کے بڑے بھائی سید سائیں شاہؒ کے ایک بیٹے حضرت مولوی سید غلام رسول شاہ صاحب خطیب جامع مسجد چونگی نمبر 1 چترپڑی میرپور آزاد جموں وکشمیر جید عالم دین اور متقی و پرہیزگار بزرگ ہیں۔ عرس شریف کا اہتمام مائی صاحبہ کے بیان کے مطابق مولوی غلام رسول شاہ اور زبیر حسین شاہ متفقہ طور پر کرتے ہیں۔ علاقہ کے لوگ مریدین بھی عرس پاک میں حصہ لیتے ہیں۔

حضرت پیر سید مختار حسین شاہؒ کی کرامات جو کہ خاندان اور عوام علاقہ میں مشہور ہیں۔ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت ممدوحؒ نے جامع مسجد دھرمسال مہینڈر بڑی تگ و دو کر کے عورتوں سے ایک ایک مٹھ آٹا جمع کر کے اور چندہ وغیرہ لے کر تعمیر کروائی۔ آپؒ اسی مسجد شریف میں نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ جب بارش کی وجہ سے نالے میں طغیانی آ جائے تو مسجد شریف میں جانے کیلئے آپ کے راستے سے پانی دور ہو جایا کرتا تھا یا آپ ہوا میں اُڑ کر چلے جایا کرتے تھے۔

۲۔ آپ جامع مسجد مہینڈر میں امامت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے مریدین، عقیدت مندان اور عوام الناس بھی یہی چاہتے تھے لیکن ایک مولوی صاحب مسجد پر قبضہ کر کے امامت کروانا چاہتے تھے۔ مولوی صاحب نے عوام میں عقیدت ختم کرنے کے لئے نماز کے دوران آپ کی سفید چادر میں آگ کے جلتے انگارے باندھ دیئے۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر چادر کھولی اور آگ کے انگارے پھول بن چکے تھے۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب! اپنی چیز چادر سے لے جاؤ۔ انگارے پھول بن چکے تھے اور چادر بے داغ تھی۔

۳۔ رھیلاں شریف گوہلد اور یہاں متھرانی بھی آپ کی قبر پر جمعرات کے دن شیر حاضری دیتا

Marfat.com

ہے۔ گھر پر دیو پریاں آتی دکھائی دیتی تھیں۔ ان کے بیٹے صابر شاہؒ فرماتے رہتے تھے مجھے سونے دو۔

۴۔ ایک بار متھرانی گھر میں آگ لگ گئی۔ آپ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اطمینان کے ساتھ سلام پھیر کر اہل خانہ کو کہا۔ افراتفری نہ کرو۔ آگ جہاں پر لگی ہے بجھ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۔ ایک چالیس سالہ بے اولاد عورت نے آکر اولاد کے لئے دعا کرنے کو کہا۔ آپ نے مکئی کے دانے کھانے کے لئے دیئے۔ اُسے بچی پیدا ہوئی۔ آپ کے پاس لے گئی۔ آپ نے فرمایا، یہ بچہ ہے، دیکھ لو۔ چنانچہ بچہ لے کر گھر گئی۔

۶۔ 1947ء میں ہندو کافروں کی فوج لوگوں کو قتل کرتی تھی۔ مالل شریف میں سید گھرانے جلا دیئے تھے لیکن انہوں نے آپ کا بیگ اٹھایا اور کہا بابا چلے جاؤ قتل نہیں کیا۔

۷۔ پیر حیدر شاہؒ پناگ شریف والے متھرانی آئے۔ آپ انہیں ملنے کے لئے گئے لیکن وہ اچانک آپ کو ملنے کے لئے راستے میں آ گئے۔ قلب جاری تھا۔ پیشاب بیٹھتے وقت زبان منہ سے باہر نکال لیتے تھے۔

۸۔ آپ 154 سال کی عمر میں واصل حق ہوئے۔ عینک کے بغیر کلام پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ نے ساری عمر مرچ، نمک وغیرہ استعمال نہیں کیے۔ صرف مکئی کی روٹی دودھ کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

۹۔ جب آپ نے 1974ء عیسوی میں وفات پائی تو سردار فتح محمد خان کریلوی جو آپ کے عقیدت مند تھے نے اپنی نگرانی میں تجہیز و تکفین کرائی۔ قبر کھودتے وقت ایک سخت پتھر آ گیا۔ سردار صاحب کریلویؒ نے قبر میں داخل ہو کر پتھر کو توڑا تو اُس کے نیچے سے چار پتھر کے تختے تھے جنہیں پہاڑی زبان میں پھلے کہتے ہیں جو قبر پر ڈالے گئے۔

۱۰۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکان کے برآمدے میں چار پانچ ماہ کے لئے سویا کرتے تھے۔ چارپائی بڑے بڑے پایوں والی تھی جو اب بھی موجود ہے۔ چارپائی کے نیچے شیر آ کر بیٹھ جایا کرتا تھا۔ آپ کے وصال شریف کے بعد شیر مزار شریف پر ہر جمعرات کو آتا ہے۔ چارپائی اور تھڑہ بطور تبرک

Marfat.com

موجود ہیں۔

اا۔ علاقہ میں جب مویشیوں کی بیماری گل گھوٹو وغیرہ آجاتی تھی تو آپ اپنی لاٹھی دیتے تھے جس کے پھیرنے سے بیماری رفع ہوجاتی تھی۔آپؒ صاحب کرامت اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

سائیں فیضا رحمتہ اللہ علیہ بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر۔پونچھ کشمیر

سائیں فیضاؒ کا مزار شریف موضع بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ جموں وکشمیر میں ہے۔آپ کا اصل نام فیض محمد خان تھا۔والد صاحب کا نام حیدر خان قوم فیروزال گکھڑ سکنہ بھاٹہ دھوڑیاں کے رہنے والے تھے۔بچپن سے گاؤں کے چوکیدار رہے لیکن اُن کا دل دنیاوی کاموں میں نہیں لگتا تھا۔سارا دنیاوی کام چھوڑ کر فقیری کی طرف راغب ہوگئے۔آپ کشف القلوب تھے اور بہت سی معلومات خود بخود بتا دیتے تھے۔دور دور سے لوگ معلومات پوچھنے کے لئے آتے تھے۔ایک بار سپر نٹنڈنٹ پولیس پونچھ نے کسی کیس کی نشاندہی کے لئے بلایا۔واپس ہوئے تو کسی دوسرے کام کے سلسلہ میں جیپ روانہ کی۔آپ جیپ سے پہلے ہی تقریباً 40 کلومیٹر فاصلہ طے کر کے گھر پہنچ چکے تھے۔آپ نے اپنی زندگی میں خاصی شہرت پائی۔آپؒ کے بیٹے پڑھے لکھے اور باوقار ہیں۔

Marfat.com

حضرت بابا فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ جندروٹ مہینڈر، فتح پور تھکیالہ

صوفی باصفا بابا فوجدار خان نقشبندی مجددی سلطانی رحمتہ اللہ علیہ موضع قمروٹی محلہ چڑون تریہ ضلع کوٹلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤاجداد موضع دان گلی علاقہ پوٹھوہار سے موضع بڑالی کوٹلی آئے جہاں پر گکھڑوں کے دورِ حکومت میں شہر تھا۔ آپ یہاں منتقل ہو گئے۔ رُستم خان کے مرزا برہان علی خان اور اُن کے دو بیٹے فوجدار خان اور کرم داد خان تھے۔ مرزا برہان علی خان نے اپنے زمانہ سے سرداران تھکیال لکڑاہ ڈبسی سے موضع جندروٹ مہینڈر میں اراضی خرید کی ہوئی تھی جہاں بعدازاں صوفی فوجدار خان منتقل ہو کر آباد ہو گئے۔ آپ محکمہ کسٹم ریاست پونچھ میں ملازم محالدار تعینات رہے اور علاقہ کی بہت سی جگہوں سنگھوٹ مہینڈر، بھمبر گلی، کریلہ، سیہڑہ، کلاہ وغیرہ میں تعینات رہ کر ڈیوٹی انجام دی۔

آپ حضرت قبلہ قاضی سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ چھچیاں شریف والوں کے مرید خاص اور خلیفہ مجاز تھے۔ اولیائے چھچیاں شریف کے حالاتِ زندگی کے سلسلہ میں لکھی گئی کتاب ''بیاضِ ریاض'' مرتبہ حاجی فیض عالم صاحب نقشبندی تاجپوری کے صفحہ نمبر 39 تا 41 پر قبلہ حضرت سلطان عالم چھچھوی رحمتہ اللہ علیہ کے چوالیس خلفائے کرام کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ اس فہرست میں نمبر شمار 14 پر جناب صوفی بابا فوجدار خان صاحب قمروٹی ضلع کوٹلی حال مدفون گلہار شریف تبدیلی حال خضری مسجد گل پور ضلع کوٹلی درج ہے۔ اِسی کتاب کے صفحہ نمبر 45 تا 46 درج ہے۔ ''بابا فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں دربارِ عالیہ چھچیاں شریف حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان عالم صاحب کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ ایک دن حضور نے ارشاد فرمایا۔ فوجدار خان ہمارے ہاں ایک مہمان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا نام محمد صادق ہوگا۔ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا اِن پر کرم ہوگا۔ یہ سن کر میں بہت حیران ہوا کہ آپ کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔ پھر وہ صاحب اِتنے باکمال ہوں گے جن کی تعریف حضرت قبلہ عالم فرما رہے ہیں۔ میں نے فوراً عرض کی

Marfat.com

حضور! کیا اِن بزرگوں سے میری ملاقات ہوگی۔ حضور بابا جی صاحب نے ارشاد فرمایا ہاں! فوجدار خان کئی بار ہوگی۔ بعد میں اپنے گھر چلا گیا۔ چھ ماہ بعد یہ خوشخبری ملی کہ حضور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک جلیل القدر فرزند عطا فرمایا۔ خوشخبری ملنے کے بعد میں دربارِ عالیہ حضور کی قدم بوسی اور مبارک بادی کے لئے حاضر ہوا۔ شرف ملاقات کے بعد کھانا کھایا۔ آرام کیا۔ ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوا تو حضور نے ارشاد فرمایا فوجدار خان! وہ مہمان ہمارے گھر تشریف لا چکے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تھا۔ آؤ تم کو اُن کی ملاقات کرائیں۔ تو حضور مجھے لے کر نیچے کمرہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے پاس جا کر قبلہ حضرت جی صاحب کو اٹھا کر لائے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ فوجدار خان یہ ہیں وہ مہمان جن کا ذکر میں نے تم سے کیا تھا۔ اب اُن کی زیارت و ملاقات کرلو۔ جب آپ کے چہرہ انور پر نظر پڑی حضرت بابا فوجدار نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے اسی کتاب میں ذکر کیے گئے واقعات صفحہ نمبر 38 تا 55، نمبر 109 تا 110، نمبر 197 تا 209 اقتباسات شامل کتاب ہذا کیے جاتے ہیں۔

اِسی کتاب کے صفحہ نمبر 254 پر درج ذیل ہے۔

مزارِ فیض آثار

صوفی باصفا حضرت بابا فوجدار خان نقشبندی مجددی سلطانی خلیفہ مجاز حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تاریخ وفات 27 ربیع الثانی 1380 ہجری بمطابق 19 اکتوبر 1960 عیسوی مابین شب چہار شنبہ و پنج شنبہ بوقت سحر۔

آپ کو جامع الفردوس کے تہہ خانہ میں ایک حجرہ میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد سائیں محمد اشرف روپی والوں کو بھی آپ کے پہلو میں جانب مشرق 9 مارچ 1976 عیسوی کو دفن کیا گیا۔

آپ کی منتقلی یعنی دونوں حضرات ایک ساتھ خضری مسجد گل پور دریا کے پار 27 اور 28 رمضان المبارک 1414 ہجری مطابق 11-10 مارچ 1994 عیسوی کی درمیانی شب عمل میں آئی۔ علاوہ ازیں مولانا محمد ابراہیم خان درّانی کابلی ساکن بھاٹہ دھوڑیاں تحصیل مہینڈر ضلع

Marfat.com

پونچھ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات بنام تاریخ برصغیر ہند، مرتبہ الحاج محمد فضل شوق کے صفحہ نمبر 44 پر ذیل شجرہ نسب درج ہے۔

شجرہ نسب ککھڑاں موضع قمروٹی علاقہ کوٹلی

- قابل شاہ
- ککھڑ شاہ
- بج خان
- مہپال خان
- مومن خان
- عاصی خان
- راجڑ خان
- سپہر خان
- منگ خان
- مہر خان
- لکھن خان
- قدو خان
- گل محمد خان
  - بیر خان
    - تاتار خان
    - آدم خان
    - لشکری خان
    - دیوان شمس خان
    - مرزا مقرب خان
    - رستم خان
      - مرزا برہان خان
        - فوجدار خان
        - کرم داد خان
  - بگا خان
  - فیروز خان
  - اسکندر خان

موضع قمروٹی علاقہ تھکیالہ شاہ غرب سے راستہ قمروٹی جاتا ہے۔

مزید برآں حضرت بابا فوجدار خان نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی و دیگر حالات معلوم کرنے کے لئے راقم الحروف مولف کتاب ہذا محمد فضل شوق بمعیت محمد شفیق کیانی نائب قاصد آف بکناڑا بنالہ تحصیل فتح پور تھکیالہ پیدل چل کر بمقام چھرون تریٹہ المعروف چونترپہ قمروٹی جہاں آپ کا خاندان آباد ہے مورخہ 20-08-2013ء کو گیا اور تحقیق کر کے حضرت بابا فوجدار خان رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی چھوٹے بھائی کرم داد خان کے بیٹے محمد اسماعیل خان المعروف عیسیٰ خان عمر اسی سال (تاریخ پیدائش مئی 1933 عیسوی کے گھر گیا۔ آپ ضعیف العمر اور عمر رسید ہیں۔ کمال یادداشت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

اُن کی زبانی بیان کیے گئے حالات بذیل درج کیے جاتے ہیں۔

متن انٹرویو محمد اسماعیل خان ولد کرم داد خان قوم گکھڑ سکنہ چونتر پہ قمروٹی تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد جموں و کشمیر تاریخ پیدائش مئی 1933ء حقیقی برادرزادہ حضرت بابا فوجدار نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ بابا فوجدار خان نقشبندی مجددی سلطانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی بیان کیا کہ ہمارے پڑدادا رُستم خان گکھڑ موضع دان گلی علاقہ پوٹھوہار سے بڑالی کوٹلی اپنے بھائیوں کے ساتھ آئے۔ بڑالی کے مقام پر گکھڑوں کی حکومت کے وقت شہر تھا وہاں آباد ہو گئے۔ بڑے بھائی رُستم خان کو شادی کروانا چاہتے تھے لیکن وہ انکار کرتے تھے۔ اسی دوران وہ ایک جٹ بابا کے ساتھ جو سامان بیلوں پر لاد کر فروخت کے لئے مہینڈر، راجوری کشمیر جایا کرتا تھا اس کے ساتھ ہو لئے۔ جب چوں تر پہ قمروٹی سے مہینڈر کی طرف جا رہے تھے راستہ قریب ایک باؤلی پر ایک لڑکی پانی بھر رہی تھی۔ رُستم خان نے بابا جٹ سے کہا کہ ایسی کوئی لڑکی مل جائے تو میں شادی کر لوں گا۔

چنانچہ دونوں آگے چلے گئے۔ مال فروخت کر کے لوٹے اور دوبارہ مال لاد کر بمقام قمروٹی ٹھہرے۔ بابا جٹ نے لڑکی کے والدین کا پتہ کر کے سلسلہ جنبانی کی۔ والد نے لڑکے کا گھر بار دیکھ کر فیصلہ کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ اُسے بڑالی لے جایا گیا۔ گھر بار، مال مویشی، قبیلہ خاندان دیکھنے کے بعد والد اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ شادی ہو گئی۔ دُلہا دُلہن ملن کے لئے قمروٹی آئے لیکن دُلہن والوں نے دُلہا کو یہاں ہی رہنے کے لئے کہا۔ چھوٹا سا مکان بنا کر دیا۔ موجودہ جگہ خالی خالصہ سرکار تھی۔ جنگل کاٹ کر آباد کی۔ رُستم خان کے تین بیٹے ہوئے۔

۱)۔ برہان علی خان، ۲)۔ دیوان علی خان، ۳)۔ شان علی خان

برہان علی خان کے دو بیٹے بابا فوجدار خان، بابا کرم داد خان، بابا فوجدار خانؒ کی پہلی بیوی سے چار بیٹے

۱)۔ فیض محمد خان، ۲)۔ حاجی محمد زمان خان، ۳)۔ بابو عبدالعزیز خان، ۴)۔ علی اکبر خان۔

دوسری بیوی رولی والی سے دو بیٹے۔ ۱)۔ عبدالقیوم خان، ۲)۔ عبدالحیٔ خان۔

کل چھ بیٹے تھے جو سب فوت ہو چکے ہیں۔ اُن کی اولاد فیض محمد خان کا ایک بیٹا چلا یار ڈڈیال جہاں زمین خریدی ہوئی تھی چلا گیا ہے۔ حاجی محمد زمان خان کے دو بیٹے کامونکی گوجرانوالہ

Marfat.com

ہیں۔ بابو عبدالعزیز خان کے پانچ بیٹے کالا دیو جہلم رہتے ہیں۔ علی اکبر خان کا ایک بیٹا کامونکی گوجرانوالہ رہتا ہے۔ عبدالقیوم خان کے چھ بیٹے چھپاں والی بھٹہ کے مقام پر اور عبدالحیٔ کے بیٹے کالا دیو جہلم رہائش پذیر ہیں۔

بابا فوجدار خانؒ کے چھوٹے بھائی کرم داد خان کے دو بیٹے حاجی محمد بشیر خان اور محمد اسماعیل خان انٹرویو دہندہ ہیں۔

حاجی بشیر خان کے دو بیٹے وحید حیدر اور محمود خان لندن میں ہیں۔ میرے یعنی محمد اسماعیل خان المعروف عیسیٰ خان کے چار بیٹے محمد ساجد خان، زاہد خان، بصیر خان اور حلیم خان یہاں چوں تر پہ قمروٹی آباد ہیں۔

دیوان علی خان بن رستم خان کی اولاد یہاں چوں تر پہ قمروٹی میں آباد ہے۔ دیوان علی خان کے دو بیٹے ۱)۔ فیروز خان، ۲)۔ فتح محمد خان۔

شان علی خان بن رُستم خان کے تین بیٹے:

۱)۔ مختار علی خان، ۲)۔ ابراہیم خان، ۳)۔ جیون خان

مختار علی خان کی اولاد چلایار میں ہے۔ ابراہیم خان لاولد ہے۔ جیون خان کی اولاد یہاں چوں تر پہ قمروٹی میں موجود ہے۔ یہاں پر ہمارے سات آٹھ گھر ہیں۔ گزارہ اچھا ہوتا ہے۔ بچے بیرونِ ملک گئے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ!

بابا فوجدار خان نقشبندی مجددی سلطانی رحمتہ اللہ علیہ یہاں چوں تر پہ قمروٹی علاقہ کوٹلی میں پیدا ہوئے۔ جوان ہو کر محکمہ کسٹم ریاست پونچھ میں بھرتی ہو گئے اور ریاست کے اِردگرد بہت سی محالات پر بطور محالدار تعینات رہے۔ مثلاً سنگھوٹ، کریلہ، شاہ گجن، کلاہ وغیرہ۔

حضرت قبلہ عالم محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص اور خلیفہ مجاز تھے۔ آپؒ ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ آپ کی تربیت کی وجہ سے بابا فوجدار خان انتہائی دیندار اور خدادوست تھے۔ پیرخانہ کا انتہائی احترام کرتے تھے۔ راقم اُن کے ساتھ رہا۔ کلاہ کے مقام پر حضرت محمد صادق صاحب ملنے تشریف لائے اور فرمایا بابا مجھے بیعت کرلو۔ آپ نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں

Marfat.com

آپ کے والد صاحب کا مرید ہوں۔ آپ کا پیر بھائی ہوں۔ اُس گھر کے ٹکڑوں کا سہارا ہے۔ میں کیسے آپ کو بیعت کرنے کی جرات کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ کو سوئے ہوئے حضرت قبلہ عالم محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ خواب میں آئے اور فرمایا۔ محمد صادق کو میں نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اِسے بیعت کر لیں۔ چنانچہ آپ نے صبح ہوتے ہی حضرت جی صاحب محمد صادقؒ کو حسب الحکم بیعت کر لیا۔ اُن کی زندگی کے کئی واقعات کتابوں میں درج ہیں۔

موضع جندروٹ علاقہ ٹھکیالہ مہینڈر میں اُن کے والد محترم مرزا برہان علی خان نے ٹھکیالہ صاحبان گکڑاہ والوں سے 180 کنال اراضی خرید کی ہوئی تھی۔ آپ وہاں مکان بنا کر رہائش پذیر رہے۔

مرض الموت کے وقت میں محمد اسماعیل خان اُن کا حقیقی بھتیجا موقع پر موجود تھا۔ مجھے فرمایا کہ اِدھر اُدھر نہ جانا۔ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ اُسی دِن حضرت جی محمد صادقؒ بھی رات کے وقت کسی طرف سے آ پہنچے۔ آپ وضو فرمانے لگے۔ میرے تایا جان بابا فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ، دو دفعہ اونچی آواز میں اور ایک دفعہ دھیمی آواز میں کلمہ طیبہ پڑھا اور وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحب جی قبلہ محمد صادق صاحبؒ نے میرے والد صاحب کرم داد خان اور بابا فوجدار خان کی بیوی، میری تائی صاحبہ سے نعش آ گہار شریف لے جانے کی اجازت لی۔ جندروٹ تھان کے مقام پر جنازہ ہوا۔ رات کو نعش چوں تر پہ قمروٹی لے آئے۔ آدھی رات کو چاندنی میں گلہار شریف کے لئے روانہ ہوا۔ مالل شریف سائیں فتو رحمتہ اللہ علیہ کے دربار کے سامنے سے عام لوگوں کو آخری دیدار کروا کر واپس کیا اور ہم رشتہ دار نعش لے کر گلہار شریف پہنچے۔ حضرت جی صاحب پہلے چلے گئے۔ آ گہار شریف بھی جنازہ ہوا اور وہاں دفنا دیئے گئے۔ آپ غالباً 1960 عیسوی میں فوت ہوئے ہیں۔ آ گہار شریف حجرہ میں اُن کے ساتھ سائیں محمد اشرف صاحب رولی والوں کی قبر بھی تھی جو تیں بتیس سال کے بعد غالباً 1994ء میں دونوں قبروں سے نعشیں منتقل کر کے گل پور کوٹلی روڈ دریا کے اُس پار خضری مسجد میں دفن کیا گیا جہاں اُن کا مزار مقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مزارات پر کروڑوں کروڑوں رحمتوں کی بارش فرمائے۔ آمین۔

اقتباسات از بیاض فیض ذیل میں درج ہیں۔

Marfat.com

حالات زندگی قبلہ عالم حضرت قاضی سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ چچیاں شریف

باولی شریف خواجہ صاحب کی خدمت میں دس بارہ سال کا عرصہ ہوا تو ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحب نے حضرت قبلہ عالم کو ارشاد فرمایا سلطان عالم بیٹا اگر ہم کبھی وانڈے سفر پر چلے جائیں یعنی لمبے سفر پر چلے جائیں تو آپ اپنے اسباق حافظ حیات محمد ٹنگروٹ والوں سے پورے کر لینا۔ حضرت قبلہ عالم نے عرض کی حضور میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ آپ خواجہ صاحب دوبارہ فرمایا نہیں بیٹا کبھی ہم لمبے سفر پر نکل جائیں تو آپ اسباق حافظ صاحب سے پورے کر لینا۔ حضرت قبلہ عالم نے پہلا سا جواب دیا۔ جب تیسری باری اسی طرح خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا تو جو خواجہ صاحب کے عمر رسیدہ غلام تھے وہ رونے لگے یہ کہ خواجہ صاحب جلد ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ تھوڑے عرصہ بعد خواجہ صاحب اس دنیا سے الوداع فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خواجہ صاحب کی وفات کے بعد آپ کے حکم کے مطابق حضرت قبلہ عالم نے ٹنگروٹ شریف قیام فرمایا اور سلوک کی منازل طے کر کے خلافت تک پہنچ گئے۔ اِسی دوران پیر نیک عالم شاہ نقشبندی مجددی گوہڑہ سیداں متصل پرانا میر پور اپنے آبائی گاؤں میں تشریف لائے۔ پیر نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت قبلہ عالم نے حاضری دینا شروع کیں۔ سلسلہ سیفیہ مجددیہ کی منازل طے کر کے پیر نیک عالم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل کی۔ دوران قیام ٹنگروٹ شریف آپ زیادہ تر کھیتی باڑی کا کام اور لنگر کا کام سرانجام دیتے تھے۔ کھانے کے وقت سنگیوں کے کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے تناول فرمالیا کرتے۔ ہر دو جگہ سے فارغ ہو کر آپ اپنے گھر مقیم ہو گئے۔ کھیتی باڑی کا کام بھی شروع کیا اور بندگانِ خدا کو بھی اللہ کا راستہ دکھانے میں مشغول ہو گئے۔ ہزاروں بندگانِ خدا آپ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ صرف خلفاء کی تعداد 44 ہے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

آپ کے خلفاء

خلفاء صاحبان کے نام مقام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جناب قاضی محمد عالم صاحب برادر چچیاں شریف ضلع میر پور آزاد کشمیر

Marfat.com

۲۔ جناب سائیں فتح محمد صاحب والد محترم جناب میاں فضل الٰہی صاحب چیچیاں شریف میر پور

۳۔ جناب مولوی بقا محمد صاحب نکہ کوڑتی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

۴۔ جناب میاں ستار محمد صاحب انب تحصیل تحصیل نیو ڈڈیال میر پور آزاد کشمیر

۵۔ جناب سائیں غلام محمد صاحب سوہاوہ ضلع جہلم

۶۔ جناب مولوی محمد زمان صاحب دینہ مہتہ تحصیل ضلع جہلم

۷۔ جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب کھیوڑہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم

۸۔ جناب مولوی علی محمد صاحب سکھو تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

۹۔ جناب مولوی غلام نبی صاحب چک حکیماں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۱۰۔ جناب سائیں محمد حلیم صاحب سری نگر والے

۱۱۔ بابا محمد رمضان صاحب گورداسپور بھارت

۱۲۔ جناب مولوی فضل احمد صاحب کھیوڑہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم، حال مدفون حویلی لکھا۔

۱۳۔ خلیفہ اعظم جناب مولوی اکبر علی صاحب کوٹلی کالابن راجوری حال پاک پتن شریف

۱۴۔ جناب صوفی بابا فوجدار خان صاحب قمروٹی ضلع کوٹلی حال مدفون گلہار شریف تبدیلی حال خضری مسجد گلپور ضلع کوٹلی

۱۵۔ جناب قاضی کرم علی صاحب رام رجوعہ بناہ ضلع کوٹلی

۱۶۔ سید اصغر علی شاہ صاحب پنجگرائیں۔ سیالکوٹ

۱۷۔ جناب قاضی کرم دین صاحب لنجوٹ تحصیل نکیال ضلع کوٹلی

۱۸۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب کرتوٹ ضلع کوٹلی

۱۹۔ جناب میاں محمد فیروز صاحب چوکی مونگ، ضلع کوٹلی

۲۰۔ جناب میاں غلام نبی صاحب چوکی مونگ، ضلع کوٹلی

۲۱۔ جناب سائیں محمد حسین صاحب خانقاہ رڈا اصحاب تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

۲۲۔ جناب منظر حسین کجلانی ضلع کوٹلی

Marfat.com

۲۳۔ جناب سیّد فقیر شاہ ہرنی والے مقبوضہ کشمیر تحصیل مہینڈر
۲۴۔ جناب سیّد غوث علی شاہ صاحب بہاری تحصیل نیوڈڈیال میر پور
۲۵۔ جناب شاہ ولی صاحب کنڈور تحصیل نیوڈڈیال میر پور
۲۶۔ جناب صوفی احمد علی صاحب کشمیر والے
۲۷۔ جناب میاں افضل الٰہی صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر
۲۸۔ جناب میاں محمد عالم صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر
۲۹۔ جناب سردار دیوان علی خان صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ
۳۰۔ جناب میاں کرم الٰہی صاحب پوکھرنی بناہ تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
۳۱۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب چک 73 ضلع ساہیوال
۳۲۔ جناب مالوی فضل الدین صاحب چک 45 ضلع ساہیوال
۳۳۔ جناب صوفی غلام حیدر صاحب مل سنیارے نزد دینہ ضلع جہلم
۳۴۔ جناب صوفی احمد دین صاحب مل سنیارے نزدی دینہ ضلع جہلم
۳۵۔ جناب میاں محمد جی صاحب تھمپال تحصیل نیوڈڈیال میر پور
۳۶۔ جناب سائیں فتح محمد صاحب نجار کچور تحصیل نیوڈڈیال میر پور
۳۷۔ جناب سائیں محمد حسین صاحب پوٹھہ شرزلفاں والے تحصیل نیوڈڈیال میر پور
۳۸۔ جناب میاں محمد عالم صاحب پنڈ متصل کوٹلی ضلع کوٹلی
۳۹۔ جناب میاں حشمت علی صاحب پلاکھر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی
۴۰۔ جناب قاضی غلام نبی صاحب کلہ تحصیل پلندری ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر
۴۱۔ جناب میاں اللہ دتہ صاحب چوکی مونگ تحصیل و ضلع کوٹلی
۴۲۔ جناب کریم بخش صاحب لام رجوعہ بناہ ضلع کوٹلی
۴۳۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب کیڑی پکھوال کالا دیو شریف ضلع جہلم
۴۴۔ جناب سائیں محمد یعقوب صاحب انب تحصیل نیوڈڈیال میر پور

Marfat.com

بابا صوفی فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں دربارِ عالیہ چھچیاں شریف حضور قبلہ عالم خواجہ محمد سلطان صاحب کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ ایک دن حضور نے ارشاد فرمایا فوجدار خان ہمارے ہاں ایک مہمان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا نام محمد صادق ہوگا اور وہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا اُن پر کرم ہوگا۔ یہ سن کر میں بہت حیران ہوا کہ آپ کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔ پھر وہ صاحب اتنے باکمال ہوں گے جن کی تعریف حضرت قبلہ عالم فرما رہے ہیں۔ میں نے فوراً عرض کی حضور کیا ان بزرگوں سے میری ملاقات ہوگی۔ حضور بابا جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہاں فوجدار خان کئی بار ہوگی۔ بعد میں اپنے گھر چلا گیا۔ چھ ماہ بعد یہ خوشخبری ملی کہ حضور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک جلیل القدر فرزند عطا فرمایا۔ خوشخبری سننے کے بعد میں دربارِ عالیہ حضور کی قدم بوسی اور مبارک بادی کے لئے حاضر ہوا۔ شرفِ ملاقات کے بعد کھانا کھایا، آرام کیا۔ ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ فوجدار خان وہ مہمان ہمارے گھر تشریف لا چکے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تھا۔ آؤ تم کو ان کی ملاقات کرالائیں تو حضور مجھے لے کر نیچے کمرہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے پاس جا کر قبلہ حضرت جی صاحب کو اٹھا کر لائے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ فوجدار خان یہ ہیں وہ مہمان جن کا ذکر میں نے تم سے کیا تھا۔ اب اِن کی زیارت و ملاقات کر لو۔ جب آپ کے چہرہ انور پر نظری پڑی تو معلوم ہوتا تھا کہ واقعی جو حضور نے فرمایا ہے سچ ہے۔

بزبانی صوفی صاحب فوجدار خان کسٹم چوکی پر تعینات تھا۔ کچھ آدمی کسٹم چوکی سے گزرے۔ ان کے ساتھ مویشی تھے۔ انہوں نے اپنی غریبی کا رونا رویا تو میں نے ترس کھا کر بغیر ڈیوٹی لئے چھوڑ دیا۔ جب وہ راستہ میں جا رہے تھے آگے سے نائب سپرنٹنڈنٹ کسٹم آفیسر آ رہا تھا۔ اس نے ان لوگوں کو چیک کیا تو ان کے پاس کسٹم کلیئرنس کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ ان کو واپس کسٹم چوکی پر لایا گیا۔ مجھ سے باز پرس ہوئی۔ لجھورام نائب سپرنٹنڈنٹ نے میری برادری کے آدمیوں کے سامنے گالم گلوک کی۔ مجھ سے برداشت نہ ہوسکا تو میں نے لجھورام کو نیچے گرا کر خوب پٹائی کی۔ یہاں تک کہ چارپائی بھی ٹوٹ گئی۔ موجود لوگوں نے بڑی مشکل سے ان کی جان بچائی۔ لجھورام نے کہا یار تم بہت جلد غصے میں آ گیا۔ اچھا جو کچھ تم نے کیا میں نے تم کو معاف کیا۔ آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔ پھر وہ یہاں سے

Marfat.com

چلا گیا۔اس نے میرے خلاف ہیڈکوارٹر پونچھ سپرنٹنڈنٹ کھوجہ عبداللہ صاحب کے ہاں مقدمہ دائر کیا۔ مجھے طلب کیا گیا۔میرے خلاف شہادتیں بھی گزر گئیں۔مثل فیصلہ پر رکھی گئی۔اس دن عبداللہ صاحب نے چھ اچھے الفاظ استعمال نہ کئے۔انہوں نے کہا کہ تم لوگ جنگلوں میں گھس جاتے ہو اور اپنی ڈیوٹیوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ان کا ذاتی خیال تھا کہ اس طرح چند باتیں کر کے لجھورام کو خوش کر کے مجھے نوکری پر بحال رکھا مگر میں تیز طبیعت کا مالک تھا۔میں نے خواجہ صاحب کے خلاف کچھ چند کلمات اچھے نہ کیے جس سے خواجہ صاحب نے بھی محسوس کیا کہ اس کو کچھ سزا ملنی چاہیئے۔

آخر میں نے کہا جناب خواجہ صاحب جس کرسی پر آپ بیٹھے ہیں اس پر اگر کوئی گکھڑ یا راجپوت ہوتا تو ایسی بات نہ کرتا۔کھوجہ عبداللہ صاحب جو نے پونچھ میں سب سے بڑا کسٹم آفیسر تھا تاریخ دوسرے دن پر رکھی گئی۔کچہری یعنی عدالت میں اس کا بہت چرچا ہوا کہ ایک چھوٹے کسٹم آفیسر نے اپنے سب سے بڑے کسٹم آفیسر کی سخت توہین کی ہے۔عبداللہ جو کا قاعدہ تھا جس کو سزا دینی ہوتی تھی اس کو اپنے ہاں بلا کر قہوہ پلاتا تھا۔عبداللہ جو کا ریڈر تھا ان کا نام منشی جمال الدین تھا اس کو عبداللہ صاحب نے کہا منشی جمال الدین فوجدار خان کو باہر لے جا کر پانی پلاؤ تا کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جاوے۔ جب منشی جمال الدین مجھے کہنے لگے کہ باہر چلو میں نے اس کو بھی دھتکار دیا۔منشی جمال الدین آخر منت سماجت کر کے مجھے باہر لے گئے۔وہ سخت پریشان تھے، کہنے لگے فوجدار خان آپ خواجہ صاحب کی پالیسی نہیں سمجھتے۔وہ آپ کو لجھورام نائب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے چند باتیں کہہ کر اُس کو خوش کر کے آپ کو بری کرنا چاہتے تھے مگر آپ نے بہت بُرا کیا۔میں نے کہا اللہ پر بھروسہ رکھو مجھے ذرہ بھر کی بھی پرواہ نہیں۔دوسرے دن حسب معمول خواجہ صاحب کی مہمان نوازی قہوہ سے ہوئی۔پھر آپ نے ایک خط لکھ کر دیا کہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو دے کر عدالت میں آ جاؤ۔جب میں رقعہ لے کر جیل میں گیا تو رقعہ پڑھ کر سپرنٹنڈنٹ نے کہا کیا آج خواجہ صاحب کسی کسٹم کے آدمی کو سزا دے رہے ہیں۔انہوں نے بمعہ ہتھکڑی ایک سپاہی طلب کیا ہے۔جب میں عدالت میں طلب کیا گیا تو کافی تعداد میں دوسرے لوگ بھی اندر آ گئے۔سپاہی بھی ہتھکڑی لے کر آ گیا۔خداوند تعالیٰ کی قدرت اور پیر کامل کی نظر کرم۔میری دائیں طرف حضرت قبلہ بابا جی صاحب خواجہ محمد سلطان عالم اور بائیں طرف جناب

Marfat.com

سائیں فتح محمد صاحب کھڑے نظر آ رہے تھے یعنی تصور کی حالت میں۔ تھوڑی دیر گزری تو کیا دیکھتا ہوں کہ شمال کی دیوار کی شق ہوگئی ہے اور گھوڑے پر سوار جناب غوث الاعظم اندر عدالت میں داخل ہو کر ایک جگہ گھوڑے پر کھڑے ہو گئے اور کمرہ عدالت سبز پوشاک فقیروں سے بھر گیا۔ ادھر خواجہ عبداللہ صاحب نے فیصلہ لکھنا شروع کیا۔ جب فیصلہ لکھا گیا تو خواجہ صاحب نے پڑھنا شروع کیا یعنی سنانے سے پہلے خود پڑھ کر پھاڑ دیا۔ پھر دوسری بار شروع کیا۔ لکھ کر پھر پڑھا تو پھر پھاڑ دیا تو تیسری بار فیصلہ لکھا۔ جب پڑھا تو کسی سے ٹیک لگا کر کہا منشی جمال الدین یہ فوجدار خان تو مجھے بزرگ نظر نہیں آتا یا تو اِس کا پیر کامل ہے یا اس کے پاس موکل ہیں۔ میں نے دو دفعہ اس کے لئے سزا لکھی، نوکری سے بالکل برخاست اور جرمانہ کیا تو پڑھ کر پھاڑ دیا۔ فیصلہ اب تیسری بار پھر کوشش کی مگر سزا کی جگہ بری نوکری پر بحال اور جرمانہ معاف لکھا ہوا ہے تو منشی جمال الدین نے کہا یہ تو بزرگ نہیں ہے۔ البتہ ان کے جو پیر صاحب میرپور میں رہتے ہیں وہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ جو کچھ ہوا آپ ان کو معاف کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ پر کوئی عذاب آ جاوے۔ تب خواجہ صاحب نے کہا میری جان جاؤ۔ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا اور اس نے بری کر دیا۔ تمام حضرات فیصلہ سننے کے بعد جس طرح تشریف لائے تھے اسی طرح واپس چلے گئے۔ خواجہ صاحب نے منشی جمال الدین سے حضور باباجی صاحب کا پتہ لکھ لیا۔ کچھ عرصہ بعد خواجہ عبداللہ صاحب بمعہ منشی جمال الدین سپاہی علی اکبر کو لے کر بغرض جموں اپنے مفاد کے لئے جا رہے تھے۔ میرپور پہنچ کر خواجہ صاحب نے اپنے کپڑے ایک دوسرے آدمی یعنی سپاہی کو پہنا دیئے۔ خود عام کپڑوں میں ان کے ہمراہ دربارِ عالیہ چھچیاں شریف پہنچے۔ حضرت قبلہ باباصاحب خواجہ محمد سلطان عالم مسجد شریف کے اندر منہ پر چادر تان کر مراقبہ بیٹھے ہوئے اللہ اللہ کر رہے تھے۔ بناوٹی سپرنٹنڈنٹ نے اندر آ کر سلام عرض کیا۔ آپ بدستور منہ پر چادر رکھے ہوئے ان کا نام لے کر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ علی اکبر۔ جب وہ بناوٹی سپرنٹنڈنٹ بیٹھ گیا تو حضور نے اس حالت میں بیٹھے ہوئے فرمایا خواجہ صاحب آپ اندر آ جائیں۔ خواجہ صاحب اُٹھ کر اندر گئے تو آپ نے فرمایا منشی جمال الدین اندر آ جاؤ۔ جب منشی جمال الدین صاحب آ گئے تو پھر بعد میں آپ نے منہ مبارک سے چادر ہٹا کر پہلے خواجہ عبداللہ صاحب سے مصافحہ کیا۔ پھر منشی جمال الدین اور سپاہی علی اکبر سے۔ اس کے بعد اس سپاہی سے

Marfat.com

کیا جو بناوٹ سپرنٹنڈنٹ بنا ہوا تھا۔ بعد میں خواجہ صاحب نے حضور کے آگے عرض کی کہ حضور میں اس نوکری میں کافی عرصہ رہ چکا ہوں۔ میرا خیال ہے دو چار سال اور بحال رہ جاؤں۔ کس کس کو اپنے ستھ جموں لے جاؤں۔ حضور باباجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب منشی جمال الدین کے ماتھے میں فتح کا ستارہ ہے۔ اس کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ آپ کا کام اللہ تعالیٰ بنائے گا۔ جب خواجہ صاحب جموں پہنچے تو واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام کردیا۔ خواجہ صاحب چار سال اپنی نوکری پر بحال رہے جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

بزبانی صوفی فوجدار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں سنگیوٹ کسٹم چوکی پر تعینات تھا۔ چوکی کے قریب ایک عورت رہتی تھی۔ وہ جنتر منتر جانتی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا یہ تم تسبیح لیے ہوئے ہر وقت کچھ پڑھتا رہتا ہے۔ کیا تم شیر کی سواری کرتا یا بھیڑیا کی سواری کرتا ہے یا درخت کی سواری کرتا ہے۔ میں نے ہر بار نفی میں جواب دیا۔ پھر اس نے پوچھا کل تم نے جنوں کی بارات دیکھی تھی۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ تم کیا جانتا ہے؟ میں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ تب اس عورت نے کہا تم کوئی کرامت دکھاؤ یا میں تم دکھاؤں۔ میں نے کہا میں تو کچھ جانتا نہیں۔ اس نے کہا آج رات ہوش میں رہنا۔ میں نے کہا اگر تم نے میرے ساتھ چھیڑ کی تو یاد رکھے گی۔ رات کو جب میں سویا تو بے وضو ہو کر سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ عالم تشریف لائے اور عصا مبارک سے زور سے میرے سینہ پر چوٹ لگائی اور فرمایا بے وضو ہو کر سو گیا۔ جلدی اُٹھ اور وضو کر کیونکہ جان سے چلا جائے گا۔ جب آنکھ کھلی تو چوٹ والی جگہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور درد ہو رہا تھا۔ بعد میں نیند کے غلبہ کی وجہ سے تیمم کر کے سو گیا۔ پھر رات میرے مکان پر پتھر پڑے۔ پھر پتھر اندر پڑے۔ بعد میں زوردار آواز آئی۔ بعد میں میں پھر سو گیا۔ صبح جب بیدار ہوا تو حسبِ معمول اپنے وِرد و وظائف سے فارغ ہو کر نمازِ اشراق سے فارغ ہو کر اس عورت کے گھر گیا۔ اس عورت کی بہو سے پوچھا کہاں ہیں مائی صاحبہ۔ اُن کی بہو کہنے لگی آج رات ان کا کام ہو گیا ہے اور وہ ہنسنے لگی کہ اندر جا کر دیکھو۔ جب میں اندر گیا تو عورت ہاتھ گھما کر بین کرنے لگی۔ کہنے لگی ہائے او میرے قابل رات کو مار ڈالا۔ مجھے اصل بات کا کچھ علم نہیں تھا کہ رات کو کیا واقعہ ہوا۔ میں نے اس کو کہا میں نے کل تم کو منع کیا تھا کہ میرے ساتھ چھیڑ مت کرنا۔ چھیڑ کر کے حلوہ کھا

Marfat.com

لیا تم نے بعد میں۔ میں نے برائے تحقیق اس سے پوچھا اچھا اب ایسا کرو کہ رات کا واقعہ پورا پورا اور صحیح بتاؤ ورنہ پھر تمہاری خیر نہیں ہوگی۔ اس نے کہا خدا کا واسطہ اب میرا پیچھا مت کرنا۔ میں صاف صاف بتاؤں گی۔ تب اس نے کہا جس وقت تمہارے مکان کے اوپر پتھر پڑے تھے تو میں نے منتر جنتر پڑھنا شروع کیا تھا۔ اس نے پوچھا تمہارے مکان کے اوپر پتھر پڑے تھے۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا پھر پتھر اندر پڑے تھے۔ میں نے کہا اندر بھی پتھر پڑے تھے۔ پھر اس نے پوچھا اندر آواز آئی تھی۔ میں نے کہا ہاں اندر آواز بھی آئی تھی۔ پھر اس نے کہا کہ تمہیں تکلیف دینے کے لئے میں گھر سے نکلی۔ باہر جا کر پیشاب پر بیٹھ کر منتر جنتر پڑھنے لگی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بزرگ، رنگ سانولہ سبز کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی زلفیں لٹک رہی تھیں دوڑتے ہوئے میری طرف آ رہے تھے۔ ہاتھ میں ایک عصا لئے ہوئے تھے۔ میرے پاس پہنچ کر مجھے عصا سے مارنا شروع کر دیا۔ اس قدر مارا کہ مجھ سے بھاگا نہیں جاتا تھا۔ بڑی مشکل سے بھاگ کر گھر پہنچی۔ اس مار کی وجہ سے میرا تمام بدن ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ہر جگہ سے درد ہو رہا ہے۔ سخت کمزور ہو گئی ہوں۔ اب خدا کا تمہیں واسطہ ہے کہ مزید میرے ساتھ چھیڑ مت کریں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہارے ساتھ کبھی چھیڑ نہیں کروں گی۔ کچھ عرصہ بعد میں دربار عالیہ حضور کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے اس دیالی عورت منتر کرنے والی کا حال دریافت کیا۔ میں نے عرض کی حضور اس کا اچھا حال ہے۔ حضور نے اس تاریخ کا پوچھا کہ فلاں تاریخ کو تمہارے مکان پر پتھر پڑے تھے اور اندر بھی پتھر پڑے۔ میں نے عرض کی قبلہ اسی طرح واقعہ ہوا تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا رات کو کبھی بے وضو ہو کر سونا نہیں چاہئے۔ آئندہ احتیاط رکھو۔ میں نے بھی اس واقعہ کی تاریخ لکھی ہوئی تھی۔ جب تاریخ دیکھی تو وہی تاریخ اور وقت تھا۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کتنی توفیقیں اور طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ میر پور سے سنگیوٹ چالیس بلکہ اس سے زیادہ میل فاصلہ پر واقع ہے۔ سنگیوٹ علاقہ پونچھ میں واقع ہے۔

بزبانی صوفی فوجدار خان بیان کرتے ہیں یہ بھی واقعہ سنگیوٹ کا ہے۔ کسٹم چوکی پر میرے ساتھ ایک ملازم مظفر علی سپاہی بھی تھا۔ میں نے دربار عالیہ پر حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو مظفر علی نے کہا میرے تین سوال حضور سے دریافت کر کے آنا۔ اول: یہ کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں وہ جنتی ہیں

Marfat.com

یا دوزخی۔ دوم: میں مردی طاقت زائل کر چکا ہوں، یہ بحال ہو جاوے۔ سوم: میری اس کمزوری کی وجہ سے میری عورت مجھے چھوڑ کر میکے چلی گئی ہے۔ اس کے پہلے میں اس شرمندگی کی وجہ سے گھر سے عرصہ دس سال ہوئے بھاگ آیا۔ آج تک میں واپس نہیں گیا۔ میرا سالا بہت جابر آدمی ہے۔ اس سے ڈر لگتا ہے۔ میں اپنی عورت سے بہت محبت کرتا تھا۔ وہ عورت خود بخود یہاں میرے پاس چلی آوے۔ جس وقت میں دربار شریف پہنچا حضور کی قدم بوسی سے فارغ ہوا تو آپ نے تمام حالات دریافت کیے۔ بعد میں خود حضور نے مظفر علی کا حال پوچھا حالانکہ اس وقت میں مظفر علی کے سوال بھول چکا تھا۔ آپ کے دریافت کرنے پر میں نے اس کے تینوں سوال حضور قبلہ عالم سے عرض کر دیئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مظفر علی نے یہ دنیاوی سوال پیش کیے ہیں۔ ان شاء اللہ اُس کے تینوں سوال حل ہو جائیں گے اور اس کو خود بخود معلوم ہو جائے گا اس کو کہہ دینا جب حضور نے اجازت فرمائی تو میں اپنی کسٹم چوکی پر پہنچا تو مظفر علی نے پوچھا کہ میرے سوال کا جواب کیا لائے تو میں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ خود بخود اس کو اپنے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ چند دنوں بعد رات کو اپنی مائی صاحبہ کی ملاقات ہوئی تو مظفر علی نے والدہ صاحبہ سے پوچھا آپ کس حال میں ہیں۔ مائی صاحبہ نے کہا ایک عمل کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ وہ عمل یہ ہے کہ میں یہ عمل ہمیشہ سوتے جاگتے پڑھتی تھی۔ اللہ میرا واحد ہے محمد ﷺ میرا شاہد ہے۔ کلمہ میرا دین ہے تے کلمے پر یقین ہے۔ قرآن میرا ایمان ہے تے قبر میرا مکان ہے۔ سنو فرشتو نوریو میں عاجز بندی مسلمان ہے۔ صبح مظفر علی نے اپنا خواب بیان کیا اور خوش ہو گیا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک کام کر دیا ہے اور دو بقایا رہ گئے ہیں۔ ایک ماہ بعد کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت دو لڑکیاں اور ایک مرد کسٹم چوکی کی طرف آ رہے ہیں۔ مظفر علی نے دیکھ کر کہا خدا جھوٹ نہ بلوائے وہ عورت میری بیوی ہے اور وہ بچیاں میری بچیاں ہیں۔ مرد میرا سالا ہے۔ میں نے مذاقیہ طور پر کہا جو عورت اب اس راستہ سے گزرے گی وہ تمہاری عورت ہوگی۔ ہم آپس میں مذاق کر رہے تھے کہ اتنے میں وہ بھی کسٹم چوکی پر پہنچ گئے جس طرح مظفر علی نے کہا تھا وہ سچ تھا۔ دو چار دن بعد مظفر علی نے بتلایا کہ اس کی مردی قوت بالکل بحال ہو گئی ہے اور میاں بیوی آپس میں خوش و خرم رہنے لگے۔

بزبانی صوفی فوجدار خان آپ ایک اور اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ میں پلولہ واقع کریلہ کسٹم

Marfat.com

چوکی پر موجود تھا۔ وہاں ایک لڑکی بڑی حسین تھی۔ وہ ہماری خدمت بھی کرتی تھی۔ میں اس پر فریفتہ ہو گیا۔ ایک دن میں نے یہ خیال کیا کہ اگر حضور نے مجھے منع فرمایا تو میں باز آ جاؤں گا ورنہ اس لڑکی کے ساتھ فعل بدکار کا مرتکب ہوں گا۔ جس دن میں نے یہ خیال کیا اسی رات حضور کو خواب کی حالت میں زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھے گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھالیا اور دور ایک جنگل میں لے گئے اور پکڑے پکڑے ایک کنویں پر لے جا کر کنویں کے اندر جھانکنے کے لئے فرمایا! دیکھ اس کنویں میں کیا ہو رہا ہے۔ جب میں نے کنویں میں دیکھا تو اس میں نصف خون اور نصف پیپ جیسا مادہ ملا ہوا نظر آ رہا تھا اور اس کے اندر سے سخت بدبو آ رہی تھی۔ مرد و زن کافی تعداد میں غوطے کھا رہے تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا یہ زانی لوگ ہیں۔ اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں۔ آئندہ ایسی خواہش دِل میں مت رکھیں۔ میں نے اسی حالت میں توبہ کی اور حضور سے عہد کیا کہ زندگی بھر کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ پھر حضور نے مجھے اسی طرح پکڑے ہوئے اپنے مکان پر لا کر مجھے دھکا دیتے ہوئے چھوڑ دیا۔ جب آپ نے چھوڑا تو میں گر گیا۔ گرنے سے میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا کمرہ اُسی بدبو سے بھرا ہوا تھا۔ میں کمرہ سے باہر نکلا۔ وضو کر کے سجدہ میں سر رکھ کر زاروقطار رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا تھا کہ آئندہ ایسا خیال کبھی دِل میں نہیں لاؤں گا۔

بزبانی صوفی فوجدار خان آپ بیان کرتے ہیں کہ میں پونچھ شہر میں تعینات تھا۔ دِل میں ایک دن خیال آیا کہ اگر چھٹی مل جائے تو حضور کی چل کر قدم بوسی کروں۔ اسی دن سپرنٹنڈنٹ نے بلا کر پوچھا کہ فوجدار خان اگر تم کو چھٹی مل جاوے تو دربار شریف جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا ضرور جاؤں گا اور تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ اسی دن مجھے چھٹی مل گئی اور میں چل پڑا۔ جب چوکھ کے قریب پہنچا تو دِل میں خیال آیا کہ میں کئی کتابوں میں فنا اور بقاء کے حالات پہلے بزرگوں کے پڑھ چکا ہوں مگر اس وقت فناء بقاء والے بزرگ کوئی نہیں رہے اور یہ خیال آیا کہ میرے حضور کب فناء بقاء تک پہنچے ہوں گے۔ جب میں دربار شریف پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضور مسجد میں قیام پذیر ہیں۔ سائیں فتح محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور چند سنگی حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن میں نے کسی سے ملاقات نہیں کی۔ سائیں صاحب نے فرمایا جاؤ مسجد میں حضور سے ملاقات کرو۔ جس وقت میں مسجد شریف میں داخل ہوا تو دیکھا

Marfat.com

حضور کی چادر مبارک چارپائی پر پڑی ہوئی ہے اور آپ موجود نہیں ہیں۔ میں پھر باہر نکلا کہ تازہ وضو کر لوں۔ جب وضو کر رہا تھا تو مسجد کے اندر سے اللہ کی آواز آئی اور ساتھ میں چارپائی کے چر چرانے کی آواز آئی۔ میں حیران ہوا کہ آپ پہلے مسجد میں موجود نہ تھے۔ اندر جانے کا راستہ بھی وہی تھا جدھر میں وضو کر رہا تھا۔ آپ کون سے راستے سے اندر گئے ہیں۔ جس وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ آپ چارپائی پر آرام فرما ہیں۔ آپ نے اپنی چادر مبارک منہ مبارک سے اٹھائی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی ہیں۔ ملاقات کر کے بیٹھ گیا۔ حضور نے سب حالات دریافت کیے۔ بعد میں می نے سائیں صاحب فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسی کو فناء و بقاء کہتے ہیں۔

ولادت: ولادت باسعادت قبلہ حضرت جی صاحب غوث زمان سلطان العارفین مجدد دین قبلہ حضرت محمد صادق صاحب کی بشارت حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ قاضی محمد سلطان عالم صاحب 1921ء اپریل میں صوفی باصفا فوجداز خان صاحب کو اس طرح فرمائی کہ فوجدار خان ہمارے ہاں ایک مہمان آنے والے ہیں۔ ان کا نام محمد صادق ہوگا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازا ہوگا۔ یہ بات راقم الحروف کو بابا باصفا فوجدار خان رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً بنفس نفیس 1935ء کے دوران سنائی۔ بابا صاحب کہتے ہیں جب میں نے قبلہ عالم سے آپ کی ذات کے لئے یہ بات سنی تو میں حیران و پریشان اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ عالم کو فناء اور بقاء کا مقام عطا کیا ہوا تھا۔ راقم نے قبلہ عالم حضرت قاضی صاحب محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں کو واقعات تحریر کیے ہیں جو بابا صاحب فوجدار خان صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ بابا صاحب نے فرمایا میں پریشان اس لئے ہوا وہ بزرگ اتنی بڑی ولایت کے مالک ہوں گے جن کی تعریف حضرت قبلہ عالم فرما رہے ہیں۔ میں ان کی زیارت کس طرح کر سکوں گا۔ اسی وقت میں نے حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ حضور میں ان بزرگوں کی زیارت کر سکوں۔ تو حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فوجدار خان کئی دفعہ ملاقات کرو گے۔ دربار عالیہ چھچیاں شریف کے چند دن قیام کے بعد میں اپنی نوکری پر چلا گیا۔ چھ ماہ بعد جب ہمیں یہ اطلاع ملی کہ حضرت قبلہ عالم کے ہاں آپ کے

Marfat.com

فرزندونیا میں تشریف لائے تو شوقِ زیارت اور مبارک بادی کی غرض سے دربار عالیہ چھچیاں شریف پہنچا تو جب نمازِ عصر سے فراغت ہوئی تو حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فوجدار خان جن بزرگوں کا ہم نے تمہارے ساتھ آنے کا ذکر کیا تھا وہ مہمان ہمارے گھر آ چکے ہیں۔ چلو تم کو ان کی زیارت کرائیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ حضرت قبلہ مائی صاحبہ کے کمرہ سے آپ کو اٹھا کر باہر لائے تو آپ نے فرمایا فوجدار خان ہمارے مہمان یہ ہیں تو میں اس چاند جیسے مکھڑے والے قبلہ حضرت جی صاحب کے دیدار سے مشرف ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو اپنی قدرت کاملہ سے آنے والے حالات سے مطلع کر دیتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت 25 دسمبر 1921ء 23 الثانی 1340 ہجری مطابق 11 پوہ 1978 بکرمی بروز اتوار ہوئی۔ حضور قبلہ حضرت جی صاحب کی ذات گرامی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا وجود اس دورِ حاضر میں بے مثل خزانہ رحمت منبع جود وسخا۔ بے سہاروں کا سہارا۔ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے انسانوں کے وسیلہ مغفرت، آپ کی ذات باصفات کی تعریف سے یہ ناقص عقل عاجز ہے۔ کیا کیا تحریر کروں۔ دردر کے ٹھکرائے ہوئے انسان یہاں آتے ہیں تو پھر اسی در کے ہو کر دامن گوہر سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ نہ انہیں کسی ولی اللہ کی ضرورت نہ کسی پیر کی مریدی کی ضرورت رہتی ہے۔ پریشان حال دنیا والوں کے ستائے ہوئے آتے ہیں تو سکونِ قلب اور دین و دنیا کی دولت سے مالا مال و مسرور ہو کر جاتے ہیں۔ آپ کی نگاہ جس پر پڑھ جائے یا ایک بار آپ کی مجلس میں حاضر ہو گیا پانچ وقت کا نمازی بن جاتا ہے۔ جاہل دروازے پر صدقِ دل سے آ جائے تو حافظ و عالم و حاجی بن کر جاتا ہے۔ آپ کا خلق عظیم سب کے لئے یکساں، آپ کا جلال سب پر حاوی، آپ کی عاجزی سب پر عیاں، آپ کا عمل درس شریعت اتباع سنت رسول ﷺ، آپ کی مجلس غوطہ رحمت خداوندی، آپ کی محبت سرفرازی دوجہاں، آپ کا طرزِ عمل سلف صالحین کی یاد تازہ کرتا ہے۔ تجدید دین کی خاطر دن رات آپ کی قربانی بے مثل و مثال ہے۔ دینی مدارس اور تعمیر مساجد، قریہ قریہ، گلی گلی، کوچہ کوچہ نورِ حق کی جلوہ گری ہے۔ خدمت خلق میں بھی پیش پیش۔ ہر انسان فخر اور سکونِ قلب محسوس کرتا ہے۔ آپ کے زیر نظر حافظ صاحبان اور حافظہ حاجی صاحبان کی تعداد کا شمار از حد مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے۔ دن رات نئی نئی مساجد اور درس کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک آپ کی ذاتی

Marfat.com

مساجد جن میں آپ کی جزوی یا پوری تعمیر میں حصہ لیا ہے 121 میرے علم میں آئی ہیں اور 197 درس جو آپ کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ تعداد زیادہ بھی ہو سکتی ہے مگر جتنی میری معلومات ہے اس کے مطابق تحریر کر رہا ہوں۔ آگے چل کر تفصیل سے تحریر کروں گا تا کہ قاری کو سہولت ہو جاوے کہ کس کس مقام پر مسجد اور درس ہیں۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دربار شاہی کی ہمیشہ سلطنت لازوال قائم رکھے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا قیامت قائم ودائم رکھے اور آپ کے زیر سایہ ہمارا خاتمہ بالخیر سب کا ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ نبیک الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت بابا سائیں فتو رحمتہ اللہ علیہ قادری نوشاہی ماہل شریف قمروٹی ضلع کوٹلی

زبدۃ العارفین، سراج السالکین پیر اکمل حضرت بابا سائیں فتو قادری نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار اکابر اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپؒ مستجاب الدعوات ولی اللہ تھے۔ آپؒ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ آپؒ کے حلقہ ارادت میں ایک مخلوق خدا پائی جاتی ہے۔ علاقہ مہینڈر پونچھ کے مشہور ولی اللہ اور جید عالم دین پیر مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب قادری نوشاہی نقشبندی پمروٹی سرنکوٹی آپ کے خلیفہ مجاز تھے جو روحانیت کے درجات میں نائب خلیفہ حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ المعروف نائب بغداد جانے جاتے ہیں۔ آپ کے مرید صادق اور جانشین حضرت بابا سائیں کالو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی روحانیت کے چمکتے ستارہ تھے۔ آپؒ سے بھی بے شمار کرامات زبان زد خلائق ہیں۔ المشہور شاعر و پیر محمد صالح شاہ قادری چشتی پاک پتنؒ۔ ان کے صاحبزادے پیر غلام مزمل شاہ چشتی قادری پاک پتنؒ، ودیگر اولیائے کرام آپ کے عقیدت مند اور مداح کناں ہیں۔ آپ کا مزار پاک ضلع ہیڈ کوارٹر کوٹلی سے مشرق میں فتح پور تھکیالہ کی جانب جاتی ہوئی پختہ سڑک تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع چھپریاں ماہل شریف بازار سے بجانب دائیں ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ دربار شریف کی جگہ کا قدیمی نام جھلی والی ماہل ہے جو موضع کھڈ گوجراں میں واقع ہے۔ دربار شریف تک پختہ سڑک جاتی ہے جو سابق وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر سردار سکندر حیات خان کی ذاتی توجہ سے مکمل ہوئی۔ دربار شریف کی توسیع سردار فاروق سکندر ممبر کشمیر کونسل بن سردار سکندر حیات خان نے کروائی۔

Marfat.com

سردار سکندر حیات خان کے والد محترم سابق ممبر قانون ساز اسمبلی سری نگر جموں وکشمیر (پرجا سبھا) بھی حضرت قبلہ سائیں فتو رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ آپ کے والد سردار فیروز خان، دادا سردار اللہ دتہ خان بلکہ سارا کریلوی خاندان حضرت سائیں" کا عقیدت مند چلا آ رہا ہے۔ مزار شریف پختہ تعمیر شدہ ہے۔ اندر جانے اور باہر آنے کے راستے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بیرونی برآمدہ میں کافی زائرین بیٹھ کر عبادت/ فاتحہ خوانی کر سکتے ہیں۔ مزار شریف کے اندرونی حصہ میں حضرت بابا سائیں فتو بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے جانشین خلیفہ حضرت بابا سائیں کالو بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبور شریفہ ہیں جبکہ بیرونی حصہ مضافات میں حضرت سائیں کالوؒ کی اولاد امجاد (مرد و خواتین) کی قبور ہیں۔ دربار عالیہ کے ساتھ تقریباً چھ سات کنال اراضی ہے۔ چیل کے دو تین درخت ہیں جن میں وہ بڑا درخت بھی متصل واقع ہے جو حضرت بابا فتوؒ کی دعا سے خشک منڈالہ سے سبز چیڑ میں تبدیل ہوا۔ اس رقبہ میں ایک پختہ جامع مسجد، لنگر خانہ، رہائشی کمرہ جات ہیں۔ جامع مسجد شریف میں پانچوں وقت باجماعت نماز ہوتی ہے۔ اس وقت قاری ذوالفقار احمد قریشی ساکن قمروٹی امامت اور درس و تدریس کے لئے تعینات ہیں۔ 40/50 طلباء و طالبات قرآنی تعلیمات حاصل کر رہے ہیں۔ نماز جمعہ قاری محمد رشید قریشی آف قمروٹی پڑھاتے ہیں۔

لنگر شریف کے پانچ کمرے مع برآمدہ ہیں۔ تہہ خانے برائے سٹور اور زائرین کی رہائش کے لئے تین ہال موجود ہیں۔ دیگر ملازم لنگر پکانے اور تقسیم کرنے کے لئے ملک محمد اکرم اور محمد عرفان تعینات ہیں۔ زائرین کو لنگر شریف باقاعدہ طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اخراجات زائرین کی جانب سے چڑھاوے، نیازیں وغیرہ سے پورے کیے جاتے ہیں۔ دربار عالیہ کا انتظام و انصرام حضرت بابا سائیں کالو رحمۃ اللہ علیہ کے تینوں بیٹوں کی اولاد کرتی ہے جو مشترکہ طور پر دربار عالیہ کے گدی نشین تصور ہوتے ہیں۔ حضرت بابا سائیں فتو رحمۃ اللہ علیہ کا رہائشی مکان حضرت سائیں عاشق حسین مدظلہ العالی بن سائیں سید عالمؒ بن حضرت سائیں کالوؒ کے قبضہ میں ہے جہاں پر بابا سائیں فتوؒ کے تبرکات، مصلّٰی، ٹوپیاں، کرتہ، کڑے، موزے، حقہ وغیرہ موجود ہیں۔ ساتھ والے کمرہ میں "مچ" آگ جلانے کی جگہ بھی موجود ہے۔ راقم الحروف نے بمعیت ماسٹر محمد عارف مغل سینئر مدرس ساکن ٹنگل فتح پور تھکیالہ

Marfat.com

تبرکات کی زیارت کر کے روحانی تسکین حاصل کی۔ قبلہ سائیں عاشق حسین مدظلہ العالی، سائیں فضل حسین مدظلہ العالی، سائیں صابر حسین مدظلہ العالی، سائیں محمد جہانگیر مدظلہ العالی، سائیں آفتاب حسین مدظلہ العالی، سائیں شاہ روم مدظلہ العالی وغیرہ سے ملاقات ہو کر معلومات اخذ کیں جن کا انحصار سینہ بہ سینہ روایات پر ہے۔

سائیں صاحبان ودیگر علاقہ کے معمر بزرگوں کے مطابق حضرت بابا سائیں فتو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ راجوری شہر کے نزدیک ڈونگی ڈنہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نسبتاً مغل برادری اور مسلکاً قادری نوشاہی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ راجوری ڈونگی سے نیکہ پنج گرائیں تشریف لائے۔ وہاں کچھ عرصہ رہے اور وہاں کے مقامی سائیں کالوکو "لے پالک بیٹا" کے طور پر اپنے ساتھ لے کر پالا اور جسمانی و روحانی پرورش کی۔ وہاں سے آپ چھجلہ منکوٹ تحصیل مہینڈر تشریف لائے۔ یہاں صرف چھ ماہ تک رہے۔ وہاں سے چل کر سنگھروی ٹوپہ موضع کھنڈہار آئے جہاں اُن کا سو کنال سے زائد ملکیتی رقبہ موجود تھا۔ اب محمد رشید وغیرہ پسران کرم الٰہی حجام سکنہ کھنڈہار (کاشتکاراں) کو منتقل ہو چکا ہے۔ وہاں سے آپ ٹنگل داخلی میرہ آئے۔ مکان، پختہ جامع مسجد نورانی بنائی، باغ لگایا۔ میٹھے چشمے کی باؤلی بنوائی اور رہائش اختیار کی۔ رقبہ تقریباً 17/18 کنال زیر تصرف رہا۔ لنگر شریف جاری کیا اور عوام الناس کو فیض پہنچایا۔ آپؒ کے کھڈ گوجراں منتقل ہونے کے بعد بیٹھک ہذا کا انتظام وانصرام سائیں منگا اور پھر ان کے بیٹے سائیں اکبرؒ کرتے رہے۔ عرس شریف 13 پوہ کو ہوتا ہے۔ 62-1961ء میں سائیں اکبرؒ کے فوت ہونے کے بعد بیٹھک کا انتظام وخدمت صوفی جان محمد ولد کالا قوم مغل ساکن ٹنگل انجام دے رہے ہیں۔ موقع پر بیٹھک، درخت ہاڑی کے اردگرد چار دیواری کچی بنی ہوئی تھی۔ اب درخت خشک ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ اب پختہ چار دیواری صوفی جان محمد مدظلہ العالی کے پسران مسمیان محمد عارف، حاجی محمد شکور، محمد خالد، محمد فاروق، عبدالرؤف، محمد اشتیاق ودیگر اہل دیہہ نے مل کر بنوائی ہے۔ حضرت بابا سائیں فتوؒ کے ورثاء حضرت سائیں کالوؒ کی اولاد نے یہ جگہ اب صوفی جان محمد مدظلہ العالی کو دے دی ہے اور وہی اس بیٹھک کے واحد منتظم ہیں۔ عرس کے لئے کھلی جگہ دلائی گئی ہے۔

روایت ہے کہ سائیں کالو رحمتہ اللہ علیہ کی مغل برادری سے ان بن رہتی تھی۔ غالباً اسی وجہ

Marfat.com

سے یہ جگہ چھوڑی۔ واللہ اعلم۔ روایات کے مطابق ٹنگل داخلی میرہ تحصیل مہینڈر سے منتقل ہو کر آپؒ پہلے آگہار کھڈ گوجراں بخانہ نمبردار الٰہی بخش آئے۔ وہاں تیرہ برس رہے۔ وہاں سے نمبردار صاحب کے اپنی ملکیتی اراضی بنام "جھلی والی مائل" تحفتہً دی۔ کھڈ گوجراں کے دیگر نمبرداروں نے بھی ملحقہ رقبہ دیا اور آپ یہاں منتقل ہوئے جہاں پر آج کل دربارِ عالیہ حضرت سائیں فتو بادشاہؒ ہے اور مائل شریف المعروف سائیاں نی مائل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پورا گاؤں آبادی سائیں صاحبان کی ہے۔

آپ کی کرامات: آپ کی بے شمار کرامات زبانِ زدِ عام ہیں۔ مختصر طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت بابا سائیں کملا بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ قادری نوشاہی دربارِ عالیہ موہڑہ شریف فتح پور تھکیالہ آپ کے ہم عصر تھے۔ ملاقاتیں اور چشمک ہوتی رہتی تھی۔ ایک دفعہ آپ موجودہ دربارِ عالیہ کے متصل چیڑ کے سوکھے ہوئے منڈالہ درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ سائیں کملا بادشاہؒ نے فرمایا کہ سوکھے درخت کے نیچے بیٹھ ہوئے ہو۔ اگر فقیری ہے تو اِسے ہرا کے، اِس کے نیچے بیٹھو۔ حضرت فتوؒ نے فرمایا۔ اگر تم فقیر ہو تو گھوڑی پر سوار رہ کر کھنڈیال پہاڑی پر چڑھ کر تھکیالہ جاؤ تب مانوں گا۔ چنانچہ دونوں میں چشمک ہوگئی۔ سائیں فتو بادشاہؒ کی دعا سے چیڑ کا سوکھا ہوا درخت ہرا ہو گیا جو آج تک موجود ہے اور بابا سائیں کملا بادشاہؒ گھوڑی پر سوار ہر کر دشوار گزار چڑھائی کھنڈیال پہاڑی عبور کر کے اپنے گھر تشریف لے گئے۔

۲۔ روایت ہے کہ سردار فتح محمد کریلوی مرحوم کے دادا رُستم خان نے سائیں فتو رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آکر دعا کے لئے عرض کی اور کہا کہ ہمارے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے۔ آپؒ دعا فرمائیں۔ آپؒ نے دعا فرما کر کہا کہ آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام اللہ دتہ رکھنا۔ وہ علاقہ بھر میں مشہور و معروف صاحبِ اقتدار ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سردار اللہ دتہ خان کو مہاراجہ نے جاگیر عطا کی۔ ان کے بیٹے سردار فیروز خان مشہور نمبردار ہوئے۔ سردار فیروز خان کے بیٹے سردار فتح محمد خان کریلوی مرحوم بارہ سال تک جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے ممبر، آزاد جموں و کشمیر کونسل میں سٹیٹ کونسلر، آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے بانی رہنما اور ہر دلعزیز عوامی لیڈر رہے۔ سردار فتح محمد خان کریلوی مرحوم کے ہونہار صاحبزادے سردار سکندر حیات خان

Marfat.com

صاحب دودفعہ وزیراعظم آزادحکومت ریاست جموں وکشمیر۔دودفعہ صدرریاست آزادجموں وکشمیر۔قائد ایوان آزادجموں وکشمیرقانون سازاسمبلی، جنرل سیکرٹری پاکستان قومی اتحادوغیرہ عہدوں پرفائز رہے۔ ان کے چھوٹے بھائی سردارمحمدنعیم خان وزیرمال وجنگلات آزادکشمیر۔تین دفعہ ممبرقانون سازاسمبلی اور ممبرکشمیرکونسل تعینات رہے جبکہ سردارسکندرحیات خان کے صاحبزادے سردارفاروق سکندرخان کشمیر کونسل کے ممبررہے۔کہاجاتا ہے کہ اس خاندان کوباباسائیں فتوبادشاہؒ کی دعانے اقتدار سے نوازا ہے۔

اسرارالاولیاء چشت کے صفحہ نمبر 343 پرحضرت محمدصالح شاہ نے منظوم واقعہ لکھا ہے۔

۳۔ روایت ہے کہ پنوں کھڈ گوجراں کے حاجی چوہدری نورالدین کے والدمحترم چوہدری امام الدین مرحوم کے وقت ترکھان برادری کے آدمیوں نے ان کی جگہ پرگھراٹ بنوالیا جوکہ گوجروں نے حملہ کرکے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ترکھان حضرت باباکملابادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جاکرفریادی ہوئے۔آپؒ نے فرمایاجاؤ!وہ گھراٹ میں مکئی کے دانے ڈالیں گے نیچے سے خون نکلے گا۔چنانچہ ایسے ہی ہونے لگا۔گوجربرادری والوں نے باباسائیں فتوؒ کے پاس آکرفریادکی اورمعاملہ بتایا۔آپؒ نے فرمایا گھراٹ ایک گزآگے پیچھے بناؤ۔ان شاءاللہ آٹادے گا۔پھرآپ نے قمیض اُٹھا کراپنی دکھائی اور فرمایا کہ میں نے بھائی کملابادشاہؒ کی دوگولیاں کھاکرآپ کے لئے کام کروایا ہے۔پشت پردوگولیوں کے نشانات موجود تھے۔

۴۔ آپؒ نے وصال سے پہلے فرمایا تھا کہ چیڑ کے درخت کے چھلکے (سکڑے) جوآدمی کھائے بیماری سے شفاءہوگی۔چنانچہ کوڑھ ودیگربیماریاں چیڑ کے چھلکے کھانے سے دورہوجاتی ہیں۔

پیرغلام مزمل شاہ چشتی فریدی پاکپتنی حال قمروٹی مائل شریف ضلع کوٹلی نے اپنی کتاب "اسرار الاولیاءسیف چشت" کے صفحہ نمبر 288 پردرج ذیل منظورخراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

واہ واہ ولی کامل جتی ستی ہیں توں
منزل بہت اُچی اولیاء تری
ولی ہون وکیل خدا اگے
ضائع جائے نہ کوئی دُعا تری

Marfat.com

ہیں توں قطب دربار خدا اندر
من دا ہے ہر گل خدا تری
سکی چیل نوں توں مُڑ ہرا کیتا
موڑی کوئی نہ رب رضا تری
اوتر ہون سوتر کوڑھے ٹھیک ہوون
ہر مرض وچ ہے شفاء تری
میرے سر مصیبتاں جو آئیاں
جھلیاں کہیہ سب وچ نگاہ تری
کر امداد میں سخت مجبور ہویا
بیٹھا وچ آ کے خانقاہ تری
بوہڑ جلد بابا سائیں فتو کالو
ڈھیری مَل بیٹھا مزمل شاہ تری
کر امداد فریاد مری وی بابا فتو سائیں
ہوئے سوال قبول مزمل منے یار دعائیں

کتاب ''مخزن اسرار آفتاب غوثیہ'' سوانح حیات حضرت حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نوشاہی نقشبندی نائب بغدادی پیر وٹ شریف سرن کوٹ مصنفہ پیر سیّد محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی سجادہ نشین درگاہ پیر وٹ سرنکوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر کے صفحہ نمبر 22 پر تحریر کیا ہے۔

پیر کامل جناب سائیں فتوح الدین صاحب علیہ الرحمتہ کی وفات

اسی دور میں جناب پیر کامل سائیں فتوح الدین علیہ الرحمتہ کی طرف سے جناب قبلہ صاحب موصوف کو نامہ مقدس ملا کہ جلد تشریف لاویں تاکہ ملاقات ہو سکے۔ کیونکہ ہمارا وقت قریب ہے اور یہاں سیجانے سے قبل میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کر جاؤں۔ میں آپ کا

Marfat.com

منتظر ہوں۔

حضور قبلہ صاحب موصوف یہ ارشاد ملتے ہی کھنڈہار شریف پہنچے تو قبلہ سائیں صاحب حضور کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوئے اور تاجِ خلافت آپ کے سر پر رکھا اور فرمایا سلسلہ قادریہ عالیہ میں لوگوں کو سرفراز فرمائیں۔ عوام کو بیعت فرما کر روحانیت سے روشناس فرمانویں۔

سراج القصص مصنفہ پیر سید مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نقشبندی پر وٹی کی طباعت کے لئے حرفِ اوّل میں پیر سید مشتاق حسین شاہ بخاری کے مطابق حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے سن 1919 عیسوی میں وفات پائی۔ اس سے قبل بھی آپ نے پیر کامل حضرت سائیں فتو بادشاہؒ کے دربار پر حاضری دی بلکہ ان کے سوانح نگار اور صاحبزادے حضرت پیر محمد مقبول ساہ بخاری پر وٹیؒ نے مخزن اسرار کے صفحہ نمبر 65-66 پر ''اللہ'' کا نعرہ لگا کر خانقاہ کا تالہ کھولنے اور تین رات دن اندر رہنے کی کرامت درج کی ہے۔ ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مولوی حبیب اللہ شاہ بخاریؒ اپنے پیر کامل سائیں فتوؒ سے بعد میں فوت ہوئے۔ اس طرح سائیں فتو بادشاہؒ کے زمانہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بہر حال آپ کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وصال معلوم نہیں ہوسکی۔ کسی کتاب میں ذکر موجود نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی روایت ملی ہے۔

آپ کے ''لے پالک بیٹے'' حضرت بابا سائیں کالو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی

خاندانی سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ نیکہ بنج گرائیں تحصیل راجوری کے مقامی باشندہ اور مغل برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن میں ہی حضرت بابا سائیں فتو رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو لے پالک بیٹے کے طور پر اپنی کفالت میں لے لیا تھا اور ساری عمر اپنے ساتھ رکھا۔ آپ کی جسمانی اور روحانی پرورش کی اور اپنا وارث قرار دیا۔ آپ نے بھی کمال تندہی سے اپنے پیر و مُرشد کی خدمت کی۔ زائرین کی خدمت، لنگر وغیرہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا اور بعد از وفات سائیں فتو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ شریف کا انتظام والصرام کیا۔ عقیدت مندوں، مریدوں، زائرین کی دلجوئی کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ

Marfat.com

کے مطابق مریدین کی تربیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی زوجہ محترمہ نے انتظام سنبھالے رکھا۔ پھر آپ کی اولاد در اولاد یہ مقدس فریضہ انجام دے رہی ہے۔

آپ کی کرامات:

۱۔ بابا سائیں کالو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک عرس کے موقع پر اعلان کیا کہ کیا سب لوگ لنگر کھا چکے ہیں۔ کوئی باقی تو نہیں ہے تو بابا کرمو گوجر نے کہا کہ میں نے روٹی نہیں کھائی، نہ ہی کھاؤں گا۔ میں غریب ہوں، مجھے ہمیشہ کے لئے روٹی دیں۔ چنانچہ آپؒ نے دعا کی۔ خوشحال ہو گئے اور بابا کرمو کا بیٹا غلام محمد مشہور ہوا۔

۲۔ مقدم جمالی گیائیں گوجراں والا کی والدہ سائیں کالوؒ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میرے لئے بیٹے کی دعا کریں۔ آپ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ سات ماہ کے بعد بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام جمالی رکھنا۔ نشانی بتائی کہ اس کی ایک انگلی نہیں ہوگی۔ چنانچہ پیش گوئی کے مطابق بیٹا پیدا ہوا جو مشہور چوہدری گزرا ہے۔ ان کا بیٹا چوہدری منشی نائب تحصیلدار مشہور و معروف شخصیت موجود ہے۔

۳۔ جمعرات کے دن شیر آ کر پاؤں کے تلوں کو چاٹتا تھا اور سائیں کالوؒ اس پر سواری کرتے تھے۔

۴۔ گیائیں گوجراں کے ایک شخص کے پاس کالا بکرا تھا۔ حضرت سائیں کالوؒ وہاں گئے ہوئے تھے۔ مالک نے بکرے کو کالو کہہ کر بُرے الفاظ سے پکارا۔ آپ نے سن کر کہا کہ اب ایک کالو رہے گا۔ بکرا فوری طور پر گر کر مر گیا۔

حضرت بابا سائیں کالو رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد

۱۔ سائیں میراں بخش رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ سائیں جھلا رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ سائیں سید عالم رحمتہ اللہ علہ

Marfat.com

۱)۔ سائیں میراں بخشؒ کے دو بیٹے سائیں نور عالم اور سائیں شیر عالم تھے۔سائیں نور عالم کے سائیں محمد شریف مرحوم اور سائیں فضل حسین مدظلہ العالی باحیات ہیں۔سائیں فضل حسین کے سائیں محمد عارف ہیں۔سائیں شیر عالمؒ کے چار بیٹے سائیں محمد اعظم مرحوم، سائیں صابر حسین مدظلہ العالی، سائیں محمد مفاسب اور سائیں محمد نازک ہیں۔

۲)۔ سائیں جھلا رحمتہ اللہ علیہ:

آپ کے پانچ بیٹے:۔ سائیں لہب دین، سائیں وہاب دین، سائیں محمد عالم مرحوم، سائیں منشی مرحوم، سائیں چراغ عالم مرحوم،

سائیں لہب دین کے سائیں آفتاب حسین اور دیگر اولاد موجود ہے۔

۳)۔ سائیں سید عالم رحمتہ اللہ علیہ کے چار بیٹے تھے

سائیں غلام محمد مرحوم، سائیں امیر زمان مرحوم، سائیں محمد شفیع اور سائیں عاشق حسین مدظلہ العالی، سائیں امیر زمان کے بیٹے سائیں شاہ روم ہیں۔

سائیں عاشق حسین صاحب حضرت سائیں فتو بادشاہؒ والے رہائشی مکان میں رہتے ہیں جو انہیں ورثے میں ملا ہے۔تبرکات وغیرہ ان کے پاس ہیں۔ان کے پاس حاضر ہو کر حالات دریافت کیے گئے۔تبرکات کی زیارت کی۔ماسٹر محمد عارف مغل آف ٹنگل تحصیل فتح پور تھکیالہ بھی ہمراہ رہے۔موجودہ وقت میں گدی نشین حضرت سائیں کالوکی اولاد مشترکہ طور پر انتظام چلا رہی ہے اور حصہ دار ہے۔

حوالہ جات

ا۔ تاریخ اقوام پونچھ مصنفہ مولانا محمد دین فوق صفحہ نمبر 265

۲)۔ تاریخ اولیاء راجپوت مولفہ راجہ محمد انور خان جنجوعہ صفحہ نمبر 76

۳)۔ سوانح حیات پیر حبیب اللہ شاہ بخاری پمروٹی موسومہ

مخزن اسرار آفتاب غوثیہ مصنفہ پیر محمد مقبول شاہ بخاری پمروٹی المعروف متو پیر صاحب

صفحات نمبر 16 تا نمبر 18، نمبر 22 تا 23، نمبر 51 تا 53، صفحہ نمبر 64 تا 65

۴)۔ سوانح حیات سائیں کملا بادشاہؒ مولفہ پروفیسر چراغ حسین صفحہ نمبر 52 تا 53

Marfat.com

۵)۔ خودنوشت سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم درّانی آف بھاٹہ دھوڑیاں مہینڈر صفحہ نمبر 36 مرتبہ: محمد فضل شوق

۶)۔ اسرارالاولیاء مصنفہ پیر غلام مرزل شاہ ماہل شریف ضلع کوٹلی

۷)۔ سینہ بہ سینہ روایات سائیں صاحبان ودیگر معززین

کتاب اسرارالاولیاء سیف چشت مصنفہ پیر غلام مرزل شاہؒ بن پیر محمد صالح شاہؒ ماہل شریف قمروٹی ضلع کوٹلی آزاد جموں و کشمیر کے صفحہ نمبر 287 پر حضرت سائیں فتّو وسائیں کالوؒ کے سلسلہ میں مداح وکرامت منظور درج ہوئی ہے جوکہ ذیل میں من وعن تحریر کی جاتی ہے۔

"مدح وکرامت دربار بابا سائیں فتّو وسائیں کالوؒ ماہل شریف"

ماہل شریف ہے روضہ سوہنا نالے رونق بھاری
سائیں فتو تے کالو جتھے جانے دُنیا ساری
واہ محبوب الٰہی بزرگ روشن دوہاں جہاناں
کشف کرامت ظاہر دِی تک لو آن نشانیاں
چھڈن جاگیراں بھن نہ کدھرے منزل ولی کمائے
آخر ایتھے ڈیرہ لایا خلقت سیس نوائے
جس دم ماہل میدان اندر آ مجلس ڈیرہ لایا
رُکھ اِک چیل پرانا عاجز تکیا سکیا ہویا
ڈال کھٹے بُھر بُھر ہویا سکڑے بیخ جو کھاوے
جیونکر رب آخیر کوڑھے دا رنگ وجود گماوے
آیا رحم ولی نوں آخر تک کے رُکھ اُس تائیں
ہتھ اوٹھا بھر خلقت تائیں آکھیا کرو دعائیں
ہوئی دعاؔ منظور ولی دی سنیا باری تعالیٰ
رُکھ شتابی ہریا آخر رنگ بنا کے اعلیٰ

Marfat.com

سوہنا رنگ نورانی چڑھیا دن دن لاٹاں مارے
ظاہر کشف کرامت دسی کامل ولی پیارے
بول زباں نورانی وچوں دسیا آخر واری
جو کوئی سکڑا اس دا کھاسی جاسی سب بیماری
واہ واہ رب دا ولی الٰہی خلقت بیش پہنچاوے
کھڑے عذاب بیماراں تائیں جو کوئی سکڑا کھاوے
پوریاں سب مراداں ہوون کامل ولی الٰہی
اوتراں تائیں سوہتر کردا کھڑدا کوہڑ ہزاراں
واہ واہ روضہ عجب نورانی ماہل شریف بہاراں
سوہنی جگہ نورانی رونق لگدی بہت پیاری
ہاڑ ساون وچہ ہوا تے پانی ٹھنڈے جیونکر ناری
ماہل شریفوں نظر آوے چار چوفیرا بھائی
پیر لسوڑا تے پیر وڈیسر نالے جو کر جاہی
نظر پلا نہ ہر دم آوے ہور بناہ جو ساری
ڈرکٹی تے پنجن چڑھوئی بی سنگیام پیاری
قلعہ تھروچی دِسدا سوچی سہر جو فجو خاناں
چنہہ گلی تے پیر کلنجر دِسدا ولی زباناں
کئی کراماتاں ہور ولی دیاں لکھیا اِک حوالہ
شان بیان مزمل ولیاں جانے باری تعالیٰ
کر امداد فریاد میری وی بابا فتو سائیں
ہوئے سوال قبول مزمل منگے یار دعائیں

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

شجرہ شریف بسلسلہ قادریہ نوشاہیہ

الٰہی عزوجل واحد یایزال منزہ بحرمت سرورکونین فخرے موجودات سیّد الانبیاء، محبوب خدا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت علی مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت میراں پیرانِ پیر سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عبدالوہاب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابونصر محمد کوفی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد علی صوفی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مسعود اسرار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر علی شاہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد شاہ میر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد غوث اوچی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد معروف مظہر العجائب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سخی شاہ سلیمان رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی نوشو گنج بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سچیار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت برخوردار خیر الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضل رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد شاہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سائیں فتوح الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد مولوی حبیب اللہ شاہ نائب بغداد رضی اللہ عنہ

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

دربار بابا زاہد شاہ زندہ ولی رحمتہ اللہ علیہ

موضع منکوٹ تحصیل مہینڈر، ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر (مقبوضہ بھارت)

حضرت بابا زاہد شاہ زندہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پاک موضع منکوٹ نزد چھجلہ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر میں ہے۔ روایت ہے کہ آپ "حضرت شیخ مسعود فرید الدین گنج شکر کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے بیٹے شیخ بدر الدینؒ کی اولاد پاکپتن سے چل کر سیالکوٹ بمقام کوٹھ چشتیاں آئے اور وہاں سے حضرت بابا زاہد شاہ زندہ ولی رحمتہ اللہ علیہ موضع منکوٹ تحصیل مہینڈر وارد ہوئے۔ یہاں اپنے لئے قبر کھدوانے لگے تو قبر میں پتھر آ گیا۔ انہوں نے پتھر پر قدم رکھا اور وہ قدم کے نشان سمیت قبر سے باہر آ گیا۔ آپ قبر میں بیٹھ گئے تو قبر بند ہوگئی۔ گھوڑی خالی کوٹھ چشتیاں چلی گئی جہاں بہن مائی مستانی رحمتہ اللہ علیہا دیکھ کر حیران ہوئی اور اسی گھوڑی پر سوار ہو کر منکوٹ آ گئیں۔ قبر اور بھائی کے قدم کے نشان دیکھ کر رونے لگیں۔ قبر کے اندر سے آواز آئی کہ آؤ دونوں اکٹھے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؒ بھی زمین شق ہو کر اندر چلی گئیں اور دونوں قبر وہاں اکٹھی موجود ہیں۔

یہ واقعہ حضرت پیر غلام مرسل شاہ بن حضرت پیر محمد صالح شاہ بن پیر میراں شاہ بن شیخ محمد بخش بن شیخ شمس الدین بن شیخ غلام شاہ بن شیخ فقیر شاہ بن شیخ محمد زاہد شاہ زندہ ولیؒ دربار عالیہ منکوٹ تحصیل مہینڈر ضلع پونچھ نے اپنی کتاب 'اسرار الاولیاء سیف چشت، جمالِ حُسن گلزار عشق' کے صفحہ نمبر 73-372 پر منظوم طور پر بیان کیا ہے جو من وعن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ا۔ بابا زاہد شاہ زندہ ولی و بہن مائی مستانیؒ دربار پہاڑ منکوٹ شریف تحصیل مہینڈر نزد چھجلہ مقبوضہ کشمیر

فضل رب دا سب تے محمد صدقے
چار یار دے کرم احسان پیارے
غوث پاک اجمیر دے فیض سارے
شکر گنج دے شیر جوان پیارے

Marfat.com

زاہد شاہ ، مائی مستانی جو بہن بھائی
لکھاں اونہاں دی جو داستان پیارے
سیالکوٹ کوٹھ چشتیاں توں آن منکوٹ
لگے اپنی قبر کڈھان پیارے
آیا قبر وچہ پتھر جاں قدم رکھیا
باہر پھینکیا پنجہ نشان پیارے
بیٹھے قبر دے وچہ چا بند ہوئی
زندہ ولی کرامت واہ سبحان پیارے
گھوڑی گئی واپس کوٹھی چشتیاں جاں
بہن ویکھ ہوئی حیران پیارے
بہن گھوڑی پر بیٹھ سوار ہوئی
پہنچ آئی وچہ منکوٹ دے آن پیارے
پہنچی بہن تے ویکھیا آن جس دم
قبر ویر دی قدم نشان پیارے
بہن رونے لگی ویر آواز دتی
آ جا اکٹھیاں کراں گزران پیارے
حکم رب تھیں بہن بھی غائب ہو گئی
قبراں دوئے اکٹھیاں عالی شان پیارے
زندے بہن بھائی کامل ولی رب دے
دو جگ وچہ فیض ورتان پیارے
آوے کوئی سوالی نہ کدی خالی
خیر اوتراندی جھولی پان پیارے

Marfat.com

مزمل شاہ اولاد دی فریاد سن

دو جگہ رہنا مہربان پیارے

حضرت شیخ بابا محمد زاہد شاہ زندہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کے پڑپوتے، حضرت فقیر شاہ کے بیٹے حضرت غلام شاہ کے بیٹے، حضرت شیخ شمس الدین کے بیٹے، حضرت شیخ محمد بخش کے تین بیٹے۔ حضرت گامے شاہ وحضرت چنن شاہ، حضرت میاں شاہ کی اولاد موضع قمروٹی ضلع کوٹلی اور مالل شریف ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں آباد ہے۔ حضرت میراں شاہؒ کے حضرت فیروز شاہ، حضرت محمد صالح شاہ، حضرت فاضل شاہ اور حضرت صادق شاہ ہوئے ہیں۔ حضرت صادق شاہ لاولد رہے۔ حضرت فاضل شاہ کی اولاد قمروٹی میں ہے۔ حضرت فیروز شاہ کے بیٹے منور شاہ اور منظر حسین شاہ ہیں۔ منظر حسین شاہ کے مشتاق حسین شاہ، محمد اسحاق شاہ، محمد اخلاق شاہ مالل شریف المعروف سائیاں نی مالل کے مقام پر رہائش پذیر ہیں۔

حضرت پیر محمد صالح شاہ چشتی فریدی پاکپتنی رحمتہ اللہ علیہ ولی کامل تھے۔ آپ کے عقیدت مند پاکستان اور آزاد جموں وکشمیر میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ آپؒ صوفی شاعر تھے۔ آپ کا صوفیانہ کلام دلوں کو روحانی تازگی بخشتا ہے۔ آپ قادر الکلام شاعر ہونے کے علاوہ سچے اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہور ومعروف پیر ومرشد تھے۔ آپ کی کئی کرامات بیان کی جاتی ہیں۔ آپ کا منظوم کلام آپ کے شاعر ابن شاعر بیٹے حضرت پیر غلام مزمل شاہ چشتی فریدی پاکپتنی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اسرار الاولیاء سیف چشت، جمالِ حُسن گلزارِ عشق" میں درج فرمایا ہے جو بار بار پڑھ کر ایمان تازہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

آپ کی زوجہ محترمہ حضرت بابا سائیں کالو بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت سائیں میراں بخش رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس اعتبار سے ددھیال کے علاوہ سسرال میں بھی اولیائے کاملین سے نسبت تھی۔ آپؒ نے 1976ء میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف مالل شریف میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کی اولاد امجاد:

آپؒ کے دو بیٹے حضرت پیر غلام مزمل شاہ چشتی اور حضرت پیر محبوب شاہ چشتی ہوئے۔ پیر

Marfat.com

محبوب شاہ چشتی کے تین بیٹے ہیں۔ا)۔پیر داؤد شاہ چشتی،۲)۔پیر وارث شاہ چشتی،۳)۔پیر سفارش شاہ چشتی، حضرت پیر غلام مزمل شاہ چشتیؒ کا ایک بیٹا پیر یعقوب شاہ چشتی ہے اور پیر یعقوب شاہ چشتی کے تین بیٹے ہیں۔

ا)۔پیر مودود شاہ چشتی،۲)۔پیر مخدوم شاہ چشتی،۳)۔پیر محترم شاہ چشتی

حضرت پیر غلام مزمل شاہ چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی

آپؒ پیر کامل، شاعر اکمل، صوفی باصفا، حضرت پیر محمد صالح شاہ چشتیؒ کے بیٹے اور حضرت میراں بخش رحمتہ اللہ علیہ ماہل شریف کے نواسے تھے۔آپ کی ولادت باسعادت سال 1942 عیسوی میں ہوئی۔ابتدائی دینی علم قبلہ پیر محمد صالح شاہ چشتی اور قبلہ مائی صاحبہ نے پڑھایا۔سکول میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔مولانا قمر زمان اور مولانا بقاء محمد سے دینی علم سیکھا۔چھوٹی عمر میں شعر لکھنے کا شوق تھا۔آپ کے والد صاحب بھی قادر الکلام صوفی شاعر تھے۔باپ بیٹے کی خط وکتابت بھی منظوم صورت میں ہوتی رہی۔سب سے بڑھ کر آپؒ کو ماں باپ کی دعائیں حاصل تھیں۔ددھیال اور ننھیال کی فضائیں اولیائے کاملین کی مہک سے پُر تھیں۔اولیائے کرام کی دعائیں بھی شاملِ حال تھیں۔آپ خوبصورت، خوب سیرت، دراز قد، گورے چٹے، نفیس لباس زیب تن رکھتے تھے۔آپ کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا جو کہ ایک ولی کامل کی نشانی ہوا کرتی ہے۔نہایت خلیق، ہمدرد، مہربان، غمگسار اور باعمل بزرگ تھے۔حضرت پیر غلام معین الدین گولڑوی کے مرید تھے۔ناچیز مولف کتاب ہذا محمد فضل شوق کو کئی بار آپ کی زیارت کرنے کا اتفاق ہوا۔ناچیز مولف کتاب ہذا کے غریب خانہ پر بھی تشریف لاتے رہے۔اگرچہ راقم الحروف کی پیری مریدی نسبت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سے ہے لیکن آپ اپنے مریدوں سے بڑھ کر شفقت فرماتے تھے۔میرے خاندان کے بے شمار افراد ہرنی مہینڈر مقبوضہ کشمیر، جبوکئی گوجرانوالہ پاکستان اور دیگر جگہوں پر آپ کے مرید اور عقیدت مند تھے۔میرے ماموں صوبیدار منشی خان مرحوم سے مریدانہ عقیدت کے علاوہ یارانہ تعلقات تھے۔اپنی کتاب ''اسرار الاولیاء'' میں صوبیدار منشی خان مرحوم کے دو خط بھی شامل کیے ہیں۔صوبیدار منشی

Marfat.com

خان مرحوم کی یہ دلی خواہش تھی کہ ان کی نمازِ جنازہ ان کے مرشد پاک پیر غلام مزمل شاہ چشتی پڑھائیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ صوبیدار صاحب مرحوم جبوکئی گوجرانوالہ فوت ہوئے۔ نعش وصیت کے مطابق حساب ٹنگل قبرستان نکیال میں والدہ مرحومہ کے پاس دفن کرانے کے لئے لائی گی۔ نہ جانے کہاں سے مُرشد کامل پیر غلام مزمل شاہ چشتی موقع پر پہنچ آئے اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔

آپؒ نے تصوف پر مشہور منظوم کتاب ''اسرار الاولیاء سیف چشت جمال حسن گلزارِ عشق'' تصنیف کر کے اپنے مریدوں، عقیدت مندوں اور عامتہ المسلمین کے لئے گراں قدر تحفہ کے طور پر چھوڑی جس میں حمد، نعت، مناقب، چار چار، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیائے عظام پاک و ہند کو منظوم خراج عقیدت، ہم عصر اولیائے عظام، عقیدت مندوں وغیرہ کے ساتھ منظوم خط و کتابت اور دینی وعظ ونصائح کی صورت میں تقریباً 400 صفحات پر مشتمل اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ نے دنیا کی بے ثباتی اور دیگر بے شمار موضوعات پر تصوف کے نکتہ نظر سے منظوم اظہارِ خیال فرمایا جو اسلامی اور دیندار حلقوں کے لئے رہنمائی کا کام دے گی۔ آپؒ نے 19 فروری 2005 عیسوی کو وصال فرمایا اور اپنے والدِ محترم پیر محمد صالح شاہ چشتیؒ کے مزارِ پاک کے متصل مدفون ہیں۔ آپ کا مزار مبارک زیرِ تعمیر ہے۔ کروڑوں کروڑوں رحمتیں ہوں آپ کے مزارِ پاک پر۔

شجرہ نسب پیر غلام مزمل شاہ فاروقی قریشی ماہل شریف قمروٹی ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر

پیر غلام مزمل شاہ بن پیر محمد صالح شاہ بن شیخ میراں شاہ بن شیخ محمد بخش، بن شیخ شمس الدین بن شیخ غلام شاہ بن شیخ فقیر شاہ بن شیخ زاہد شاہ زندہ ولی بن شیخ شرف الدین بن شیخ بھلول شاہ بن شیخ برورخردار بن شیخ اسماعیل بن شیخ زین العابدین بن شیخ نظام الدین بن شیخ سعد الدین بن شیخ فضل الدین بن شیخ معز الدین بن شیخ علاؤالدین بن شیخ بدر الدین بن شیخ مسعود فرید الدین گنج شکر بن شیخ جمال الدین بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین بن شیخ فرخ شاہ بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ بن شیخ وعظ اصغر بن شیخ اکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بلخی بن شیخ ادھم بن شیخ سلیمان بن شیخ ولی منصور بن شیخ ناصر الدین بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

میاں فقرالدین ترابی چشتی رحمتہ اللہ علیہ پٹھانا تیر مینڈر پونچھ

حضرت میاں فقرالدین ترابی چشتی رحمتہ اللہ علیہ موضع پٹھانا تیر تحصیل مینڈر ڈاک خانہ سلواہ علاقہ پونچھ جموں وکشمیر کے رہنے والے بزرگ ولی اللہ تھے۔ آپ کا تعلق گوجر گوت بڈھانہ سے تھا۔ آپ قادر الکلام صوفی شاعر تھے۔ آپؒ نے رومیٔ کشمیر میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کھڑی شریف میر پور کے صوفیانہ قصہ سیف الملوک کی طرز پر ''ضیاء القمر'' نامی کتاب پنجابی/ پہاڑی نظم میں تحریر کی ہے جو راقم الحروف نے دورہ مقبوضہ کشمیر پونچھ سے 2008ء میں خرید کر ساتھ لائی۔ اس کتاب میں عارفانہ انداز میں قمر شاہ بان اور رضیہ بیگم کا منظوم قصہ لکھا گیا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں صفت باری تعالی، بیان حضرت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، مدح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، مدح چار یار کبائر، شجرہ طیبہ سیدنا آدم علیہ السلام تا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درج ہے۔

قصہ کے آخر پر شجرۃ الفقراء القومیت گوجر کھٹانہ منظوم و دیگر خاندانی حالات درج کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب مینڈر پونچھ ریاست جموں وکشمیر میں سیف الملوک کی طرح محفلوں میں پڑھ کر لوگ روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ راقم الحروف نے ''ضیاء القمر'' سے حالات اخذ کیے ہیں۔ میاں صاحب کے بقیہ حالات قابل تحقیق ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

آستانہ عالیہ سُہروردیہ نوریہ نٹرول شریف سلواہ مہینڈر پونچھ

پیران سلوہ اور نٹرول کے مورثِ اعلیٰ پیر طریقت حافظ رکن الدین قدس سرہٗ تھے۔ آپ حافظ قرآن، صاحب بصیرت اور جید عالم دین تھے۔ سخاوت و مروت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ریاست جموں وکشمیر کے ہزاروں طالبان حق آپ کے دستِ حق پر دولت ایمان سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا مزار موضع وٹلی پیراں نزد چوآ سیدن شاہ چکوال میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے بیٹے پیر محمد غوث شاہ قدس سرہٗ سلوک کے شناور، تہجد گزار اور صاحب سلسلہ بزرگ تھے۔ آپ عابد و زاہد کے حیثیت سے معروف ہیں۔ آپ کا حلقہ ارادت نہایت وسیع تھا۔ وادی کشمیر، منڈی، سلواہ، رام پور، گاہڑا، بھدرواہ، کشتواڑ، نٹرول تک حلقہ ارادت قائم تھا اور ارادت مند روحانی فیض پاتے تھے۔ آپ کے تین فرزند تھے جن میں پیر محمد زمان شاہ مادرزاد ولی اور درویش تھے۔ بہت بڑے زمیندار ہونے کے باوجود نہایت سادہ مگر پُروقار بود و باش تھی۔ وٹلی پیراں ضلع چکوال اور سلواہ ضلع پونچھ میں کافی اراضی کے مالک تھے۔ وٹلی پیراں اور سلواہ میں درس و تدریس کے مراکز قائم کیے۔ طالبانِ حق دور دور سے آ کر اپنی پیاس بجھاتے۔ آپ کے قابل قدر بیٹے حضرت پیر جلال شاہ قدس سرہٗ تھے جنہوں نے سلواہ (مہینڈر) میں مستقل سکونت اختیار کر لی جہاں آپ نے 600 کنال اراضی اپنی گرہ خاص سے خریدی ہوئی تھی۔ دیدوال ضلع چکوال (پنجاب) کا ایک موچی ان کے گھوڑوں کی زین وغیرہ مرمت کیا کرتا تھا۔ اسے حضرت اپنے ساتھ لائے تھے اس کی خدمت سے خوش ہو کر تمام اراضی اس کے نام کر دی۔ اس کی اولاد آج تک وہاں قابض و مالک ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کشتواڑ سے اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ واپس اپنے گاؤں آ رہے تھے راستے میں ہندوؤں کی آبادی کا ایک گاؤں پڑتا تھا وہاں پر ایک پرانا اور سوکھا ہوا اخروٹ کا درخت تھا۔ ہندوؤں نے ازراہِ آزمائش کہا کہ اگر یہ سوکھا ہوا درخت ہرا ہو جائے تو اس گاؤں کے سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے۔ آپ نے اسی درخت کے نیچے جاء نماز بچھائی اور نماز شروع کی۔

Marfat.com

درخت کی چوٹی سے شاخیں نکلنا شروع ہوئیں۔ نماز پڑھ کر اُٹھے تو تمام درخت ہری بھری شاخوں سے لہلہا رہا تھا۔عقیدت مندوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور گاؤں کے تمام ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ کا مزار موضع سلواہ تحصیل مہینڈر (پونچھ) میں مرجع خلائق ہے۔آپ کے وصال کے بعد آپ کے بیٹے پیر گل بہار شاہ قدس سرہ آپ کے جانشین ہوئے جو اپنے والد گرامی کی طرح قابل قدر بزرگ تھے۔آپ کا حلقہ ارادت نہایت وسیع تھا۔کئی ایک کرامات اُن سے منسوب ہیں۔آپ کی شادی نڑول میں آباد مشہور راجپوت خاندان تھکیال (بگھال) خاندان سے ہوئی تھی۔سسرال سے وسیع اراضی موضع نڑول میں جہیز میں ملی اور آپ نے مستقل رہائش موضع نڑول تحصیل مہینڈر میں اختیار کر لی۔راہِ حق کی تلقین اور اصلاح احوال کے لئے موضع نڑول میں درس وتدریس کا سلسلہ قائم کیا۔

آستانہ عالیہ سہروردیہ نوریہ نڑول شریف

پیر پنجال کے فلک بوس کوہساروں اور برف پوش وادیوں کے دل آویز مناظر کی حامل تحصیل مہینڈر ایک مردم خیز علاقہ ہے جہاں کے باسیوں نے تحریک آزادی میں ہراوّل دستے کا کردار ادا کیا۔وہاں کے مجاہدوں اور غازیوں نے اپنے خون جگر سے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے جو ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے۔تحصیل مہینڈر کا قصبہ نڑول پہاڑی سلسلوں میں گھری ہوئی ایک خوبصورت وادی ہے جہاں پیر گل بہار شاہ قدس سرہ نے شرک و باطل کے اندھیرے میں آفتاب اسلام کی ابدی اور نورانی شمع جلائی۔ان کے وصال کے بعد ان کے بیٹوں پیر سید حسن شاہ اور پیر قطب الدین شاہ نے روحانیت کی تطہیر واصلاح احوال کا سلسلہ حق جاری و ساری رکھا۔نڑول میں درسِ قرآن کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہوا۔طالبانِ حق کے لئے لنگر خانہ قائم ہوا اور بزرگانِ دین کی مساعی جمیلہ کی بدولت جلد ہی یہ علاقہ رشد وہدایت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔آستانہ عالیہ کے جانشین پیر سیّد حسن شاہ کے زیر اہتمام لنگر خانہ میں ہر وقت طالب علموں، مسافروں اور عقیدت مندوں کو کھانا تیار ملتا۔طالبان حق دور دور سے آکر اپنی روحانی پیاس بجھاتے۔یہ انہی پیرانِ عظام کا فیض تھا کہ جلد ہی بدعت اور ضلالت کی تاریکیاں دور ہو گئیں۔

Marfat.com

تحریکِ آزادی کشمیر اور پیرانِ نڑول

جس قدر ذلت اور پسماندگی اور افلاس ڈوگرہ حکمرانوں نے ریاست جموں وکشمیر پر طاری کردی تھی اس کی مثال ہندوستان کی کسی بھی ریاست سے نہیں ملتی تھی۔ علاقہ تھکیالہ پڑاوہ کے رئیس اور راجپوت گھرانے کے چشم و چراغ سردار فتح محمد کریلوی ایک بیدار مغز اور اولوالعزم راہنما تھے۔ انہوں نے 1927ء میں علاقہ میں قائم ناجائز کسٹم چوکیوں کو جلا کر مسمار کردیا تھا۔ اس پر پوری ڈوگرہ حکومتی مشینری حرکت میں آ گئی۔ عوام کو حکومت کے خلاف اکسانے، کسٹم چوکیوں کو نذرِ آتش کرنے کے جرم میں کریلوی صاحب کے والد گرامی، ان کے چچا اور خاندان کے افراد کے علاوہ دیگر 80 افراد اور کارکنوں کو گرفتار کرلیا اور قیدِ بامشقت اور سات لاکھ روپے اجتماعی جرمانے کی سزائیں دی گئیں۔ یہ سب کچھ 1927ء کے آخر اور 1928ء کے آغاز میں ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب عام لوگ ڈوگرہ حکومت کے ساتھ اس قسم کی براہِ راست ٹکر کا سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ تحصیل مینڈر کے جواں ہمت اور پُرعزم رہنما سردار فتح محمد کریلوی کی ولولہ انگیز اور انقلابی تحریک پر جہادِ آزادی کا آغاز ہوا۔ پیران نڑول پیر سیّد حسن شاہ، پیر قطب الدین شاہ، پیر محمد شاہ رئیس نڑول سردار سخی ولایت خان، سردار محمد عباس خان، سردار فرمان علی خان اور سردار دولو خان نے کریلہ مجہان جا کر سردار فتح محمد خان کریلوی سے ملاقات کی اور اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ پیرانِ نڑول نے اپنے تمام قبائل، احباب اور عقیدت مندوں کو سردار صاحب کی حمایت پر آمادہ کیا۔ یہ وہ تحریک تھی جسے علاقہ کے ایک باہمت، غیور اور نڈر راجپوت نوجوان نے شروع کیا تھا جس کی روشنی میں بعد ازاں جموں اور اس کے بعد وادی کشمیر تک جا پہنچی اور ہمہ گیر صورت اختیار کرگئی۔ یوں تو پیرانِ نڑول کا قبیلہ، اچھاڑ، سلواہ، پھاگلہ، کلرکٹل، سرنکوٹ، سلوتری، گانی، سندری، دیگوار، موجہ پتھری، اوو ڈنہ میں آباد تھا لیکن پیران نڑول سیاسی سماجی ثقافتی حیثیت سے اپنے تمام قبائل پر بالادستی حاصل تھی۔ نڑول کے تھکیال قبیلے سے رشتہ داری سے ان کی سیاسی حیثیت سے بھی ریاست جموں وکشمیر کی سیاست میں بھی منفرد مقام حاصل تھا۔ پیرانِ نڑول کی آواز پر ان کے تمام قبائل اور عقیدت مند لبیک کہتے ہوئے سردار فتح محمد خان کریلوی کی حمایت پر کمربستہ رہتے تھے۔ راہبر شریعت پیر سیّد حسن شاہ جو کہ ایک جید عالم، ایک بڑے زمیندار اور آستانہ

Marfat.com

عالیہ نوریہ سہروردیہ نثرول کے سجادہ نشین تھے اور سردار فتح محمد خان کریلوی کے ممدومعاون تھے۔ انہوں نے 1934ء میں وصال فرمایا۔ ان کے چہلم کے موقع پر ضلع پونچھ، راجوری اور وادی کشمیر سے تمام برادری، احباب و عقیدت مندوں کے علاوہ کثیر تعداد میں معروف سیاسی رہنماؤں و سماجی کارکنوں نے شرکت کی اور آئندہ کے لئے اُن کے بیٹے پیر محمد اقبال شاہ کی سجادہ نشینی کی دستار بندی کی گئی۔ اسی دن علاقہ کے ہر دلعزیز اور محبوب رہنما سردار فتح محمد خان کریلوی کی تحریک پر آپ نے اپنے قبائل و برادری احباب و عقیدت مندوں سمیت آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس میں شمولیت کا اعلان کیا۔

تحریک آزادی میں پیر محمد اقبال شاہ کا منفرد کردار

تھکیالہ پڑاواہ کے عظیم نوجوان، پیکر حریت، ہر دلعزیز رہنما سردار فتح محمد خان کریلوی چونکہ سیاست میں کود چکے تھے اور علاقہ میں قائم ناجائز کسٹم چوکیاں مسمار کر کے علاقہ کے ہیرو قرار دیئے جا چکے تھے۔ ان کے پیران نثرول کے ساتھ گھریلو اور ذاتی مراسم بھی قائم تھے۔ سردار فتح محمد خان کریلوی صاحب مختلف سیاسی اُمور میں صلاح و مشورہ بھی کرتے رہتے تھے۔ 1934ء میں سردار صاحب جموں و کشمیر لیجسلیٹو اسمبلی کے امیدوار تھے۔ پیر محمد اقبال شاہ نے علاقہ مہنڈر میں آباد اپنی برادری کے قبائل اور عقیدت مندوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا۔ علاقہ کے معززین، مسلم زمینداروں اور بااثر مسلمانوں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں مسلم کانفرنس کے پرچم تلے منظم کرنا شروع کیا اور مظلوم عوام میں آزادی کا شعور بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مسلمانوں میں ذہنی اور فکری بیداری پیدا ہوئی۔ عوام میں نیا جوش وولولہ بیدار ہوا۔ 1934ء کے الیکشن میں سردار صاحب سردار فتح محمد خان کریلوی صاحب کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے مسلم کانفرنس کے پرچم تلے عملاً جدوجہد جاری رکھی اور مسلم کانفرنس کے اکابرین سے رابطہ بھی قائم رکھا۔ اس زمانے میں موجودہ سڑکیں اور راستے نہ تھے۔ آپ گھوڑے پر یا پیادہ دور دراز کا سفر طے کر کے لوگوں تک پہنچتے اور ان میں آزادی کی تڑپ پیدا کرتے۔ 14 اور 15 مئی 1937ء کو مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ پونچھ میں سینکڑوں ساتھیوں اور عقیدت مندوں کے ہمراہ شرکت کی اور واپس آکر لوگوں کو مسلم کانفرنس کے پرچم تلے منظم کرتے رہے۔ پیر محمد اقبال شاہ سردار فتح محمد کریلوی صاحب کے ہر الیکشن میں ان کے ممدومعاون

Marfat.com

رہے۔1939ء میں آپ کی بڑی ہمشیرہ فاطمہ بی بی کی شادی پیر سید محمد امیر شاہ کے ساتھ ہوئی۔ بارات پنجاب کے موجودہ ضلع چکوال کے قصبہ سرکال مائیر سے آئی تھی۔1939ء میں آپ کے نامور چچا پیر قطب الدین شاہ کا وصال ہوا۔ پیر محمد اقبال شاہ کا حلقہ ارادت نہایت وسیع تھا۔ تحصیل مہینڈر کے علاوہ حویلی ، بھدرواہ، کالا بن، منکوٹ، بھاٹی دھار، جگال، دبڑاج، دھرمسال، راجوری، ہرنی، سرنکوٹ، ہرنی، کوٹ تخی، پیر بنولہ، چھجلہ سے نہ صرف عقیدت منداور معززین علاقہ کو مسلم کانفرنس میں شامل کیا بلکہ اپنی برادری کے قبائل جو کہ نڑول، پھاگلہ، کلر کٹل، اچھاہد، سلوتری، گھنی، سندری، دیگوار اور ڈنہ راجوری میں آباد تھے مسلم کانفرنس کے جھنڈے تلے منظم کیا۔1946ء میں آپ کی شادی علاقہ نڑول کے رئیس اعظم اور معروف مسلم کانفرنسی رہنما سردار سخی ولایت خان نمبردار نڑول کی بیٹی سے ہوئی۔ سردار سخی ولایت خان نہ صرف تھکیال راجپوتوں کی شاخ بگہال قبیلہ کے سربراہ تھے بلکہ اپنے علاقہ میں ایک معزز و محترم مقام رکھتے تھے اور ایک بڑے زمیندار اور دبنگ شخصیت کے مالک تھے۔ اس شادی میں تحصیل مہینڈر کے مسلم کانفرنسی رہنماؤں، معززین علاقہ، سیاسی و سماجی کارکنوں، احباب و عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جن میں قابل ذکر سردار فتح محمد خان کریلوی ممبر جموں و کشمیر اسمبلی، سردار دولو خان، چوہدری سراج الدین، پیر محمد شاہ، سردار کرامت علی خان، سردار محمد عباس خان، چوہدری محمد اعظم ٹوپہ ٹھیرہ، سردار شاہ ولی خان، سردار محمد زمان خان، سردار محمد حسین خان، سردار محمد یونس خان، سردار محمد شیر خان (B.A.B.T)، پیر سیّد نذیر حسین شاہ ایڈووکیٹ سابق وزیر جنگلات آزاد کشمیر، نذیر حسین بھٹی افسر مال، سردار آفتاب احمد خان ایڈووکیٹ، سردار نور احمد خان ایڈووکیٹ، پیر سید حیدر شاہ، صوبیدار مصری خان، نمبردار عبدالغنی آف چھجلہ، علی بہادر خان نڑول، میجر محمد شیر خان کیانی اور مولا بخش آف منکوٹ اس پُر وقار تقریب میں شریک تھے۔

14/ اگست 1947ء کو مسلمانانِ ہند کی لاتعداد قربانیوں اور بے مثل جدوجہد اور قائد اعظم محمد علی جناح کی انتھک محنت اور جدوجہد سے پاکستان وجود میں آیا۔ اس کے ساتھ ہی آزادی کشمیر کی جدوجہد تیز ہوئی اور سیاسی جدوجہد کے ساتھ عملی جہاد کا آغاز ہو گیا اور اس کی ابتداء بھی ضلع پونچھ سے ہوئی۔ پوری وادی آزادی کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ضلع پونچھ کے جیالوں نے علم آزادی بلند کیا

Marfat.com

اور ہتھیار اُٹھا لئے اور ڈوگروں کے سامنے سینے تان کر خم ٹھونک کر کھڑے ہو گئے۔ پونچھ کے مجاہدین کی قیادت سردار فتح محمد خان کریلوی جیسے مدبر اور اولوالعزم رہنما کے ہاتھ تھی۔ آزادی کے متوالوں کے عزم آسمان تک بلند تھے۔ ڈوگرہ فوجی ہر جگہ پسپا ہو رہے تھے۔ کوہساروں اور چناروں کا دیس آزادی کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ اس دوران بھمبر سے مظفرآباد اور گلگت تک کا علاقہ ڈوگروں سے آزاد ہو چکا تھا۔ اِدھر مینڈھر میں آزادی کے متوالے سروں پر کفن باندھ کر میدانِ عمل میں کود پڑے۔ اسی اثناء میں مجاہدِ آزادی پیر محمد اقبال شاہ، پیر محمد شاہ، سردار سخی ولایت خان رئیس نڑول، سردار محمد عباس خان، چوہدری سراج الدین خان، پیر نذیر حسین شاہ ایڈووکیٹ (سابق وزیر جنگلات آزاد کشمیر)، سردار دولو خان، محمد افضل خان بنولے والا، اور چوہدری محمد اعظم آف ٹوپہ ٹھیرہ، مولا بخش آف منکوٹ، میجر محمد شیر خان کیانی گکھڑ نے چھترال کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مینڈھر کی آزادی کا اعلان کر دیا اور علاقہ مینڈھر کا نام ''اسلامستان'' رکھ دیا۔ حکومت تلملا اُٹھی۔ حکومت کے خلاف تقریریں کرنے اور تحریک آزادی میں حصہ لینے کے جرم میں پیر محمد اقبال شاہ کے ایک ساتھی چوہدری محمد اعظم خان آف ٹوپہ ٹھیرہ کو گرفتار کر کے پونچھ جیل میں ان پر تشدد کیا گیا۔ وہ اس تشدد کی وجہ سے پونچھ جیل میں ہی شہید ہو گئے۔ پیر صاحب کے دیگر ساتھیوں پر مختلف مقدمات قائم کیے گئے۔ پیر نذیر حسین شاہ ایڈووکیٹ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپے انعام کا اعلان ہوا۔ اس پر وہ ایک ہفتہ تک پیر محمد اقبال شاہ صاحب کے گھر روپوش رہے۔ بعد ازاں انہیں سردار سخی ولایت خان نمبردار نڑول کے ملازموں نے آزاد علاقہ میں پہنچایا۔ سردار سخی ولایت خان نمبردار کو تحریک آزادی میں شرکت کرنے کی پاداش میں یہ سزا ملی کہ ان کی دکان کا مال بحق سرکار ضبط ہو کر پونچھ میں نیلام ہوا۔ ان کے جواں سال بیٹے محمد شیر خان (B.A.B.T) جو پونچھ ہائی سکول میں ملازمت کرتے تھے کو اتنا تنگ کیا گیا کہ انہوں نے اے۔ آر۔ ساغر، چوہدری غلام عباس، عبداللہ بھلی اور خواجہ منیر چیئرمین بلدیہ پونچھ کے مشورہ پر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اسلامیہ ہائی سکول پونچھ میں کام کرنا شروع کر دیا اور بعد ازاں انہوں نے اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا مگر وہ ڈوگرہ حکمرانوں کی آنکھوں میں اب کھٹکتے تھے اور اسی لئے پونچھ کے ڈوگرہ حکمران راجہ جگدیو کے کہنے پر پونچھ کے تھانے دار گوری

Marfat.com

دت کے بیٹے نے انہیں علی گڑھ یونیورسٹی کے ہاسٹل میں زہر دلوادیا جس پر وہ شہید ہو گئے۔ ان کی قبر علی گڑھ میں ہے۔ اسی طرح کے بے شمار سرفروشوں اور جان نثاروں اور گمنام مجاہدوں کے کارہائے نمایاں کے قصے آج بھی تحصیل مہینڈر اور حویلی کے مہاجرین مقیم آزاد کشمیر اور پاکستان میں زبانِ زد عام ہیں۔

9 مارچ 1948ء کو پیر محمد اقبال شاہ کے پہلے بیٹے نے اس وقت آستانہ عالیہ میں جنم لیا جبکہ تحریک آزادی زوروں پر تھی۔ آپ نے اپنے بیٹے کا نام شبیر حسین شاہ رکھا۔ علاقہ کے معززین مجاہدین اور معروف رہنماؤں جن میں سردار فتح محمد خان کریلوی بھی شامل تھے نے پیر صاحب کو اُن کے بیٹے کی پیدائش پر مبارک باد پیش کی۔ تحریکِ آزادی میں مہینڈر اور حویلی کے زندہ دِل سرفروش آزادی کے لئے کٹ مرنے اور اپنا خونِ جگر نثار کرنے میں سرگرم عمل تھے۔ سردار فتح محمد خان کریلوی کی قیادت میں علاقہ کے عوام اور مسلم کانفرنس کارکنوں کی پیہم جدوجہد، ایثار، جانی ومالی قربانیوں کی بدولت مہینڈر کو آزاد کرالیا گیا تھا لیکن اس پر دوبارہ دشمن قابض ہو گیا۔ مجاہدین نے اس پر اپنی قوت دوبارہ مجتمع کی اور ڈوگرہ افواج کو بھگا دیا مگر 26 اکتوبر 1948ء کو انڈین آرمی راجوری سے پونچھ تک پھیل گئی اور کئی مقامات پر سخت معرکے بپا ہوئے۔ مجاہدین کو کہیں سے بھی کمک نہ پہنچی۔ اس کے باوجود ان کے حوصلے بلند تھے اور وہ انڈین آرمی کو سخت نقصان پہنچا رہے تھے اور ایک ایسا وقت بھی آیا جب بھارتی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور مجاہدین اسے آخری شکست دینے ہی والے تھے کہ جنگ بندی کا اعلان ہو گیا۔ اگر اس وقت سیز فائر نہ ہوتا تو آج کشمیر کی تاریخ مختلف ہوتی۔ علاقہ کے مجاہدین کو اپنی عزت اور آبرو کے لئے ہجرت کرنا پڑی۔

پیر محمد اقبال شاہ نے اپنے خاندان، چند احباب اور ملازموں کے ہمراہ دسمبر 1948ء کو اپنا گھر بار، مال مویشی، کھیت کھلیان اور علاقہ چھوڑ کر اپنی اُمنگوں اور آرزوؤں کا گھرانہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ پیر صاحب کی اہلیہ اپنے کمسن بیٹے شبیر حسین شاہ جن کی اس وقت عمر صرف 9 ماہ تھی کو اٹھائے ہوئے تھیں کہ بھارتی طیاروں نے زبردست بمباری شروع کر دی۔ مجاہدین اور مہاجرین کے قافلوں پر زبردست شیلنگ ہو رہی تھی۔ تمام اہل قافلہ اردگرد پہاڑوں اور پناہ گاہوں میں چھپ رہے تھے۔ اس افراتفری میں شبیر حسین شاہ کی والدہ نے پناہ کے لئے دوڑتے ہوئے خداوند قدوس

Marfat.com

کے حضور گڑگڑا کر التجا کی کہ "اے مالک دو جہاں! اس معصوم کو اس وقت بچالے۔ یہ بڑا ہو کر تیرے ان دشمنوں سے جنگ کرے گا جنہوں نے ہمیں ہمارے گھروں سے نکالا ہے۔"

قدرت کو شاید یہی منظور تھا کہ یہی بچہ بڑا ہو کر کشمیر ہی کے عسکری اور جغرافیائی لحاظ سے اہم محاذ چھمب پر دادِ شجاعت دیتا ہوا 6 دسمبر 1971ء کو عین عالم شباب میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوا۔ پیر محمد اقبال شاہ نے براستہ کوٹلی میر پور ہجرت کرنے کے بعد سوہاوہ ضلع جہلم میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ اکثر جہاد کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے علاقہ کے ایک بڑے زمیندار، بااثر اور کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی عمر ناز ونعم، آسائش و آسودگی میں گزری تھی لیکن ہجرت کے بعد بعض اوقات تنگی اور تنگدستی بھی دیکھنے میں آئی لیکن اس صبر و رضا کے پیکر نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور خود کو رنگ و بو سے دور رکھنا بھی آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ آپ نے علامہ اقبال صاحب کے اس شعر کے مصداق بقیہ عمر گزاری۔

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

15 اگست 1952ء کو آپ کے دوسرے بیٹے کبیر حسین شاہ (راقم الحروف) نے جنم لیا۔ پیر محمد اقبال شاہ انتہائی ملنسار، بے انتہاء ہمدرد اور بلا کے مہمان نواز تھے۔ ریاست جموں وکشمیر کے مہاجرین جو ہجرت کے بعد آزاد کشمیر اور پنجاب کے مختلف شہروں میں آباد ہو گئے تھے سابقہ عقیدت اور محبت کی بناء پر اکثر آپ کے آستانہ پر حاضری دیتے رہتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی اور نہایت مروت سے پیش آتے تھے۔ اکثر ان کی محفلوں میں جہادِ کشمیر کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ پرانی یادیں تازہ کی جاتی۔ آخر دم تک مہمانوں کی تواضع سابقہ آبائی اور روایتی طریقہ پر کرتے رہے۔ تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور پابندی کا حکم دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی سادہ مگر وقار سے گزاری۔ یہ انہی کی تربیت کا فیضان تھا کہ دسمبر 1971ء میں ان کے جواں سال اور محبوب بیٹے کیپٹن شبیر حسین شاہ جو دورانِ جہاد پیدا ہوئے، معرکہ حق و باطل میں اپنی آبائی روایات کو قائم رکھتے ہوئے 6 دسمبر 1971ء کو دریائے توی چھمب میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ احباب و عقیدت مند اظہار

Marfat.com

افسوس کے لئے آتے تو کہتے میں اور میرے ساتھی کئی ایک بار گولیوں کی بوچھاڑ میں رہے لیکن یہ مرتبہ نہ پا سکے جو میرے بیٹے نے رب سے پالیا ہے۔

آخری عمر میں ان کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی تھی۔ نومبر 1988ء میں نمازِ فجر کے بعد اپنے ایک عزیز کے ہاں گوجرانوالہ چلے گئے۔ راستہ میں سفر کے دوران انہیں بخار ہو گیا۔ وہاں سردار محمد عباس خان صاحب کے ہاں بخار کی شدت میں اضافہ ہو گیا جس سے ان کے دماغ کی شریان پھٹ گئی۔ انہیں بذریعہ کار CMH راولپنڈی لایا گیا جہاں انہیں آفیسر وارڈ میں داخل کرلیا گیا۔ 24 دن زیرِ علاج رہنے کے بعد 5 دسمبر 1988ء بروز سوموار صبح 8 بجے سی ایم ایچ راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی نمازِ جنازہ 6 دسمبر صبح 11 بجے گورنمنٹ ہائی سکول سوہاوہ کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ مولانا الحاج سید محمد انور شاہ کاظمی خطیب مرکزی جامع مسجد سوہاوہ نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں پنجاب و آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبران، سیاسی و سماجی کارکنوں، علماء و مشائخ، سول و فوجی افسران، بلدیاتی ارکان، معززین علاقہ، شعراء، ادیب، مسلم کانفرنسی رہنماؤں و کارکنوں کے علاوہ پنجاب اور آزاد کشمیر سے احباب اور عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پیر صاحب کو ان کے شہید بیٹے کیپٹن شبیر حسین شاہ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

13 دسمبر 1988ء کو صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان نے پیر صاحب کے گھر آ کر پیر صاحب کے بیٹوں سے اظہارِ تعزیت کیا اور پیر صاحب کی تاریخی اور قومی خدمات پر انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ صدر آزاد کشمیر کے ہمراہ خان بہادر خان ممبر آزاد کشمیر اسمبلی، سید عنایت اللہ شاہ رعنا، ڈپٹی سیکرٹری جنرل مسلم کانفرنس، سردار رشید احمد خان مرکزی سیکرٹری مسلم کانفرنس کے علاوہ مقامی و ضلعی مسلم کانفرنسی رہنماؤں و کارکنوں کی ایک کثیر تعداد بھی تھی۔

20 دسمبر 1988ء کو آزاد کشمیر اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر اور سابق صدر آزاد کشمیر میجر جنرل محمد حیات خان، اپوزیشن ممبران اسمبلی اور جموں و کشمیر تحریک عمل آزاد کشمیر کے ضلعی صدر چوہدری فضل الٰہی تاجپوری نے بھی پیر صاحب کے گھر آ کر اظہارِ تعزیت کیا اور دعائے خیر فرمائی۔ اس کے علاوہ ملک بھر سے اور سمندر پار میں آباد کشمیری مہاجرین، احباب، عقیدت مندوں کے سینکڑوں خطوط تعزیت کے

Marfat.com

موصول ہوئے۔ پیر صاحب نے تین بیٹے کبیر حسین شاہ، مرید حسین شاہ اور تنویر حسین شاہ اور تین بیٹیاں رقعیہ فردوس، عذرا فردوس اور حلیمہ سعدیہ سوگوار چھوڑیں۔ پیر محمد اقبال شاہ صاحب کے بڑے بیٹے کبیر حسین شاہ اختر کی شادی محلہ سول ہسپتال کوٹلی شہر کے معزز و محترم جناب سردار محمد شیر خان ڈومال کی صاحبزادی سے 11 مئی 1973ء کو سرانجام پائی جن سے کبیر حسین کے پانچ بیٹے آصف علی شاہ، عمران علی شاہ، سلیمان علی شاہ، ارسلان علی شاہ اور ذیشان علی شاہ پیدا ہوئے۔ مرید حسین شاہ نے راولپنڈی کے گاؤں کھیری مورت کے مظلوم حسین شاہ کی بیٹی سے شادی کی اور مرید حسین شاہ کے دو بیٹے حمزہ مرید شاہ اور ابراہیم مرید شاہ ہیں جبکہ تنویر حسین شاہ کی شادی کٹھاڑ تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور کے سید محبوب شاہ کی بیٹی سے ہوئی۔ تنویر حسین شاہ کا ایک بیٹا سہیل تنویر شاہ ہے۔

مورخ کشمیر محمد دین فوق نے اپنی کتاب تذکرہ اقوام پونچھ اور پاکستان کے نامور مورخ مولانا نور احمد خان فریدی نے اپنی کتاب تذکرہ مشائخ سہروردیہ میں تمام قبائل اور پسران کا تذکرہ نہایت تفصیل سے کیا ہے اور انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆☆☆

Marfat.com

اولیاء کرام جموں وکشمیر کے مزارات پر حاضری کی روداد

بالخصوص آستانہ عالیہ حضرت سیّد معین الدین ہادیؒ خانقاہ نقشبندیہ سری نگر پر حاضری

تحقیق وتحریر: محمد فضل شوق (ایم اے تاریخ، بی۔ایڈ، نکیال آزاد کشمیر)

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم۔امابعدہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

17-18 اکتوبر 2011ء کے عرس پاک آستانہ عالیہ شریف شرقپور ضلع شیخوپورہ (پاکستان) کے اختتام پر مُرشدی شیخ المشائخ بانی تحریک مجددیت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی مدظلہ العالی نے راقم الحروف اور ساتھی آزاد جموں وکشمیر کے مریدین کو ایک رات مزید شرقپور شریف میں قیام کا حکم دیا۔ اگلے روز صبح آپ نے آزاد کشمیر والوں کو حجرہ خاص میں بلایا۔ اُس وقت آپ ایک کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کتاب کا نشان زدہ صفحہ راقم الحروف کو پڑھنے کا حکم فرمایا۔ یہ کتاب ”تذکرہ حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ مولفہ میاں اخلاق احمد ایم۔اے تھی۔ صفحہ مذکورہ پر حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّد معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ اور خانقاہ نقشبندیہ محلہ سکندر پور خواجہ بازار سری نگر میں کچھ تبرکات اور کتب کا ذکر تھا۔ آپ نے کتاب مرحمت فرماتے ہوئے اسے توجہ سے مطالعہ کرنے کا حکم فرمایا اور مقبوضہ جموں وکشمیر میں مقیم میرے عزیزوں کے ذریعے دستیاب مواد منگوانے کا حکم صادر کیا۔ راقم الحروف کے ذہن میں درہ پیر پنجال عبور کرتے ہوئے سینکڑوں میل دور سری نگر پہنچنے کا دشوار کام کسی عزیز کے بس کا روگ نہیں تھا۔ ویسے بھی اتنا وقت نکالنا اور خانقاہ نقشبندیہ مذکورہ کی تلاش کرنا جان جوکھوں کا کام محسوس ہوتا تھا۔ چنانچہ راقم الحروف نے جواباً عرض کیا کہ آپ مدظلہ العالی میرے لئے دعا فرمائیں تا کہ ویزہ پر جا کر یہ کام خود کر سکوں۔

چنانچہ حضرت میاں صاحب ممدوح نے دعا فرمائی اور ہم آزاد جموں وکشمیر واپس آ گئے۔ ویزہ/پرمٹ کے لئے کاغذات جمع کرائے۔ اکتوبر 2012ء میں جموں وکشمیر مقبوضہ کشمیر بھارت میں سفر کرنے اور عزیز واقارب سے ملنے کا اجازت نامہ مل گیا۔ 5 نومبر 2012ء کو مقبوضہ کشمیر کے سفر کا آغاز ہوا۔ چند یوم میں صرف نزدیکی عزیز واقارب/بہن بھائیوں کی ملاقات کے بعد معروف مغل روڈ

Marfat.com

کے راستے حضرت شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنے دو تین وادی کشمیر کو جاننے والے عزیزوں کو ہمراہ لے کر عازم سفر ہوا۔ کوہ ہمالیہ رینج میں واقع 9500 فٹ بلند درّہ پیر پنجال پر پہنچے تو درگاہ حضرت احمد کریمؒ المعروف پیر پنجالؒ پر حاضری دے کر سفر کی کامیابی کی دعا کی۔ برف پوش اِس درّہ کا منظر دیدنی تھا۔ یہ درّہ بغلیاز، سرنکوٹ، مینڈھر ضلع پونچھ سے 45 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ روڈ 4000 فٹ کی بلندی سے شروع ہو کر 9500 فٹ کی بلندی سے وادی کشمیر میں داخل ہوتی ہے۔ وادی کا ضلع شوپیاں 84 کلومیٹر دُور ہے اور اِس سے آگے سری نگر 51 کلومیٹر ہے۔ اس طرح مغل روڈ بغلیاز تا سری نگر کل 135 کلومیٹر ہے۔

راستے میں تحصیل چاڈورہ ضلع بڈگام میں حضرت سید محمد علی عالی رحمتہ اللہ پکھر پورہ اور حضرت شیخ العالم نورالدین ولی نورانی رحمتہ اللہ علیہ چرار شریف کے مزاراتِ پاک پر حاضری دی۔ سری نگر پہنچ کر حضرت بل شریف پر حاضری دے کر شب باشی کی۔ اگلے روز صبح ہی سفر شروع کر کے حضرت باباجی صاحب لارویؒ کے مزار پاک پر حاضری دے کر گدی نشین میاں بشیر احمد لاروی مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ ان کی حال ہی میں متوفیہ اہلیہ محترمہ مرحومہ کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی اور منزلِ مقصود کی جانب چل پڑے۔ خانقاہ معلّٰی اور مزار شہیداںؒ پر حاضری دے کر خانقاہ نقشبندیہ سری نگر کے نظر آتے ہی راقم الحروف کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ فاتحہ خوانی کی۔ نیاز گزاری اور خانقاہ شریف پر متعین محکمہ اوقاف جموں و کشمیر کے حکام سے مدعا بیان کرتے ہوئے خانقاہ شریف کے بیرونی اور اندرونی حصے کی تصاویر لینے کی اجازت حاصل کی۔ مین گیٹ پر نصب کتبہ کا فوٹو لیا۔ قبر شریف پر تحریر کردہ فارسی اشعار کے فوٹو لئے۔ خانقاہ شریف کے متصل جامع مسجد شریف کی دیوار پر کندہ شجرہ عالیہ نقشبندیہ رحم اللہ علیہم اجمعین، راقم الحروف نے خود کاغذ پر تحریر کیا اور تصاویر بھی لیں۔ دیگر معلومات کے لئے رابطہ کیا۔ جامع مسجد شریف کے خطیب علامہ محمد طیب کاملی (ر) پروفیسر اسلامیہ کالج سری نگر سے ملاقات ہو کر حضرت ایشاں رحمتہ اللہ علیہ و حضرت سیّد معین الدین ہادی رحمتہ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور مابعد کے واقعات پر بات ہوئی۔ نمازِ مغرب باجماعت اِسی مسجد میں گزاری۔ دستیاب شدہ معلومات/مواد ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

خانقاہ نقشبندیہ کے متصل مسجد شریف کی محراب والی دیوار پر کندہ شجرہ عالیہ نقشبندیہ"

"قدوۃ العارفین حضرت خواجہ خاوند محمود رحمۃ اللہ علیہ وصال بتاریخ 11 شعبان 1050ھ (آستانہ در لاہور) جو ابوضیاء حضرت معین الدین ہادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ وصال بتاریخ 29 محرم الحرام 1085ھ آستانہ عالیہ متصل خانقاہ فیض پناہ ہذا کے والد ماجد ہیں نے کشمیر میں تشریف آور ہو کر حسین شاہ چک کے باغ میں سکونت اختیار کی۔ حضرت خواجہ محمد محمود رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین ہادی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے یہ محلہ خواجہ بازار کے نام سے موسوم ہوا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اجازت مقدس سے اِسی باغ میں خانقاہ نقشبندیہ کی تعمیر شروع ہو کر سال 1042ھ (1632ء) میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔" شعر فارسی

بہر سال اہتمام خانقاہ نقشبند
بانی کہ آن بد خواجہ محمود خاوندؒ
ہاتفی زد خوش ندا بصفت
بگفت خانقاہ معین الدین ہادیؒ

3 ربیع الاوّل 1432ھ

شجرہ نقشبندیہ قدسیہ

شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ در کشمیر

۱۔ سرور کائنات، خلاصۂ کائنات حضرت احمد مجتبیٰ، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۔ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۳۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق خلیفہ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

۵۔ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر خلیفہ حضرت قاسم بن محمد بن صدیق اکبر رحمتہ اللہ علیہ۔
۶۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ خلیفہ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ۔
۷۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ خلیفہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ۔
۸۔ حضرت خواجہ بوعلی فارمدی قدس سرہ خلیفہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ۔
۹۔ حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ بوعلی فارمدی۔
۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۱۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۲۔ حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی قدس سرہ خلیفہ خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۳۔ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی قدس سرہ خلیفہ خواجہ محمود فغنوی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۴۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہ خلیفہ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۵۔ حضرت خواجہ میر کلال قدس سرہ خلیفہ خواجہ بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۶۔ خواجہ خواجگان محی السنن حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین محمد نقشبند مشکل کشا
فرزندِ معنوی خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ
۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہ خلیفہ محمد نقشبند مشکل کشا بخاری قدس سرہ۔
۱۸۔ حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ خلیفہ خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ و خواجہ علاؤالدین
عطاری رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۹۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ خلیفہ خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ۔
۲۰۔ حضرت خواجہ مولانا محمد قاضی قدس سرہ خلیفہ خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ۔
۲۱۔ حضرت خواجہ مولانا احمد کاسانی آمکنگی قدس سرہ خلیفہ مولانا محمد قاضی قدس سرہ۔
۲۲۔ حضرت خواجہ مولانا لطف اللہ قدس سرہ خلیفہ خواجہ احمد کاسانی قدس سرہ۔
۲۳۔ حضرت خواجہ محمد اسحاق دہ بیدی قدس سرہ خلیفہ خواجہ مولانا لطف اللہ قدس سرہ۔
۲۴۔ حضرت خواجہ خاوند محمود قدس سرہ خلیفہ خواجہ اسحاق قدس سرہ و خواجہ لطف اللہ قدس سرہ۔

Marfat.com

۲۵۔ ابوضیاء خواجہ معین الدین ہادی قدس سرہ خلف وخلیفہ خواجہ خاوند محمود قدس سرہ۔

۲۶۔ حضرت خواجہ نور الدین محمد آفتاب قدس سرہ ابن خواجہ نظام الدین ابن خواجہ محمد اشرف ابن خواجہ معین الدین ہادی خلیفہ خواجہ احمد یسوی قدس سرہ۔

۲۷۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین برادر حضرت خواجہ نور الدین محمد آفتاب خلیفہ حضرت عبدالرحیم شیخ کمان رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت خواجہ کمال الدین شہید قدس سرہ ابن خواجہ نور الدین آفتاب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ عبدالرحیم شیخ کمان رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ وحضرت خواجہ سعد اللہ سرہما

فرزندان خواجہ کمال الدین شہید قدس سرہ خلفائے حضرت خواجہ عبدالرحیم شیخ کمان قدس سرہ۔

کتبہ آویزاں بیرونی دیوار مزار شریف حضرت خواجہ معین الدین ہادی رحمۃ اللہ علیہ

خاندان نقشبندیہ کی ایک معروف شخصیت حضرت خواجہ سیّد معین الدین ہادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ سیّد خاوند محمود نقشبندی البخاریؒ کے ہمراہ وارد کشمیر ہوئے اور محلہ سکندر پورہ جو بعد میں خواجہ بازار کے نام سے مشہور ہوا میں قیام پذیر ہوئے۔ کئی سال اپنے والد کی آغوش تربیت میں رہے۔ کشمیر میں چند سال گزارنے کے بعد اکبر بادشاہ نے مصلحتاً آپ کو واپس لاہور تشریف لے جانے کی درخواست کی جو آپ نے قبول فرمائی۔ آپ نے کشمیر میں اصلاحی اور روحانی مشن کا ایسا کارنامہ انجام دیا جو متلاشیانِ منزل کے لئے چراغ راہ ثابت ہوا۔ آخر کار آپ نے گلشن کشمیر کو الوداعی نظروں سے دیکھ لیا۔ قبل ازیں روانگی بطرف لاہور اپنے فرزندِ ارجمند کو اپنا جانشین مقرر کیا اور انہیں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ، ملحقہ مسجد شریف، جاگیرات، لنگر خانہ و دیگر

Marfat.com

امورات/انتظامات تفویض کیے اور اتباع سنت اور ترویج سنت کا دائرہ عمل وسیع کرنے کی تلقین کی۔ آپ والدِ ذی جاہ کے نقش قدم پر گامزن ہو کر تمام عمر درس و ہدایت خلق میں مصروف عمل رہے۔ آپ ایک بڑے جید عالم اور صوفی باصفا تھے۔ والدِ بزرگوار کے تربیت یافتہ اور معیارِ شریعت تھے۔

سندِ حدیث حضرت شیخ عبدالحق دہلوی سے حاصل کر لی تھی۔ علم تفسیر و فقہ اپنے والد سے اخذ کیا۔ شریعت، ترویج سنت اور رفع بدعت کا ایسا ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا جو تواریخ کی زینت بنا۔ اس دور کے علماء و صلحاء آپ کی تحریر و تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ حکام شریعت و عدالت آپ سے فتویٰ حاصل کرنے کے لئے جاتے تھے۔ کشمیر میں آپ کا قائم کردہ سلسلہ رُشد و ہدایت اور درس و تدریس مقبولِ خلائق رہا۔ بعض علمائے وقت جن میں مُلا طاہر خلف، مُلا حیدر، مُلا ابوالفتح کلو، مُلا عبدالغنی، مفتی شیخ احمد قابل ذکر ہیں۔ آپ کی خدمت میں رہ کر مستفیض ہوئے۔ آپ نے علماء عظام کی استدعا پر فتاویٰ نقشبندیہ، کنز السعادت کتابیں تصنیف کیں۔ علاوہ ازیں آپ نے تفسیر بنام شرح قرآن، مراۃ الطیبہ، مراۃ القلوب، مقاماتِ محمودیہ، سیّر محمدی، رضوانی نامی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے چند ایک قلمی نسخے ہندو پاک کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ آپ مشائخ نقشبندیہ اور فقہائے حنفی میں شمار ہوتے تھے۔

سکھ حکمرانوں نے اتفاقاً آپ کا کتب خانہ، تعمیرات اور اثاثہ جات مدرسہ نقشبندیہ جلا ڈالے۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ضبطِ جاگیرات بھی عمل میں لایا جو مغل بادشاہوں نے آپ کے والد کی شانِ بزرگی، صوفیانہ روش اور فہم و فراست سے متاثر ہو کر جاگیرات مقرر کرنے کے شاہی احکامات صادر فرمائے تھے۔ آپ کی زوجیت میں محترمہ گل بیگم نامی مغل شہزادی آئی ہوئی تھی جن کے بطن سے خواجہ سیّد شرف الدین نقشبندی تولد ہوئے اور خواجہ سیّد نظام الدین نقشبندی آپ کا پوتا ہے۔ آپ ماہ محرم الحرام 1085ھ کی 29 تاریخ کو وفات پا گئے۔ آپ کا آستانہ عالیہ خانقاہ نقشبندیہ کے صحن پاک میں مرجع خلائق ہے جہاں پر ہر سال آپ کا عرس انتہائی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کی محترمہ اور فرزند کے مدفن اندرون آستانہ موجود ہیں اور آپ کی اولاد کی قبریں ملحقہ مقبرہ نقشبندیہ میں نمایاں طور پر موجود ہیں۔

Marfat.com

تبرک در محلہ خواجہ بازار

''عصائے مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مُرشدوں کے سلسلہ میں خواجہ نقشبند مشکل کشا تک پہنچا تھا اور انہوں نے اپنے خلیفوں کو بخش دیا تھا۔ حضرات خواجہ معین الدین نقشبندی کے روضہ میں موجود ہے اور حضرت شاہ کے عرس پر ہر سال زیارت کرائی جاتی ہے۔''

حوالہ جات حالات اولیائے نقشبندیہ کشمیر

تاریخ......تذکرہ اولیائے کشمیر

۱)۔ خواجہ خاوند محمود نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۵۹ تا ۶۰

۲)۔ خواجہ معین الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۶۷ تا ۶۸

۳)۔ خواجہ نور الدین محمد آفتاب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۷۳ تا ۷۴

۴)۔ خواجہ علاؤالدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۷۷

۵)۔ خواجہ کمال الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۸۱

۶)۔ خواجہ سعد الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۸۷

۷)۔ خواجہ شاہ نیاز نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۸۳

۸)۔ خواجہ عبالرحیم شیخ کمان رحمتہ اللہ علیہ صفحہ ۸۱ تا ۸۳

۹)۔ تصاویر مزار شریف

﴿☆☆☆﴾

Marfat.com

مصنف کی تصانیف

۱۔ جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں (حصہ اوّل) دوم (زیرِ تکمیل)

۲۔ سوانح حیات علامہ محمد یوسف قادری نکیالوی آزاد جموں وکشمیر

۳۔ خودنوشت سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم دُرّانی کابلی مہینڈر روی مرتب محمد فضل شوقؔ نقشبندی

۴۔ ''میری یادیں'' خودنوشت سوانح حیات......محمد فضل شوق نقشبندی

۵۔ مکتوبات بنام شوق مع مضامین شوق

۶۔ تذکرہ اولیائے شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان مع تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ جموں وکشمیر

۷۔ تاریخ گکھڑاں اور دیگر قبائل......مولف غلام رضا خان نور پور شاہاں، مرتب محمد فضل شوقؔ نقشبندی

۸۔ نغماتِ شوق (شعر و شاعری کا مجموعہ) (زیرِ تکمیل)

۹۔ تاریخ فیروزالاں (زیرِ تکمیل)

۱۰۔ جموں وکشمیر میں آپ راجی کا دور (زیرِ تکمیل)

۱۱۔ تاریخ گکھڑاں جموں وکشمیر

۱۲۔ تاریخ فیروزالاں (زیرِ تکمیل)

Marfat.com

شجرہ نسب گوت فیروزال گکھڑاں علاقہ ناڑ فیروزالاں تحصیل مینڈر ریاست پونچھ کشمیر

قابل شاہ ← گکھڑشاہ ← نج شاہ ← مہپال خان ← مومن خان ← عاصی خان ← راجڑ خان
سپہر خان ← منگ خان ← لوہر خان ← مکھن خان ← قدو خان ← سلطان گل محمد خان

- سکندر خان
- فیروز خان
  - تاتار خان — لاولد
  - دولت خان — علاقہ سکھو
  - متولی خان — مینڈر
    - فرقداد خان
    - پنجاب خان
      - گلاب خان ← نادو خان ← سیف اللہ خان ← مل خان ← پینداخان ← معزاللہ خان
      - ملو خان ← محمد دلیل خان
        - مٹھا خان
          - شیرا خان ← سرمست خان
          - معظم خان ← زبردست خان
            - اکبر علی خان (آگے)
            - ہاشم علی خان (آگے)
          - عظمت اللہ خان ← منصور خان
        - محمد صالح خان ← بہادر خان ← جیا خان ← پینداخان ← سلطان خان (آگے)
  - دینا خان — جمال رنگولہ
  - جھنڈا خان — راولپنڈی
  - عیسیٰ خان — گوجر خان
- بگا خان
- بیر خان

Marfat.com

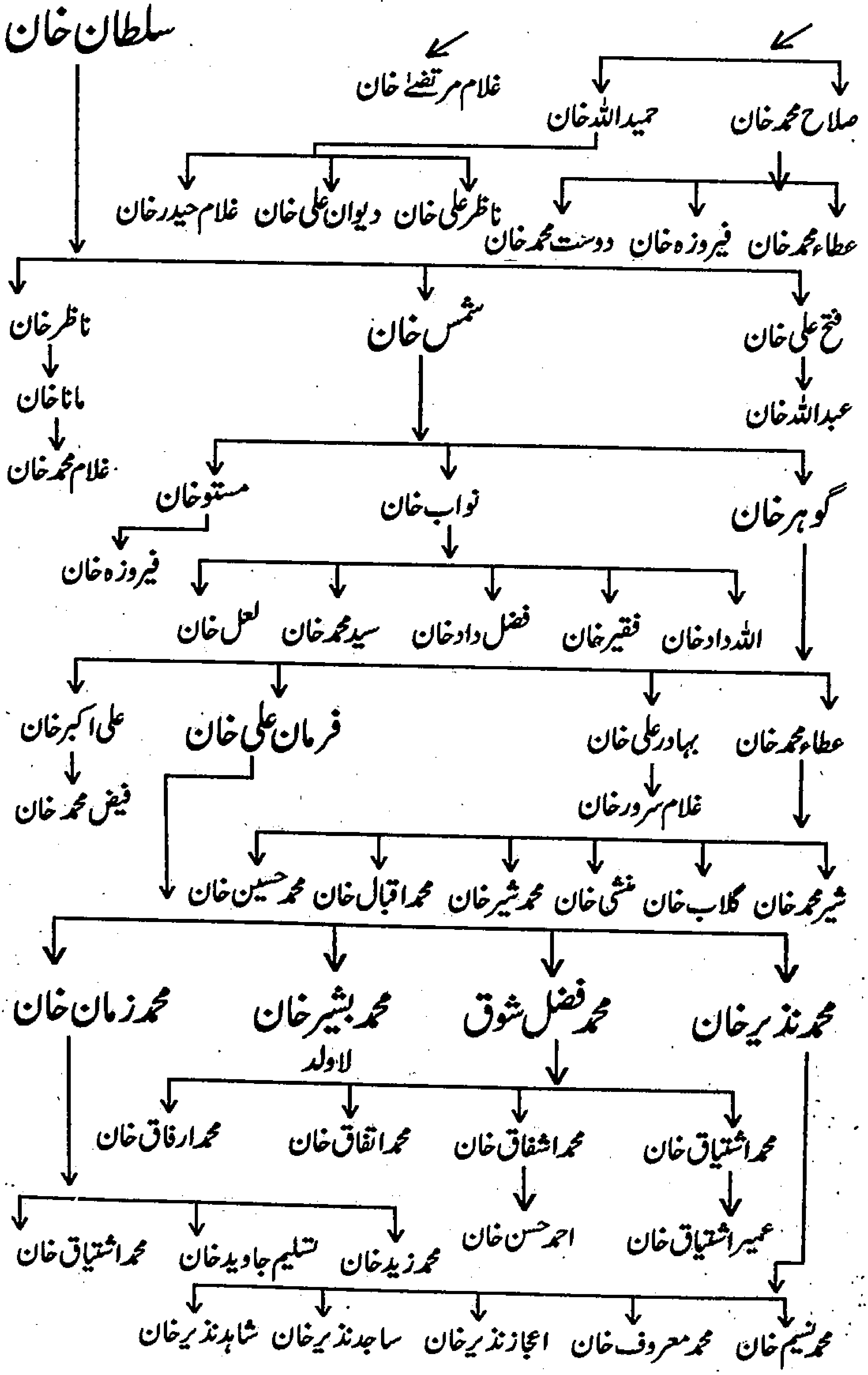
سلطان خان
غلام مرتضےٰ خان
صلاح محمد خان
حمید اللہ خان
عطاء محمد خان
فیروزہ خان
دوست محمد خان
ناظر علی خان
دیوان علی خان
غلام حیدر خان
فتح علی خان
شمس خان
ناظر خان
عبداللہ خان
مانا خان
غلام محمد خان
گوہر خان
نواب خان
مستو خان
فیروزہ خان
اللہ داد خان
فقیر خان
فضل داد خان
سید محمد خان
لعل خان
عطاء محمد خان
بہادر علی خان
فرمان علی خان
علی اکبر خان
غلام سرور خان
فیض محمد خان
شیر محمد خان
گلاب خان
منشی خان
محمد شیر خان
محمد اقبال خان
محمد حسین خان
محمد نذیر خان
محمد فضل شوق
محمد بشیر خان
لاولد
محمد زمان خان
محمد اشتیاق خان
محمد اشفاق خان
محمد اتفاق خان
محمد ارفاق خان
عمیر اشتیاق خان
احمد حسن خان
محمد زید خان
تسلیم جاوید خان
محمد اشتیاق خان
محمد نسیم خان
محمد معروف خان
اعجاز نذیر خان
ساجد نذیر خان
شاہد نذیر خان

Marfat.com

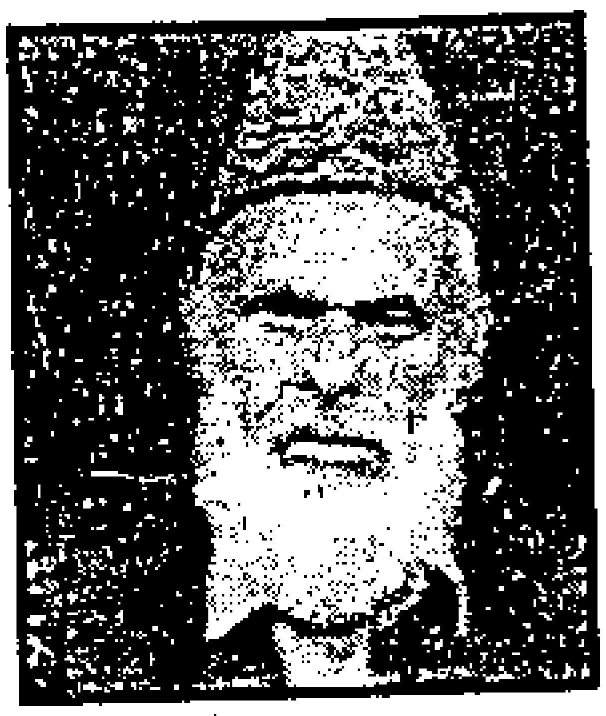

مصنف کا سوانحی خاکہ

پیدائش: یکم دسمبر 1941ء موضع بھانہ دھوڑیاں تحصیل مینڈر ضلع پونچھ ریاست جموں وکشمیر
تعلیم: ایم۔اے (تاریخ) بی۔ایڈ پنجاب یونیورسٹی
میٹرک: 1958ء گورنمنٹ ہائی سکول سرن کوٹ ضلع پونچھ، ایم۔اے تاریخ 72-1971ء پنجاب یونیورسٹی، بی۔ایڈ سال 1972ء گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان (پنجاب)

مئی 1959ء میں محکمہ تعلیم میں ملازمت شروع کی۔ پرائمری سکول تراڑانوالی سے ٹیچرز ٹریننگ سکول پونچھ مامور ہوکر بی ای سی کی اور اسی ادارہ میں تعیناتی ہوئی۔ پاک بھارت جنگ 1965ء میں ہجرت کر کے میرپور آزاد جموں وکشمیر آئے۔ 23 نومبر 1965ء کو ٹریننگ سکول افضل پور میں بطور جونیئر مدرس تقرری ہوئی۔ 1968ء میں سینئر گریڈ میں ترقیاب ہوکر صدر معلم مڈل سکول کھنڈہار نکیال تعینات ہوئے۔ 1974ء میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر تحصیل نکیال تبادلہ ہوا۔ اکتوبر 1981ء سے صدر معلم ہائی سکول اور نومبر 1998ء سے پرنسپل ہائیر سیکنڈری سکول ترقیابی ہوئی۔ یکم دسمبر 2001ء کو ملازمت سے ریٹائرمنٹ ہوئی۔ ہائی سکول افضل پور، چکسواری، ڈڈیال، پائلٹ ہائی سکول نمبر 1 میرپور، کھنڈہار، کریلہ مجہان، سلون، جندروٹ، ہائیر سیکنڈری سکول سنگولہ ضلع پونچھ اور ہائر سیکنڈری سکول دھنواں ضلع کوٹلی میں فرائض انجام دیئے۔ صدر غیر جریدہ ملازمین تحصیل نکیال، صدر ٹیچرز ایسوسی ایشن نکیال، جنرل سیکرٹری ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع کوٹلی، ممبر مرکزی مجلس عاملہ صدر انجمن اساتذہ میرپور ڈویژن، جنرل سیکرٹری مسجد/دارالعلوم اسلامیہ قادریہ کمیٹی نکیال، ناظم جماعت اہل سنت تحصیل فتح پور تھکیالہ، ممبر جمعیت اہلسنت پاکستان، ممبر انجمن احباب اہلسنت سہنسہ کوٹلی و دیگر سماجی و مذہبی تنظیموں سے منسلک ہیں۔ آزاد کشمیر کے بااصول، نظم وضبط کے پابند، دیانتدار، دیندار اور لائق فائق تعلیمی آفیسران میں شمار ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 2003ء میں حج بیت اللہ شریف کیا۔ تاریخ وادب پر گہری نظر ہے۔ تصانیف سوانح عمری مولانا محمد یوسف خان قادری نکیالوی، سوانح حیات مولانا محمد ابراہیم خان درانی کابلی مرحوم، جموں وکشمیر کی پہاڑی ریاستیں حصہ اول اور میری یادیں (خودنوشت سوانح حیات) چھپ چکی ہیں۔ نغماتِ شوق (شعری مجموعہ)، تاریخ گکھڑاں، جموں وکشمیر و دیگر کتب زیر تکمیل ہیں۔ تاریخ نویسی اور شعر وشاعری میں اچھا مقام رکھتے ہیں۔ نکیال ٹاؤن/میرپور رہائش رکھتے ہیں۔

Marfat.com

تذکرہ اولیائے شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب، اسلامی جمہوریہ پاکستان

مع

تذکرہ اولیائے مہینڈر، پونچھ، جموں و کشمیر

محمد فضل شوق نقشبندی

Marfat.com